۲۶ شعبان تا ۲ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ بمطابق ۳ تا ۹ جون ۲۰۱۶ء



القلم پشاور

ہفت روزہ

547

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com



خصوصی اشاعت — بیاد: امیر المؤمنین حضرۃ ملا اختر محمد منصور صاحب شہیدؒ

خصوصی اشاعت — بیاد: امیر المؤمنین حضرۃ ملا اختر محمد منصور صاحب شہیدؒ

رنگ و نور

سعدیؒ کے قلم سے



اللہ تعالیٰ شہادت، مغفرت اور اِکرام کا اعلیٰ مقام عطاء فرمائے...... امیر المومنین ملا اختر محمد منصور بھی شہید ہوگئے...... اناللہ وانا الیہ راجعون......

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَلَہٗ مَا اَخَذَ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمّٰی...... اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْھَا......

منتخب اور برگزیدہ

سولہ لاکھ شہداءِ کرام کے خون کی برکت سے مسلمانوں کو...... اس زمانے میں ایک ’’امیر برحق‘‘ ملا...... نام تھا حضرت مُلاّ محمد عمر مجاہد...... تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امت مسلمہ کے منتخب اور برگزیدہ بندے اُس ’’امیر‘‘ کے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے......

تمام رعنائیوں کے مظہر
تمام رنگینیوں کے منظر
سنبھل سنبھل کر سمٹ سمٹ کر
سب ایک مرکز پہ آ رہے ہیں

ایک منظّم تحریک اور ایک مثالی حکومت کے لئے جس طرح کام کے افراد کی ضرورت ہوتی ہے...... وہ الحمد للہ حضرت امیر المومنین کو میسر آ گئے...... اور یوں صدیوں بعد زمین نے اسلامی خلافت اور دینی حکومت کے حسین مناظر دیکھے...... چند سال ہی سہی مگر موجودہ دور میں ایسی حکومت کا چند دن قائم رہنا بھی بڑا کارنامہ...... اور بڑی تبدیلی ہے...... وہ چیز جو تصور میں بھی ناممکن سمجھی جا رہی تھی...... وہ عملی طور پر وجود میں آ گئی...... اور اس بات کا واضح اعلان کر گئی کہ...... موجودہ عالمی ایٹمی نظام ہمیشہ کے لئے نہیں ہے...... بلکہ اس نے جلد ختم ہونا ہے......

حضرت امیر المومنین کو اس مبارک کام کے لئے...... کام کے جو افراد ملے اُن میں ایک نمایاں نام...... ملا اختر محمد منصور کا ہے......

دو ’’اختروں‘‘ کی جوڑی

ملا اختر محمد منصور...... حضرت امیر المومنین مُلاّ محمد عمر مجاہد کے مامور بھی تھے اور یار بھی...... وزیر بھی تھے اور دوست بھی...... عاشق بھی تھے اور وفادار بھی...... یہ دراصل دو ’’اختروں‘‘ کی ایک مثالی جوڑی تھی...... ایک تھے مُلاّ اختر محمد عثمانی اور دوسرے تھے مُلاّ اختر محمد منصور......

حصہ، جثہ اور مجموعی شباہت میں یہ دونوں ’’اختر محمد‘‘ آپس میں سگے بھائی لگتے تھے...... عثمانی بڑے اور منصور چھوٹے...... دونوں میں حد درجہ محبت اور دوستی تھی...... اور آپس میں اتحاد، بے تکلفی اور مزاح کا رشتہ تھا...... ملاقات میں تاخیر ہو جاتی تو مخابرے (وائرلیس) پر باتیں کرتے...... اور دونوں کی باتوں کے درمیان ہنسی مذاق کی شبنم پھوٹتی رہتی...... یہ دونوں مل کر اُلفت کے ماحول میں امارت اسلامی کی خدمت کرتے...... دونوں کے شعبے اور عہدے الگ الگ تھے...... مگر اُن کی باہمی محبت اور دوستی دونوں کے شعبوں اور محکموں کو بھی ایک کر دیتی تھی...... یہ دونوں ’’اختر‘‘ امارت اسلامی افغانستان کے کئی اہم ستونوں میں سے دو تھے...... مضبوط، خوش مزاج، پاک دل اور کارآمد جوڑی......

مُلاّ اختر محمد عثمانی...... حضرت امیر المومنین کے ممکنہ جانشینوں میں سمجھے جاتے تھے...... مگر مُلاّ اختر محمد منصور کے ’’امیر المومنین‘‘ بننے کا کسی نے سوچا بھی نہ تھا...... وہ کام کرنے اور کام نکالنے والے کارکن مزاج...... اور کھلی ڈلی طبیعت کے آدمی تھے...... ان دونوں ’’اختروں‘‘ کو اللہ تعالیٰ نے شہادت عطاء فرمائی...... اور اتفاق یہ کہ دونوں کو ایک جیسی شہادت ملی...... مُلاّ اختر محمد عثمانی کی گاڑی کو ’’ہلمند‘‘ میں نشانہ بنایا گیا...... جبکہ مُلاّ اختر محمد منصور کو پاک افغان سرحد پر گاڑی میں شہید کیا گیا تھا...... دونوں پر حملہ...... صلیبی افواج کی فضائی طاقت سے ہوا...... اور یوں وہ حدیث شریف کے مطابق عام شہداء سے دہرے اجر کے مستحق بنے...... ماشاء اللہ کیا پیاری جوڑی تھی...... اور ماشاء اللہ کتنا اچھا انجام پایا......

اللہ تعالیٰ اس مثالی جوڑی کو اپنے پیارے قُرب میں جمع فرمائے...... (آمین)

> بہترین جانشین ہونا...... آسان کام نہیں ہے...... اہل ایمان میں سے یہ سعادت اُن خوش بختوں کو حاصل ہوتی ہے...... جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے خصوصی نسبت رکھتے ہیں...... اور اس نسبت صدیقی سے مکمل طور پر فیض یاب ہوتے ہیں......

ایک ملاقات کا حال

ایک بار مُلاّ اختر محمد منصور سے قندھار ائیر پورٹ پر ملاقات ہوئی...... یہ ہوائی اڈہ اُن کی ’’وزارت‘‘ کے ماتحت تھا...... کراچی کے حضرات اَکابر کا وفد تھا...... طالبان نے اَکابر کے اعزاز میں خصوصی طیارہ دیا جو انہیں کابل سے قندھار لایا...... قندھار میں اس قافلے کا استقبال مُلاّ اختر محمد منصور نے کیا...... وہ مہمانوں کو وی آئی پی لاؤنج لے گئے...... یہ بڑا لاؤنج عربی طرز کے فرنیچر اور صوفوں سے مزین تھا...... اور اس کے آس پاس قطر و امارات کے کچھ افراد منڈلا رہے تھے...... مُلاّ اختر محمد منصور اگرچہ بے تکلف طبیعت کے آدمی تھے مگر...... باوجاہت اور بارُعب...... اُن کو دیکھ کر کئی افراد دائیں بائیں دبکنے لگے...... مُلاّ صاحب نے مجھے اپنی دائیں طرف ایک صوفے پر بٹھایا اور پھر زور زور سے ہنسنے لگے...... فرمایا! اسی صوفے پر (بھارتی وزیر خارجہ) جسونت سنگھ کو بٹھایا تھا...... جس دن وہ آپ کو انڈیا سے قندھار چھوڑنے آیا تھا...... پھر وہ مزے لے لے کر اس دن کی داستان سناتے رہے......

فرمایا! جسونت سنگھ نے مجھے کہا...... ہمارے قیدی ابھی تک افغانستان میں ہوں گے...... آپ انہیں پکڑ کر ہمارے حوالے کر دیں...... ہم آپ کی حکومت کو مالا مال کر دیں گے...... تب میں نے اسے کہا...... آپ خود خیریت سے واپس چلے جائیں یہ بھی بڑی بات ہے...... جسونت سنگھ نے جب یہ سنا تو اس کے ہاتھوں اور ٹانگوں میں کپکپی طاری ہو گئی...... مُلاّ صاحب نے اس کے ہاتھوں اور گھٹنے کی کپکپی عملی طور پر دکھائی اور قہقہوں میں ڈوب گئے...... بتایا کہ جسونت سنگھ کو چائے پلائی تھی مگر کپ اس کے ہاتھ میں لرز رہا تھا...... پھر اچانک امارت اسلامیہ کا یہ بارُعب وزیر...... طالبعلم بن گیا اور اپنی تعلیم کا حال سنانے لگا...... فرمایا میں نے چھوٹا دورہ (یعنی مشکوٰۃ شریف تک کا نصاب) تو پورا کر لیا ہے مگر ابھی تک بڑا دورہ (یعنی دورہ حدیث) نہیں کر سکا...... بہت شوق ہے کہ کسی طرح وہ کر لوں...... یہ طالبان کی عجیب صفت تھی...... وہ جو کچھ بھی بن جاتے مگر اُن کی اصل صفت یعنی ’’طالبعلم‘‘ ہونا یہ کبھی ماند نہیں پڑتی تھی...... اُن کے ہاں اصل منصب اور اصل فخر قرآن و سنت کے علوم کا طالب ہونا ہی تھا...... اُن کے کئی بڑے کمانڈروں اور وزراء کو دیکھا کہ وہ دورانِ گفتگو اچانک اپنی کمانڈری اور وزارت سے اُتر کر...... فوراً ’’طالب‘‘ بن جاتے تھے...... اس دن مُلاّ اختر محمد منصور بھی...... ملاقات کے آخر میں ایک معصوم طبیعت طالبعلم ہی لگ رہے تھے...... نہ کہ ہوابازی کے وزیر......

مسلمانوں کی باری

مُلاّ اختر محمد منصور...... اس وقت امارت اسلامی افغانستان کے امیر تھے...... امیر المومنین پر ہونے والا یہ حملہ امت مسلمہ کے سینے پر وار ہے...... اہل ایمان یقیناً اس حملے کو معمولی نہیں سمجھیں گے...... یہ حملہ کفار و منافقین کے ایک مثلث، مربع یا مخمس اتحاد نے کیا ہے...... اس حملے کے تمام مجرم ان شاء اللہ ضرور بے نقاب ہو جائیں گے...... وہ ایران میں ہوں یا افغانستان و پاکستان میں......

پاکستان کی موجودہ نواز شریف حکومت...... دین بیزاری اور جہاد دشمنی میں پرویز مشرف اور زرداری سے کئی قدم آگے ہے...... یہ حکومت پاکستان کے محسنین کو پاکستان کا دشمن بنانے کی کوشش میں مسلسل مصروف ہے...... ایرانی حکومت مسلمانوں اور طالبان کی سخت دشمن ہے...... وہ طویل عرصہ سے تاک میں تھی کہ...... طالبان سے حزب وحدت اور حرکت اسلامی کی شکست کا بدلہ لے...... ایرانی حکومت کی امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ خفیہ یاری بھی اب خفیہ نہیں رہی...... امریکہ افغانستان میں اپنی ۲۰۱۴ء کی عبرتناک شکست سے تلملایا ہوا ہے اور وہ بہت عرصہ سے ایسی کسی کارروائی کی کوشش میں تھا...... جو اس کی ہزیمت کے داغ کو کچھ چھپا سکے...... اور یوں مارکیٹ میں اس کی عزت بچی رہے......

اسی طرح کئی اور نفاقی عناصر بھی...... طالبان کو کوئی بڑا جھٹکا دینے کی فکر میں تھے...... آپ اندازہ لگائیں کہ...... پندرہ سال کی طویل جنگ...... ایک طرف دنیا کے چالیس سے زائد طاقتور ممالک اور دوسری طرف اکیلے طالبان...... مگر ان پندرہ سالوں میں ایک دن بھی...... طالبان کو شکست نہیں دی جا سکی...... حضرت امیر المومنین مُلاّ محمد عمر مجاہد...... تیرہ سال تک اس جنگ کی کمان کرتے رہے اور دشمن ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا...... ایسے حالات میں دشمنوں کی شدید خواہش تھی کہ وہ کم از کم ایک بڑی کامیابی تو اپنے نام کر سکیں...... چنانچہ انہوں نے مل جل کر یہ کارروائی تیار کی...... مگر ان کی یہ خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی...... کیونکہ ’’امارت اسلامی‘‘ نے فوری طور پر نہایت اطمینان اور اتفاق سے نئے امیر کا تقرر کر دیا......

بہرحال مُلاّ منصور کو شہید کر کے...... تمام دشمنوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کی کوشش کی ہے...... وہ اپنا حملہ کر چکے...... اب مسلمانوں کی باری ہے...... امید ہے کہ دنیا بہت جلد عجیب مناظر دیکھے گی ان شاء اللہ......

بہترین جانشین

مُلاّ اختر محمد منصور شہید کے تمام کارنامے اور فضائل اپنی جگہ...... مگر اُن کا ایک کارنامہ، اُن کی ایک فضیلت بہت بھاری ہے...... اس میں وہ بڑے بڑے لوگوں کو پیچھے چھوڑ گئے...... اور خود ایک مثال بن گئے...... یہ درست کہ وہ مجاہد تھے...... اور مجاہد بھی خالص...... یہ سچ ہے کہ وہ تحریک اسلامی طالبان کے بنیادی لوگوں میں سے تھے...... یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ بہترین انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے...... یہ بھی مسلّم کہ وہ حضرت امیر المومنین کے وفادار ترین رفقاء میں سے تھے...... مگر ان کی سب سے بڑی خصوصیت اور بڑا کارنامہ یہ ہے کہ...... وہ زمانے کے ایک بڑے آدمی کے...... بہترین اور برحق جانشین ثابت ہوئے......

بہترین جانشین ہونا...... آسان کام نہیں ہے...... اہل ایمان میں سے یہ سعادت اُن خوش بختوں کو حاصل ہوتی ہے...... جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے خصوصی نسبت رکھتے ہیں...... اور اس نسبت صدیقی سے مکمل طور پر فیض یاب ہوتے ہیں......

نسبت صدیقی...... ایک بڑی مقبول اور وسیع ’’نسبت‘‘ ہے...... اس نسبت کے کئی رنگ ہیں...... ان میں سب سے اہم رنگ کسی بڑے کا بہترین جانشین ہونا ہے...... ایسا جانشین جو اپنے بڑے یعنی پیش رو کے کام کو سنبھالے...... اُسی کے قدم بقدم چلے...... اُسی کی طرز کو مضبوط پکڑے...... اُسی کی بنیادوں کو قائم رکھے...... اُسی کے کام کو مضبوط کرے...... نہ کام کا رنگ پھیکا پڑنے دے اور نہ کام کا رنگ تبدیل ہونے دے...... وہ خود کو بس اپنے پیش رو کے کام کا چوکیدار سمجھے...... اور اپنی ذات کو اسی کام کی خدمت کے لئے وقف کر دے...... یہ سب کچھ لکھنا آسان...... مگر کرنا بہت مشکل ہے...... ہر آدمی کا اپنا ذہن ہوتا ہے اور اپنا مزاج...... اپنا حلقہ ہوتا ہے اور اپنی کمزوریاں...... اسی لئے اکثر جانشین اپنے پیش رو کی مسند اُلٹ دیتے ہیں...... اس کے کام کا رنگ اُجاڑ دیتے ہیں...... اور اُس کے نظریات کو بھی اُس کے ساتھ دفن کر کے اپنے اختیارات کے مزے لوٹنے میں لگ جاتے ہیں...... وہ وفا کی جگہ عقل استعمال کرتے ہیں اتباع کی جگہ اجتہاد سے کام لیتے ہیں...... اور جانشینی کو جانشینی نہیں اپنا مستقل کمال سمجھتے ہیں...... یہ ایک بہت لمبی اور مفصل داستان ہے...... اس امت میں ’’جانشینی‘‘ کا یہ سلسلہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا...... اور تا قیامت جاری رہے گا...... ہر جانے والے کے پیچھے دوسرے نے آنا ہے...... یہ سلسلہ اس وقت تک عمومی رہتا ہے...... جب تک امت میں کوئی بڑی شخصیت پیدا نہیں ہوتی...... لیکن جب کوئی بڑی شخصیت آ جائے...... اور وہ امت کے لئے کوئی مفید کام شروع کرے تو...... اب جانشینی کا معاملہ بہت اہم ہو جاتا ہے...... ماضی میں کئی بڑے کام، کئی بڑی تحریکیں...... اور کئی بڑے ادارے...... اچھے جانشین نہ ملنے کی وجہ سے اُلٹ گئے...... یہ معاملہ امت مسلمہ کی قسمت سے بھی تعلق رکھتا ہے...... خیر اس مفصل داستان میں اترنے کا تو اس وقت موقع نہیں...... تحریک طالبان یا امارت اسلامی افغانستان...... امت مسلمہ کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے...... اور اس تحریک کے بانی حضرت مُلاّ محمد عمر مجاہدؒ اس امت کے محسن ایک عظیم شخصیت تھے...... ایسے بھرپور اور منفرد شخص کی جانشینی بڑا مشکل اور خطرناک کام تھا...... یعنی اگر اچھا جانشین بننا چاہو تو یہ بہت مشکل...... اور اگر اُس کے راستے سے ہٹ جانے والا جانشین بنو تو یہ بہت خطرناک...... کیونکہ یہ امت مسلمہ کے ساتھ خیانت ہے...... ہر وہ شخص جس نے مُلاّ اختر محمد منصور کو قریب سے دیکھا ہے...... وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ...... ایسی کھلی ڈلی طبیعت کا مالک یہ بے پرواہ سا شخص...... اتنی بڑی امانت اور جانشینی کو اتنے احسن طریقے سے سنبھال لے گا...... مگر مُلاّ منصور شہید نے یہ کارنامہ کر دکھایا...... اور یہ ان کے دل میں اُترے ہوئے ایمان کی قوت تھی کہ انہوں نے...... مُلاّ محمد عمر مجاہدؒ کے کام کو نہ پھیکا پڑنے دیا...... اور نہ اس کام کے رخ میں کوئی تبدیلی لائی...... اور نہ دشمنوں کو مُلاّ محمد عمر کے جانے کی خوشی منانے دی...... مُلاّ اختر محمد منصور ایک انچ بھی مُلاّ محمد عمر مجاہد کے راستے سے نہ ہٹے...... بلکہ اُسی راستے پر چلتے ہوئے کام کو مزید بلندی اور وسعت پر لے گئے...... مُلاّ اختر محمد منصور شہید کا یہ وہ کارنامہ اور عمل ہے...... جو ان شاء اللہ خود ان کے بھی بہت کام آئے گا اور امت مسلمہ کے لئے بھی ایک بہترین مثال بنا رہے گا...... لیکن اگر وہ ’’امارت‘‘ کے مزے لوٹنے میں لگ جاتے...... اپنی مستقل شناخت بنانے کے دھوکے میں پڑ جاتے...... یا اپنی دنیا کو سرسبز اور پُرامن بنانے کے فریب میں مبتلا ہو جاتے تو...... مسلمانوں کی یہ عظیم تحریک برباد ہو جاتی...... اور مُلاّ منصور تب بھی اتنی ہی زندگی پاتے جتنی اب انہوں نے پائی ہے...... مگر اس وقت وہ اپنے ساتھ کیا لے کر جاتے؟...... اسلام اور مسلمانوں کی لاج رکھنے، اتنی بڑی اسلامی تحریک کو سنبھالنے...... اور حضرت امیر المومنین کی بہترین جانشینی کا حق ادا کرنے پر...... مُلاّ اختر محمد منصور شہید کو سلام...... اللہ تعالیٰ اُن کو امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے...... آمین

> انہوں نے...... مُلاّ محمد عمر مجاہدؒ کے کام کو نہ پھیکا پڑنے دیا...... اور نہ اس کام کے رخ میں کوئی تبدیلی لائی...... اور نہ دشمنوں کو مُلاّ محمد عمر کے جانے کی خوشی منانے دی...... مُلاّ اختر محمد منصور ایک انچ بھی مُلاّ محمد عمر مجاہد کے راستے سے نہ ہٹے...... بلکہ اُسی راستے پر چلتے ہوئے کام کو مزید بلندی اور وسعت پر لے گئے......

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد
i.maqsood313@yahoo.com



آج ہم اپنے عہد کی ایک کامیاب ترین شخصیت کا تذکرہ پڑھنے جا رہے ہیں۔ لیکن ان کے ذکر خیر سے پہلے آئیں! قرآن مجید سے پوچھ لیں کہ کامیابی کیا ہوتی ہے اور کامیاب لوگ کون ہوتے ہیں؟ یہ سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جو اپنے دل و دماغ سے سوچنے اور قرآن و سنت سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے عالمی صیہونی میڈیا پر ایمان رکھتے ہیں، وہ امیر المومنین حضرت ملا اختر محمد منصور رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیوں کے بارے میں کامیابی اور ناکامی کے وہ پیمانے اور معیار قائم کرتے ہوئے ملیں گے جو کسی کافر کے نزدیک تو درست ہو سکتے ہیں لیکن کسی مسلمان کے ہاں ہرگز نہیں۔

غزوہ احد میں اہل ایمان کو عارضی شکست ہوئی، سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت ستر حضرات نے جام شہادت نوش فرمایا اور زخموں سے تقریباً سب ہی کے جسم لہولہان تھے۔ ایسے وقت میں قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ تسلی کا پیغام بن کر نازل ہوئی:

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم موء منین (آل عمران)

(اور تم سست مت پڑو اور تم غم مت کرو اور تم ہی سر بلند ہو اگر تم ایمان والے ہو)

اس آیت مبارکہ نے کامیابی اور ناکامی کے بارے میں مسلمانوں کا نظریہ درست کر دیا اور یہ آفاقی پیغام سمجھا دیا کہ بے شک تم زخمی ہو، تمہارا جسم لہولہان ہے، تمہارے کئی ساتھی شہید ہو چکے ہیں، تمہیں ظاہری طور پر مشکلات، مصائب اور آفات کا سامنا ہے لیکن اگر تم ایمان پر قائم ہو اور تم اپنے نظریے کے بدلے ساری دنیا کو ٹھکرانے کا فیصلہ کر چکے ہو تو کوئی غم کی بات نہیں، اللہ تعالیٰ کی نظر میں تم ہی کامیاب اور کامران ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کامیابی کا یہ فلسفہ ایسا سمجھا کہ دنیا کا مال و دولت اور عہدہ و منصب ان کی نظر میں معمولی اور حقیر بن گیا، جب کہ ایمان اور نظریہ ان کے ہاں سب سے قیمتی چیز بن گیا۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بیر معونہ کی ایک مشہور لڑائی ہے، جس میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت پوری کی پوری شہید ہوئی۔ یہ سب حضرات قراء تھے اور رات کا اکثر حصہ ذکر و تلاوت میں گزارتے تھے، ان میں سے ایک حضرت حرام رضی اللہ عنہ تھے، جو عامر بن طفیل کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط دینے کے لیے اس کے پاس گئے۔ اس بدبخت نے غصے میں وہ خط مبارک پڑھا بھی نہیں اور ان کو ایک ایسا نیزہ مارا کہ جسم سے آر پار ہو گیا۔ اس وقت حضرت حرام رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے:

فزت ورب الکعبہ

(رب کعبہ کی قسم! میں تو کامیاب ہو گیا)

انہی ستر جاں نثاروں میں سے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان کے قاتل جبار بن سلمی کہتے تھے کہ میں نے جب انہیں شہید کیا تو انہوں نے کہا:

فُزْتُ وَاللّٰہِ

(اللہ کی قسم! میں تو کامیاب ہو گیا)

میں حیران ہو گیا کہ یہ تو میرے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں اپنی جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں اور پھر بھی کہتے ہیں کہ میں کامیاب ہوں۔ میں نے ادھر ادھر لوگوں سے پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ جنت کی کامیابی ہے، جو دائمی اور ہمیشہ کی کامیابی ہے۔ تب میں نے بھی اسلام قبول کر لیا کہ واقعی کامیابی تو اسے کہتے ہیں۔

جی ہاں! اصل کامیابی یہی ہے اور ہم آج ایک ایسی ہی اس دور کی کامیاب ترین شخصیت کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں جو ہیں امیر المومنین حضرت ملا اختر منصور رحمۃ اللہ علیہ جن کی شہادت نے ان کی کامیابی پر مہر تصدیق کر دی ہے۔ آئیں! ان کی کامیاب زندگی کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں:

ملا اختر منصور رحمۃ اللہ علیہ نے 1985ء میں اپنی جہادی زندگی کا آغاز کیا۔ انہوں نے قندھار میں سوویت یونین جارحیت پسندوں اور ان کیجامیوں کے خلاف بہت سی فوجی کارروائیوں میں فعال حصہ لیا۔ 1987ء میں قندھار کے ضلع پنجوائی کے علاقے سنزری میں روسیوں کے ایک سٹریٹجک مرکز پر براہ راست حملے کے دوران ایسے زخمی ہوئے کہ ان کے جسم پر تیرہ زخم آئے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دے دی۔ دوسری بار 1997ء میں مئی کے مہینے میں امارت اسلامیہ کی حکومت میں مزار شریف کے ہوائی اڈے میں زخمی ہو گئے اور اسی زخمی حالت میں مخالفین کے ہاتھوں اسیر بھی ہو گئے۔ 6 ماہ بعد جب جنرل عبدالمالک فاریاب سے بھاگا تو آپ کو دیگر قیدیوں کے ساتھ رہائی نصیب ہوئی۔

1992ء میں افغانستان میں کمیونسٹ نظام کے خاتمے اور خانہ جنگی کے آغاز کے بعد ملا اختر منصور اور ان کے محاذ کے دیگر مجاہدین نے اسلحہ رکھ دیا اور اقتدار کی خاطر شروع ہونے والی جنگ میں کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ 1994ء میں ملا محمد عمر کی جانب سے تحریک اسلامی طالبان افغانستان عرف "طالبان" کا آغاز ہوا تو انہوں نے اسے آگے بڑھانے میں خصوصی کردار ادا کیا۔ انتظامی اور جہادی صلاحیتوں کے باعث طالبان تحریک کے سربراہ ملا محمد عمرؒ کی جانب سے انہیں اہم ذمہ داریاں سونپی گئیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

جنوب مغربی زون میں تحریک اسلامی طالبان کی کامیابی اور قندھار پر قبضہ کے بعد ملا محمد عمر کی جانب سے بے پناہ اعتماد کے باعث انہیں قندھار ائیر پورٹ کا مرکزی سربراہ متعین کیا گیا۔

طالبان کے ہاتھوں قندھار کی فتح کے بعد قندھار فضائی افواج اور فضائی دفاع کی ذمہ داری انہیں دی گئی۔

1996ء میں دارالحکومت کابل پر قبضے کے بعد انہیں فضائیہ اور سیاحت کا وزیر بنایا گیا۔

وزارت کے دوران ہی ملا محمد عمر کی خصوصی ہدایات اور حکم پر وزارت دفاع سے منسلک فضائی دفاع کی مرکزی کمانڈ بھی انہیں دے دی گئی۔ افغانستان فضائی سفر اور سیاحت کے شعبیمیں انہوں نے بہت سی تبدیلیاں اور اصلاحات کیں جن میں کچھ باتوں کا تذکرہ مختصراً درج ذیل ہے۔

کابل کی فتح کے وقت اس شہر میں خانہ جنگی کے باعث فضائیہ کا نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ فضائیہ کی تمام املاک تباہ ہو چکی تھیں۔ محترم ملا اختر منصور نے اپنی تعمیر نو کی پالیسی کے تحت اس شعبے سے منسلک تمام تباہ شدہ املاک، ائیر پورٹوں اور طیاروں کو پھر سے ٹھیک کروایا۔ یہ وہ وقت تھا جب امارت اسلامیہ شدید اقتصادی مشکلات اور عالمی پابندیوں کا شکار تھی۔ مگر ملا اختر منصور نے انہیں نامناسب اقتصادی حالات میں پہلے کابل کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ اور اس سے ملحق تمام تنصیبات کی از سر نو تعمیر کی اور پھر آریانا ائیر لائن کو اندرونی و بیرونی سفروں کے لیے عالمی معیار کے مطابق بنا دیا۔ اس کے بعد قندھار، ننگرہار، مزار شریف اور قندوز کے فضائی اڈے ہر طرح کی عوامی اور فوجی پروازوں کیلیے تیار کر کے مختلف جدید وسائل سے مزین کر دیے۔

امارت اسلامیہ کی عسکری اور عوامی شعبوں میں مختلف ترقیاتی اور فلاحی خدمات کے ساتھ ساتھ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ افغانستان کا بڑا قومی سرمایہ یعنی فضائی قوت اور اس سے متعلق طیارے اور تباہ شدہ فضائی اڈے پھر سے تعمیر کیے۔ طیاروں اور ائیر پورٹ کی تعمیر نو کے علاوہ اندرون افغانستان میں چوبیس گھنٹے اندرونی پروازوں کی سہولت مہیا کرنے کے علاوہ سالوں بعد پہلی بار ہزاروں افغان حاجیوں کے لیے آریانہ ائیر لائن کے ذریعے سفر کی سہولتیں مہیا کیں۔ افغانستان جو کبھی عالمی سطح پر انتہائی ترقی یافتہ فضائی دفاعی قوت رکھتا تھا روسی جارحیت اور تنظیمی جھگڑوں کی وجہ سے تقریباً سارا کا سارا تباہ ہو کر ناکارہ ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ کچھ طیارے پرزوں میں بٹ کر سکریپ میں بیچ دیے گئے تھے، مگر ملا اختر محمد منصور نے دن رات کوششیں کر کے ان ناکارہ طیاروں کو پھر سے کارآمد بنایا۔ انہوں نے امارت اسلامیہ کے دور حکومت کے پورے عرصے میں افغانستان کی فضائی پروازوں کو احیاء اور ترقی دینے کیلیے بہت کوششیں کیں۔

انہوں نے فضائیہ کا معیار بہتر بنانے اور دیگر ممالک کے ٹرانزیٹ پروازوں کو جو افغانستان کے حدود سے گذرتے تھے کابل، قندھار، ننگرہار، مزار اور ہرات کے ہوائی اڈوں میں سہولتیں مہیا کیں۔ جواب بھی دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔ اس دور میں ان ہوائی اڈوں سے ٹیکس کی مد میں ملینوں ڈالر آمدنی ہوتی تھی جواب بھی جاری ہے۔ اس دور میں سول افغان فضائیہ اور ائیر فورس کے 44 مختلف ٹرانسپورٹ اور جنگی طیارے جو خانہ جنگیوں میں تباہ ہو کر ناکارہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے ان تباہ شدہ طیاروں کی از سر نو درستگی اور انہیں پرواز کے قابل بنایا۔ اس کے علاوہ عوامی ٹرانسپورٹ کے لیے ایک روسی ساختہ ماڈل 41 اور ایک این 24 اور افغان آریانہ ائیر لائن کمپنی کا ایک امریکی بوئنگ طیارہ بھی اس دور میں بیرون ملک سے ٹھیک کروا کر قابل استعمال بنایا گیا۔

اسی طرح 5 روسی ساختہ ٹرانسپورٹ طیارے آزاد بازار سے خریدے گئے۔ ان تمام ریپئر شدہ یا خریدے گئے طیاروں کے علاوہ افغانستان میں درجنوں کی تعداد میں صحیح سالم جنگی، ٹرانسپورٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر بھی تھے جو ایک مکمل فضائی قوت تشکیل دے رہے تھے۔ اس کی کارکردگی کا بہترین مظاہرہ قندوز اور دیگر دور افتادہ علاقوں میں مجاہدین کے محاصرے اور دور افتادہ محاذوں اور خطوں کو مسلسل فضائی کمک پہنچانے کی صورت میں دیکھنے میں آیا۔ اس کے علاوہ ملک کے اندر اور بیرون ملک منظّم طریقے سے مسافروں کی منتقلی کا بہترین انتظام بھی تھا۔ مگر امریکی جارحیت اور ہوائی اڈوں کو بمباری کا نشانہ بنانے کی وجہ سے یہ قومی ملکیت مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

7 اکتوبر 2001ء کو افغانستان پر امریکی حملہ کے بعد ملا اختر منصور نے ان کے خلاف جہاد میں بھرپور حصہ لیا۔ ملا اختر منصور کے لیے ان کی جہادی زندگی میں یہ مرحلہ انتہائی شدید آزمائشوں اور چیلنجوں سے بھرا تھا۔ انہیں ملا عمر کی جانب سے امارت اسلامیہ کی رہبر شوریٰ کی رکنیت کے علاوہ صوبہ قندھار کی جہادی ذمہ داری بھی دی گئی۔ اس وقت طالبان کو افغانستان کی دیگر صوبوں کی طرح قندھار کو بھی امریکا کے خلاف مزاحمت کے لیے ایک مضبوط کمانڈر کی ضرورت تھی۔ کیوں کہ مجاہدین کے خلاف جنوب مغربی خطے کے تمام جنگی منصوبے اسی صوبے سے طے کیے جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ہلمند کے بعد پورے زون کی سطح پر قندھار میں سب سے زیادہ امریکین، کینیڈین اور دیگر فوجی تعینات تھے۔ بگرام کے بعد سب سے بڑا مرکزی اڈہ انہوں نے قندھار ائیر پورٹ میں قائم کیا۔ ملا اختر منصور نے اپنی بصیرت سے قندھار میں موجود مخالف افواج کے خلاف ایسے منصوبے تشکیل دیئے......

بقیہ صفحہ ۵ پر

اظہار تعزیت

ہم

محمد اسلام میاں (دیر بالا) کے بھائی، مولانا محمد بلال (دھنوٹ) کے بھائی اور محمد ایاز (کراچی) کی خالہ کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
و ادارہ القلم



الحمد للہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین، والصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، قائد المجاهدین نبینا ومولانا محمد علیه افضل الصلوات والتسلیم وعلی آله وأصحابه ومن اهتدی بهدیه اجمعین وبعد.

مجموعی طور پر جہادی صف کی قیادت کچھ خصوصی صفات سے بہرہ ور ہوتی ہے۔ بسا اوقات انہیں یہ صلاحیتیں وہبی طریقے سے حاصل ہوجاتی ہیں اور کبھی اپنے دیگر جہادی ساتھیوں کی تربیت کے دوران یہ صلاحیتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ اللہ کے دین کے ساتھ اپنے انتہائی خلوص اور فداکاری کہ وجہ سے جہادی قائدین پر اللہ تعالی کی خصوصی نوازشات، نصرت اور مہربانیاں ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

(وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ) (العنکبوت:69)

امارت اسلامیہ افغانستان جو معاصر دور میں عالمی سطح پر کفر واستبداد کے خلاف جہاد اور مزاحمت کا ایک مستحکم مورچہ سمجھا جاتا ہے اس کے موسسین رہنماؤں کو اللہ تعالی نے وہبی طریقے سے قیادت اور رہنمائی کے فوق العادت صلاحیتوں اور مہارتوں سے نوازا ہے۔

خود امارت اسلامیہ افغانستان کے موسس ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ قائدانہ صلاحیتوں کا ایک زندہ مجموعہ تھے۔ انہوں نے عالمی کفر کے خلاف جہاد کے میدان میں مسلمانوں کی قیادت اور رہنمائی کی صلاحیتیں عملی طور پر اپنے ساتھیوں کو منتقل کیں جو اللہ تعالی کے نظام کی حاکمیت کے لیے ان کے ساتھ تھے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ ایک عسکری قائد کے ساتھ اس جہادی مدرسے کے جہادی طلباء (مجاہدین) کے لیے ایک روحانی اور اخلاقی مربی بھی تھے۔ ان کی قیادت میں بہت سی ایسی شخصیات نے تربیت پائی جن میں سے ہر ایک اس دور میں مسلمانوں کی قیادت اور عصر حاضر کے ان حساس ترین حالات میں رہنمائی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

فکری اور جہادی تحریکوں میں ویسے بھی شخصیات سے زیادہ بنیادی کردار مذہبی اساسات کا ہوتا ہے۔ یہاں سب کچھ جہادی اور فکری بنیادوں پر منظم ہوتا ہے۔ قرآنی ارشادات، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے کارنامے اس تحریک کو بنیادی پالیسیاں فراہم کرتی ہیں۔ اس طرح کی نظریاتی تحریکوں میں قائد اور قیادت کی بنیادی ذمہ داری اپنے افراد اور پیروکاروں کی نظریاتی اور اخلاقی تربیت اور انہیں فکری حوصلہ دینا ہوتا ہے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اسلامی تحریک کے آغاز اور پھر امارت اسلامیہ کی تاسیس کے وقت جہادی قیادت اور رہنمائی کے لیے قبل ازیں ایسے بابصیرت اور قائدانہ خصوصیات کے حامل لوگوں کی تربیت کی ہے جنہوں نے جہاد اور مزاحمت کے شدید ترین حالات میں بھی اس جہادی قافلہ کو منزل مقصود تک پہنچایا۔ امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے بعد قیادت کی ذمہ داری ملا اختر محمد منصور شہید رحمہ اللہ پر آ گئی۔ ابھی حال ہی میں طاغوتی طاقتوں نے انہیں ایک حملہ میں شہید کر دیا ہے۔ ادارہ القلم اپنے قارئین کے لئے ملا اختر محمد منصور شہیدؒ کا مکمل تعارف پیش کرتا ہے۔

پیدائش

ملا اختر منصور 1968ء میں محمد جان کے ہاں افغانستان کے صوبہ قندھار کے ضلع میوند کے بند تیمور گاؤں میں پیدا ہوئے۔

تربیت

ان کا خاندان اپنے علاقے میں ایک دیندار گھرانہ تھا اور ان کے والد ایک علم دوست شخص تھے، اسلئے منصور صاحب کی صحیح تربیت کے لیے ان کا پہلا انتخاب دینی تعلیم کا حصول تھا۔

تعلیم

سات سال کی عمر میں والد نے اپنے علاقے کے ایک دینی ادارے میں داخل کروایا۔ بچپن ہی سے ذہین اور سمجھدار تھے، اسی لئے اپنے والدین کے ساتھ ساتھ دیگر اساتذہ کی جانب سے بھی ان کی خصوصی تربیت کا اہتمام ہونے لگا۔ کم وقت میں اپنی ابتدائی دینی اور عصری تعلیم کامیابی سے حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے مشہور مدارس کا رخ کیا۔ وہاں بھی نمایاں قابلیت اور اخلاق کے مالک رہے۔ وہیں سے عالیہ سطح کے علوم حاصل کیے۔

سیاسی ہل چل

منصور صاحب ابھی ابتدائی علوم کے مراحل میں تھے کہ افغانستان کا سیاسی اقتدار کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں چلا گیا اور افغانستان کی عوام نے ان کے خلاف اسلامی تحریک کا آغاز کردیا۔

سوویت یونین کی آمد

1978ء میں افغانستان پر سوویت یونین کی جارحیت شروع ہوتے ہی افغانستان کی عوام نے اس کے خلاف اسلامی تحریک کو بزور بازو شروع کیا۔ اس جدوجہد کو جہاد روس کہا جاتا ہے اور انہی کو مجاہدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

افغانستان پر سوویت جارحیت کے درمیانے ادوار میں جب ملا اختر منصور جوان ہوئے اس وقت اپنی دینی تعلیم کی تکمیل کے لیے پھر سے تعلیمی سلسلے سے جڑنا چاہتے تھے، جارح قوت کے خلاف مسلح جہاد کے لیے اپنے جہادی جذبے کی وجہ سے اپنی دینی تعلیم ادھوری چھوڑ دی۔ مگر علم کا بے پناہ شوق ہونے کی وجہ سے جب بھی جہاد سے لوٹتے اپنے خاص اساتذہ سے اپنی بقیہ ماندہ پڑھائی کی تکمیل کرنے لگتے۔ اسی طرح مضبوط عزم کے ساتھ پڑھائی جاری رکھی اور موقوف علیہ تک پہنچادی۔ بعدازاں انہوں نے مستقلاً میدان جہاد کا انتخاب کیا اور محاذوں پر رہنے لگے۔

جہادی زندگی کا آغاز

انہوں نے 1985ء میں جہادی کارروائی کے لیے قندھار کے مشہور جہادی کمانڈر قاری عزیز اللہ (مرحوم) کے محاذ سے اپنی جہادی زندگی کا آغاز کیا۔ ضلع پنجوائی کے علاقے پاشمول میں افغانستان کی سطح پر مشہور جہادی شخصیت ملا محمد حسن اخوند کی سرپرستی میں سوویت جارحیت پسندوں اور ان کے کٹھ پتلیوں کے خلاف جہادی کارروائیاں کیں۔ قاری عزیز اللہ صاحب کا محاذ مولوی محمد نبی محمدی (مرحوم) کی تنظیم حرکت انقلاب اسلامی سے ملحق تھا۔ قاری عزیز اللہ کی وفات کے بعد کمانڈر حاجی محمد اخند کی قیادت میں جہادی شخصیت مولوی محمد یونس خالص کی تنظیم حزب اسلامی میں انہیں ذمہ داری دی گئی۔

جدوجہد، زخم، قید

منصور صاحب نے قندھار میں سوویت یونین جارحیت پسندوں اور ان کے داخلی حامیوں کے خلاف بہت سی فوجی کارروائیوں میں فعال حصہ لیا۔ 1987ء میں قندھار کے ضلع پنجوائی کے علاقے سنزری میں روسیوں کے ایک سٹریٹجک مرکز پر براہ راست حملے کے دوران ایسے زخمی ہوئے کہ ان کے جسم پر تیرہ زخم آئے مگر اللہ تعالی نے انہیں شفا دے دی۔ دوسری بار 1997ء میں مئی کے مہینے میں امارت اسلامیہ کی حکومت میں مزار شریف کے ہوائی اڈے میں زخمی ہوگئے اور اسی زخمی حالت میں مخالفین کے ہاتھوں اسیر بھی ہوگئے۔

تحریک اسلامی طالبان میں بنیادی کردار

1992ء میں افغانستان میں کمیونسٹ نظام کے خاتمے اور داخلی جنگوں کے آغاز کے بعد جناب منصور صاحب اور ان کے محاذ کے دیگر مجاہدین نے اسلحہ رکھ دیا اور اقتدار کی خاطر شروع ہونے والی جنگ میں کسی کا ساتھ نہیں دیا۔

منصور صاحب جو اس وقت ایک نامور مجاہد بن چکے تھے اور مجاہدین کے درمیان اچھی شہرت رکھتے تھے انہوں نے ملا محمد ربانی، حاجی ملا محمد (مرحوم) اور ملا بور جان (مرحوم) کی طرح جنگی مصروفیات ترک کردیں اور کچھ تعلیمی اور تربیتی امور میں مصروف ہوگئے۔

1994ء میں ملا محمد عمر کی جانب سے تحریک اسلامی طالبان افغانستان عرف "طالبان" کا آغاز ہوا تو انہوں نے اسے آگے بڑھانے میں محوری کردار ادا کیا۔

امارت اسلامیہ افغانستان

انتظامی اور جہادی صلاحیتوں کے باعث طالبان تحریک کے سربراہ کی جانب سے انہیں اہم ذمہ داریاں سونپی گئیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

جنوب مغربی زون میں تحریک اسلامی طالبان کی کامیابی اور قندہار پر قبضہ کے بعد ملا محمد عمر کی جانب سے ان پر بے پناہ اعتماد کے باعث انہیں قندہار ایئرپورٹ کا مرکزی سربراہ متعین کیا گیا۔

طالبان کے ہاتھوں قندہار کی فتح کے بعد قندہار فضائی افواج اور فضائی دفاع کی ذمہ داری انہیں دی گئی۔

1996ء میں دارالحکومت کابل پر قبضے کے بعد انہیں فضائیہ اور سیاحت کا وزیر بنایا گیا۔

وزارت کے دوران ہی ملا محمد عمر (مرحوم) کی خصوصی ہدایات اور حکم پر وزارت دفاع سے منسلک فضائی دفاع کی مرکزی کمانڈ بھی انہیں دے دی گئی۔

وزارت میں نمایاں کارنامے

افغانستان فضائی سفر اور سیاحت کے شعبے میں انہوں نے بہت سی تبدیلیاں اور اصلاحات کیں جن میں کچھ باتوں کا تذکرہ مختصراً درج ذیل ہے۔

کابل کی فتح کے وقت اس شہر میں خانہ جنگی کے باعث فضائیہ کا نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ فضائیہ کے تمام املاک تباہ ہو چکے تھے۔ محترم منصور صاحب نے اپنی تعمیر نو کی پالیسی کے تحت اس شعبے سے منسلک تمام تباہ شدہ املاک، ایئرپورٹوں اور طیاروں کو پھر سے ٹھیک کروایا۔

یہ وہ وقت تھا جب امارت اسلامیہ شدید اقتصادی مشکلات اور عالمی پابندیوں کا شکار تھی۔ مگر منصور صاحب نے انہیں نامناسب اقتصادی حالات میں پہلے کابل کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ اور اس سے ملحق تمام تنصیبات کی ازسرنو تعمیر کی اور پھر آریانا ایئر لائن اندرونی و بیرونی سفروں کے لیے عالمی معیار کے مطابق درست کردی۔

اس کے بعد قندہار، ننگرہار، مزار شریف اور قندوز کے فضائی اڈے ہر طرح کی عوامی اور فوجی پروازوں کیلیے تیار کرکے مختلف جدید وسائل سے مزین کردیے۔

امارت اسلامیہ کی عسکری اور عوامی شعبوں میں مختلف ترقیاتی اور فلاحی خدمات کے ساتھ ساتھ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ افغانستان کا بڑا قومی سرمایہ یعنی فضائی قوت اور اس سے متعلق طیارے اور تباہ شدہ فضائی اڈے پھر سے تعمیر کیے۔

طیاروں اور ہوائی میدانوں کی تعمیر نو کے علاوہ اندرون افغانستان میں چوبیس گھنٹے اندرونی پروازوں کی سہولت مہیا کرنے کے علاوہ سالوں بعد پہلی بار ہزاروں افغان حاجیوں کے لیے آریانہ ایئر لائن کے ذریعے سفر کی سہولتیں مہیا کیں۔

افغانستان جو کبھی عالمی سطح پر انتہائی ترقی یافتہ فضائی دفاعی قوت رکھتا تھا روسی جارحیت اور تنظیمی جھگڑوں کی وجہ سے تقریباً سارا کا سارا تباہ ہوکر ناکارہ ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ کچھ طیارے پرزوں میں بٹ کر سکریپ میں بیچ دیے گئے تھے، مگر منصور صاحب نے دن رات کوششیں کرکے ان ناکارہ طیاروں کو پھر سے کارآمد بنایا۔

ملا اختر محمد منصور نے امارت اسلامیہ کے دور حکومت کے پورے عرصے میں افغانستان کی فضائی پروازوں کو احیاء اور ترقی دینے کیلیے بہت کوششیں کیں

جنگی و ٹرانسپورٹ طیاروں کی بحالی

جناب منصور صاحب نے فضائیہ کا معیار بہتر بنانے اور دیگر ممالک کے ٹرانزیٹ پروازوں کو جو افغانستان کے حدود سے گذرتے تھے کابل، قندہار، ننگرہار، مزار اور ہرات کے ہوائی اڈوں میں ویسٹ دستگاہ کی سہولتیں مہیا کیں۔ جواب بھی دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔ اس دور میں ان ہوائی اڈوں سے ٹیکس کی مد میں ملینوں ڈالر آمدنی ہوتی تھی جواب بھی جاری ہے۔

اس دور میں سول افغان فضائیہ اور ایئرفورس کے 44 مختلف ٹرانسپورٹ اور جنگی طیارے جو خانہ جنگیوں میں تباہ ہوکر ناکارہ ہوگئے تھے۔ انہوں نے ان تباہ شدہ طیاروں کی ازسرنو درستگی اور انہیں پرواز کے قابل بنایا۔

اس کے علاوہ عوامی ٹرانسپورٹ کے لیے ایک روسی ساختہ ماڈل 41 اور ایک این 24 اور افغان آریانہ ایئرلائن کمپنی کا ایک امریکی بوئنگ طیارہ بھی اس دور میں بیرون ملک میں ٹھیک کروا کر قابل استعمال بنایا گیا۔

اسی طرح 5 روسی ساختہ ٹرانسپورٹ طیارے آزاد بازار میں خریدے گئے۔ ان تمام ریپئر شدہ یا خریدے گئے طیاروں کے علاوہ افغانستان میں درجنوں کی تعداد میں صحیح سالم جنگی، ٹرانسپورٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر بھی تھے جو ایک مکمل فضائی قوت تشکیل دے رہے تھے۔ اس کی کارکردگی کا بہترین مظاہرہ قندوز اور دیگر دور افتادہ علاقوں میں مجاہدین کے محاصرے اور دور افتادہ محاذوں اور خطوں کو مسلسل فضائی کمک پہنچانے کی صورت میں دیکھنے میں آیا۔ اس کے علاوہ ملک کے اندر اور بیرون ملک منظم طریقے سے مسافروں کی منتقلی کا بہترین انتظام بھی تھا۔ مگر امریکی جارحیت اور ہوائی اڈوں کو بمباری کا نشانہ بنانے کی وجہ سے یہ قومی ملکیت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

قید کی حالت

ملا اختر محمد منصور امارت اسلامیہ کے دور حکومت میں جنرل مالک کی غداری کی وجہ سے شمال میں 6 ماہ تک قید بھی رہے۔ مگر اللہ تعالی کے فضل سے اس وقت واپس رہا ہوئے جب جنرل مالک جنرل عبدالرشید دوستم کے حملے سے خوف زدہ ہوکر فاریاب سے بھاگ گیا۔ اس طرح وہاں کی جیلوں سے قیدیوں کو نکلنے کا راستہ ملا۔

امریکہ کے خلاف جہاد

7 اکتوبر 2001ء کو افغانستان پر امریکی حملہ کے بعد ملا اختر منصور نے ان کے خلاف بھی جہاد شروع کردیا۔ ملا اختر منصور کے لیے ان کی جہادی زندگی میں یہ مرحلہ انتہائی شدید آزمائشوں اور چیلنجوں سے بھرا تھا۔

انہیں ملا عمر کی جانب سے امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کی رکنیت کے علاوہ صوبہ قندہار کی جہادی ذمہ داری بھی دی گئی۔

اس وقت طالبان کو افغانستان کے دیگر صوبوں کی طرح قندہار کو بھی امریکا کے خلاف مزاحمت کے لیے ایک مضبوط کمانڈر کی ضرورت تھی۔ کیوں کہ مجاہدین کے خلاف جنوب مغربی خطے کے تمام جنگی منصوبے اسی صوبے سے طے کیے جاتے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ ہلمند کے بعد پورے زون کی سطح پر قندہار میں سب سے زیادہ امریکین، کینیڈین اور دیگر فوجی تعینات تھے۔ بگرام کے بعد سب سے بڑا مرکزی اڈہ انہوں نے قندہار ایئرپورٹ میں قائم کیا۔

ملا اختر منصور نے اپنی بصیرت سے قندہار میں موجود مخالف افواج کے خلاف ایسے منصوبے تشکیل دیے جن کی روک تھام میں اپنے دور کے معروف ترین فوجی جرنیل اور عسکری ماہرین ناکام رہے۔

انہوں نے اپنی عسکری مہارتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے نئے تیکنیک آزمائے۔ پڑوس کے صوبوں کے جہادی ذمہ داران کے ساتھ مشاورت کے بعد قندہار سے نکل کر انہوں نے پورے جنوب مغربی حصے کی سطح پر پلان مرتب کرنے شروع کردیے۔ قندہار کے علاوہ پڑوس کے صوبوں اروزگان، زابل اور ہلمند میں نیٹو پر شدید حملے کیے۔

سال 2003ء اور 2008ء میں قندہار کی مرکزی جیل کو دو مرتبہ توڑ دیا گیا اور دونوں مرتبہ 15، 15 سو کے قریب قیدی (ساتھی) جیل سے رہائی پاگئے۔ یہ دونوں واقعات منصور صاحب کے دور میں ہوئے۔

بطور نائب امارت اسلامیہ

2007ء میں امارت اسلامیہ کے سابق نائب امیر ملا عبیداللہ اخوند گرفتار ہوگئے تو ملا محمد عمر نے اختر محمد منصور کو امارت اسلامیہ کے دوسرے معاون ملا برادر اخوند کے ساتھ امارت اسلامیہ کا دوسرا نائب مقرر کیا اور یہ ہدایت بھی کی کہ قندہار بہت اہم ہے اس صوبے کے گورنر بھی رہنا اور دونوں ذمہ داریاں نبھاتے رہنا۔

2010ء میں اس وقت جب امارت اسلامیہ کے ایک سیکرٹری ملا عبیداللہ اخوند کو پاکستان کی جیل میں وفات پاجانے کے بعد ایک اور دوسرے سیکرٹری ملا عبدالغنی برادر کو امریکی اور پاکستانی فوجیوں کی مشترکہ کارروائی میں پاکستان کے شہر کراچی میں گرفتار کرلیا گیا۔ ملا محمد عمر نے منصور صاحب کو نائب وسیکرٹری اور امارت اسلامیہ کے تمام امور میں مرکزی مسئول کے طور پر انہیں منتخب کیا۔

یہ وہ وقت تھا جب امریکہ کے صدر بارک اوباما کی جانب سے افغانستان میں مزید 30 ہزار فوجیوں کا اضافہ کیا گیا اور افغانستان میں طالبان کو شدید مشکلات پیش آنے لگیں۔ نیٹو کی ایک لاکھ سے زائد فوج جدید ترین وسائل سے لیس 3 لاکھ 35 ہزار داخلی فوجیوں کی مدد کیلیے طالبان کے خلاف ملک کے کونے کونے میں جنگ میں مصروف تھی۔ ایک جانب انتہائی حساس سیکورٹی حالات کے باعث اس مزاحمتی تحریک کی قیادت کے لیے ملا محمد عمر کا منظر عام پر آنا مشکل تھا تو دوسری جانب جہادی محاذ پر عسکری اور انتظامی قیادت کی خلا تھی جس کی وجہ سے جنگ میں طالبان کے خلاف نیٹو کا پلڑا بھاری ہونے لگا تھا۔

طالبان پر فوجی دباؤ کے ساتھ ساتھ سیاسی اور پروپیگنڈا پریشر بھی بڑھ رہا تھا۔ محاذوں پر بہت سے مجاہدین شہید کیے جا چکے تھے اور بہت سے رہنما گرفتار ہوچکے تھے۔ اس طرح کے حساس ترین حالات میں ملا محمد عمر کی جانب سے انکے مخالفین کے خلاف طالبان کو سنبھالا دینے کی ذمہ داری منصور صاحب کو دی گئی۔ یہاں تک کہ ان کا کوئی معاون یا نائب تک ان کے لیے مقرر نہیں کیا گیا۔ ملا منصور نے عملاً اور رہبری شوریٰ کے تعاون سے جنگ کے اس شدید ترین وقت میں مجاہدین کی ایسی قیادت کی کہ انہیں کسی طرح کی عملی قیادت کی کمی کا احساس نہ ہوا۔

یہی وجہ تھی کہ 2010ء کا سال نیٹو کے اپنے اعتراف کے مطابق ان کے لیے سب سے مشکل سال رہا جبکہ طالبان نے تمام ادوار میں سب سے زیادہ کاری حملے مخالفین پر اسی سال کیے۔ جس میں انکے مخالفین کے اعتراف کے مطابق 770 فوجی ہلاک ہوگئے۔ اسی طرح مجاہدین نے ملا منصور صاحب کی قیادت میں بہت سے علاقے فتح کیے اور وہاں منظم اسلامی حکومت قائم کی۔

ملا عمر کی وفات کے بعد

23 اپریل 2013ء کو جب ملا محمد عمر کا انتقال ہوا تو امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کے کئی ارکان، جید علماء، گذشتہ چودہ سالوں میں ملا محمد عمر مجاہد کے خصوصی قاصد اور ان کے دائمی ساتھی جوان کی وفات تک ان کے ساتھ رہے سب نے اپنی روایت کے مطابق ملا منصور کے ہاتھ پر بیعت کردی اور انہیں امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے متعین کردیا۔

2013ء امریکی و ... نیٹو ... اور ... ان کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کے درمیان مقابلے اور زور آزمائی کا آخری سال ثابت ہوا۔ اس لیے امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ، اہم ترین قیادت اور چند شیوخ اور انکے اکابر علماء نے یہ فیصلہ کیا کہ:

اب مخالف افواج کے خلاف جنگ کے آخری مراحل ہیں اور 2014ء میں مستقبل کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ یہ سال ابھی آنے والا ہے اس لیے جہادی مصلحت اور علماء کی حمایت کے مطابق یہ ٹھیک ہوگا کہ ملا محمد عمر (مرحوم) کی وفات کی خبر ان معدودے چند افراد تک محدود رہے۔

یہی وجہ تھی کہ یہ بنیادی راز بہت معجزانہ طریقے سے مخصوص جہادی مصالح کی بنیاد پر 30 جولائی 2015ء تک محفوظ رکھا گیا۔

امارت اسلامیہ کے منتخب امیر کی حیثیت سے

14 شوال المکرم 1436ھ بمطابق 30 جولائی 2015ء کو جب ملا محمد عمر (مرحوم) کی وفات کا باقاعدہ اعلان کیا گیا تو ملا اختر منصور نے مزید اطمینان کی خاطر رہبری شوریٰ کے ارکان اور علماء کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا اختیار دے دیا اور ان سے کہا کہ:

آپ لوگ جس شخص کو منتخب کروگے میں اسی پر راضی اور متفق ہوں گا۔

بعد ازاں امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کے ارکان، مشائخ اور مشہور علماء کے ایک اجتماع نے جسے اہل الحل والعقد کا اعتبار حاصل تھا، اجتماع میں ملا اختر منصور کی عدم موجودگی میں طویل بحث وتمحیص کی مختلف مصلحتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مشاورت کی اور اس کے بعد امارت اسلامیہ کے نئے امیر کی حیثیت سے ان کا انتخاب کیا۔

امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے ملا اختر محمد منصور کے انتخاب کے بعد رہبری شوریٰ کے ارکان، امارت اسلامیہ کے تمام کمیشن کے سربراہان، عدالتوں کے مرکزی ذمہ داران، عسکری کمانڈروں اور افغانستان کے 34 صوبوں کے صوبائی رہنماؤں، عسکری کمیشن کے ذمہ داران، ملک کی علمی، قومی، جہادی، سیاسی اور ثقافتی شخصیات اور امارت اسلامیہ کے تمام مسلح مجاہدین نے بیک آواز نئے امیر سے بیعت کا اعلان کردیا۔ ان تمام عسکری اور عوامی حلقوں اور ملک کی بڑی شخصیات نے اپنی بیعتیں صوتی پیغامات اور کتابت کی صورت میں، امارت اسلامیہ افغانستان کے شعبہ نشریات کو بھیج دیں۔

نئے امیر کی حیثیت سے تقرر شریعت کی نگاہ میں

علماء کرام اور سیاسی ماہرین نے اسلام میں نئے امیر کیلیے سب سے بہتر طریقہ علماء اور شوریٰ اہل حل والعقد کی جانب سے انتخاب کو قرار دیا ہے۔ اہل حل والعقد کا اطلاق اس گروپ پر ہوتا ہے جو علم، تجربے اور سمجھداری رکھنے والے افراد پر مشتمل ہو اور کم از کم ایک شوریٰ کا اطلاق اس پر ہوتا ہو۔

خلفائے راشدین کے انتخاب کے مختلف طریقوں سے جو عمومی طریقہ مستنبط کیا گیا ہے وہ یہی شوریٰ کی جانب سے امیر کے انتخاب کے تین مراحل ہیں۔

پہلا مرحلہ ترشیح، دوسرا انتخاب اور تیسرا بیعت کا ہے۔

ترشیح یا قیادت کے لیے منتخب ہونا خود اس شخص کی جانب سے نہیں ہوتا جو زعیم مقرر ہو رہا ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

إنا والله لا نولي هذا العمل أحدا سأله، أو أحدا حرص عليه

ترجمہ: واللہ ہم اس شخص کو اس قیادت کے لیے نہیں چنیں گے جو خود اسے چاہے یا اس کا حرص کرے۔

اس لیے ترشیح دوسروں کی جانب سے ہوتی ہے یا ایک آدمی کی جانب سے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کے لیے انہیں آگے کردیا اور پھر صحابہ کرام نے امام کے طور پر ان کا انتخاب کیا۔ یا یہ انتخاب بہت سے لوگوں کا ہوگا۔ جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے شہادت سے قبل کئی صحابہ کا نام لیا خلافت کے لیے، ان کے درمیان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ خلیفہ بنے۔ ملا اختر محمد منصور نے کبھی بھی خود کو امارت کے لیے پیش نہیں کیا۔ پہلے اجلاس میں بھی ان کا نام امیر کے لیے منتخب ہوگیا تھا دوسرے اجتماع میں انہوں پھر سے صراحتاً شوریٰ سے کہا کہ میں قیادت کا طالب نہیں ہوں بلکہ ایک خادم کی حیثیت سے خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر شوریٰ نے صرف انہیں ہی واحد اہل فرد کے طور پر منتخب کیا۔ طویل بحث اور غور کے بعد اسی شوریٰ کی جانب سے جو علماء کرام، شیوخ اور امارت اسلامیہ کے رہبری شوری کے ارکان پر مشتمل تھا جو سب کے سب علمی اور جہادی تجربات رکھنے والے لوگ ہیں ان سب کی جانب سے ان کا زعیم کی حیثیت سے انتخاب کیا گیا اور شوری کے تمام ارکان نے ان سے بیعت کی۔ بعد ازاں دیگر ذمہ داران، عام مجاہدین اور مسلمانوں نے ان سے بیعت کا سلسلہ شروع کردیا۔

جہادی مشق کی پابندی کو سب سے مناسب ورزش قرار دیتے۔
خود بہت کم بولتے ہیں دوسروں کی زیادہ سنتے۔
صاف اور کھلے کپڑے پہنتے۔
خوراک، پوشاک اور زندگی کی دیگر ضروریات میں اسراف سے نفرت کرتے۔ ان کی زندگی کا سب سے بنیادی مشغلہ جہادی امور کی تنظیم اور ان کی مسلسل نگرانی تھا۔

اس طرح ہم کہ سکتے ہیں کہ ان کا انتخاب مکمل طور پر شرعی طریقے سے کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے طول وعرض میں لاکھوں افراد کے علاوہ سینکڑوں قرآن وحدیث کے مشائخ نے ان کی زعامت قبول کی۔ اسے شرعی قرار دیا اور ان سے بیعت کی۔

قائدانہ شخصیت

امارت اسلامیہ افغانستان کے نئے زعیم ملا اختر محمد منصور امارت اسلامیہ کے تاسیسی ارکان میں سے انتہائی مدبر، مؤثر اور مضبوط قوت رکھنے والے فرد سمجھے جاتے ہیں۔

انہیں وہبی طریقے سے قیادت اور رہنمائی کی خصوصی صفات اور خصوصیات سے نوازا گیا ہے۔ تقوی، اخلاص، جہادی بصیرت، سیاسی درایت اور کاموں کو عملی طور پر نظم وضبط دینا ان کے کام کی خصوصیات ہیں۔

ملا اختر محمد منصور امارت اسلامیہ کے تمام جہادی فعالیتوں کی تنفیذ میں اپنے جہادی رہنما ملا محمد عمر کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ جہادی اہداف کا حصول، خارجی جارحیت پسندوں سے ملک کی آزادی، ملک میں شرعی نظام کی مضبوطی ان کے جہاد کے بنیادی مقاصد ہیں۔

"وامرهم شوری بینهم" پر عمل کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے مثبت مشورے غور سے سنتے۔ کام اہل کار لوگوں کو سونپتے۔ اور ذمہ داری دینے کے بعد ان پر بھرپور اعتماد کرتے۔ ذمہ دار افراد کو ہمیشہ عوام پر رحم اور ان سے ہمدردی کی تلقین کرتے۔ اس بات پر زیادہ توجہ دیتے کہ امارت اسلامیہ تمام افغانوں کا مشترکہ گھر ہے اس لیے سب کو اسی طرح یہاں رہنا ہوگا۔

فکری و مذہبی خیالات

ملا اختر محمد منصور صاحب مذہبی لحاظ سے اہل سنت والجماعت کے پیروکار اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مقلد ہیں۔ حالات اور سیاسی پیچیدگیوں کی نزاکت سے بخوبی واقف۔ ان سے ملنے کے بعد ہی ان کی سنجیدگی، وقار اور متانت کا صحیح ادراک ہوسکتا تھا۔

سادگی اور بے تکلفی ان کی زندگی کا خاص حصہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کی سیرت اور مطالعے سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ مجاہدین سے مل کر ان سے دشمن سے آمنے سامنے کی جنگ کے متعلق حالات پوچھتے۔ اپنی تمام تر جہادی اور انتظامی مصروفیات سنبھالنے کے ساتھ ساتھ میڈیا پر گہری نظر رکھتے۔ جہادی لکھاریوں اور امارت اسلامیہ کے فرہنگی اور نشریاتی کارکنوں کو ان کی نشریات اور تحریروں کے حوالے سے خصوصی مشاورت اور احکام دیتے۔

روزانہ کی مصروفیات اور زندگی کی چند خاص خصوصیات

امیر المومنین منصور صاحب اپنی روزمرہ زندگی کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے کرتے۔ جہادی محاذوں اور عسکری ذمہ داران سے ہمیشہ رابطے میں رہتے۔ دشمن پر ہونے والے حملے کا پلان خود اپنی نظر سے گذارتے۔ جہادی حکام کو عوام کے جان ومال کے تحفظ کی تلقین اور حکم کرتے۔ وہ ایک فوجی کمانڈر کی طرح اپنے جہادی ساتھیوں، محاذ کے مجاہدین سے احترام اور ہمدردی کا سلوک کرتے۔ مجلس میں علماء، اساتذہ اور بڑوں کی بات چیت کا خاص احترام رکھتے۔ سیاسی امور میں بہت احتیاط سے کام لیتے اور اس حوالے سے اہل رائے ساتھیوں سے رائے ضرور لیتے۔

رائفل سے نشانہ بازی انہیں پسند تھی۔

جہادی مشق کی پابندی کو سب سے مناسب ورزش قرار دیتے۔

خود بہت کم بولتے ہیں دوسروں کی زیادہ سنتے۔

صاف اور کھلے کپڑے پہنتے۔

خوراک، پوشاک اور زندگی کی دیگر ضروریات میں اسراف سے نفرت کرتے۔

ان کی زندگی کا سب سے بنیادی مشغلہ جہادی امور کی تنظیم اور ان کی مسلسل نگرانی ہے۔

اسی تنظیم سازی اور نگرانی میں دن گذارتے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کی طرف سے اعلان شہادت

آخر کار وہ وقت آن پہنچا کہ امارت اسلامیہ افغانستان کی طرف سے یہ اعلان ہوگیا کہ: قضاء الٰہی، رضا اور محکم ایمان کیساتھ امارت اسلامیہ اعلان کرتی ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے زعیم امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور تقبلہ اللہ 14/ شعبان المعظم بمطابق 21/ مئی 2016ء کو قندہار کے ریگستان اور بلوچستان کے نوشکی کے قریب سرحدی علاقے میں امریکی طاغوتی ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

☆......☆......☆

مگر شانِ صدیقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے اپنی مختصر سی امارت کے زمانے میں مجاہدین کی وحدت کو بھی قائم کردیا اور جہاد کے نام پر فتنہ بننے والوں کی فتنہ پروری کو بھی "کند" کردیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے بعد اہل ایمان کو شیخ الحدیث مولانا ہیبت اللہ اخونزادہ کی صورت میں ایک جلیل القدر صاحب علم اور بارُعب "امیر" نصیب فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہیبت وجلال میں اضافہ فرمائے اور کافروں کی ذلت ورسوائی مزید بڑھ جائے! آمین

قرآن کریم نے ایسے ہی مواقع کے لیے غزوہ احد میں پیش آنے والے واقعے کو قرآن کریم کا حصہ بنا کر اہل ایمان کے لیے رہنمائی لینے کا پورا سامان فراہم کردیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:

"محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں، پس اگر وہ فوت ہوجاتے ہیں یا قتل ہوجاتے ہیں تو کیا تم الٹے پاؤں واپس پھر جاؤ گے؟ جو الٹے پاؤں واپس پھر جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کا تو کچھ بھی نقصان نہیں کرے گا، اور اللہ تعالیٰ تو شکر گزار بندوں کو ہی اچھا بدلہ عطاء فرماتے ہیں"

شکر گزار وہ بندے ہیں جو ایسے مشکل اور مایوس کن حالات میں بھی ایمان اور جہاد پر قائم رہتے ہیں، جیسا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوہ احد میں پیش آنے والے مشکل اور مایوس کن حالات میں بھی سنبھال لیے گئے اور ایمان وجہاد پر قائم کردیئے گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی اپنے انہی شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے!

☆......☆......☆

اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین حضرت ملا اختر محمد منصور شہید قدس سرہ کو مثالی صفات وخصائل اور کمالات و امتیازات عطاء فرمائے تھے، اور یہ اللہ تعالیٰ کا ضابطہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے مخلص اور جفاکش "حکام واُمراء" ایسی عمدہ اور قابل تعریف صفات سے نوازتا ہے۔

سادگی: بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ "سادگی ایمان ہی کا ایک شعبہ ہے"۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس دور میں اپنے دین متین کے ان خادموں کو عموماً سادگی کا پیکر بنایا ہے مگر ان کے اُمراء اور امیر المومنین تو خاص سادگی کا ہی پیکر تھے، چنانچہ ان کی شہادت کا واقعہ اور اس کی تفصیلات ہی اس پر سب سے بڑی گواہ ہیں کہ

بقیہ: نقش جمال

کس طرح ایک پوری "امارت وحکومت" کا سربراہ کس طرح نہایت سادگی اور پروٹوکول سے آزادانہ زندگی بسر کر رہا تھا۔

استقامت: دین حق پر اخلاص کے ساتھ کاربند رہنا اور خواہشات کے ہاتھوں مغلوب ہوکر یا مشکلات کے سامنے گھٹنے ٹیک کر راہ حق سے منحرف نہ ہونا یہ استقامت کی حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ملا اختر محمد منصور شہید کو گویا استقامت کا پہاڑ بنایا تھا۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ ایسی پُرخار وادیوں میں گزرا جہاں سے اپنا دین اور اپنا ایمان سلامت لے جانا بے حد مشکل تھا، اس راہ میں مشکلات ساتھ ساتھ تھیں تو خواہشات ہر طرف سے پُرتعیش آفرز کے ساتھ فریب میں ڈالنے کے لیے صبح وشام آتی تھیں، اگر وہ اس راہ حق کو چھوڑ دیتے تو دنیا پر مرنے والے کتے ان کے سامنے دنیا کے ڈھیر لگانے کو تیار تھے مگر وہ نہ تو ان دنیوی مکر وفریب اور کافروں کی طرف سے پیش کردہ آفرز کے سامنے دل ہار کو راہ حق سے ہٹے اور نہ ہی انہوں نے کئی درجن ممالک کی افواج اور منافقین کی سازشوں سے گھبرا کر راہ حق سے منہ موڑا، بلکہ وہ پورے استقلال اور استقامت کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔

عزیمت وہمت: بہت سے لوگ اپنی ذات کی حد تک صاحب استقامت ہوتے ہیں، وہ خود کو مشکلات میں یا خواہشات کے سمندر میں سنبھال لیتے ہیں لیکن دوسروں کو تھامنا، اپنے رفقاء کو اپنے ساتھ بڑھائے رکھنا اور ان کے عزائم وحوصلوں کو بلند رکھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی، اس کے لیے استقامت کے علاوہ عزم و ہمت بھی مطلوب ہوتی ہے جو نہ صرف خود بندے کو راہ حق پر گامزن رکھے بلکہ دوسروں کے عزائم میں بھی ایک قوت اور حوصلوں میں ایک بجلی دوڑا دے۔ چنانچہ حضرت ملا اختر محمد منصور شہید قدس سرہ نے اس میدان کو بھی پورے عزم اور ہمت سے طئے فرمایا اور نہ صرف خود جہاد و نفاذ شریعت کی راہ پر چلے بلکہ تنگی وآسانی ہر حال میں اپنے رفقاء اور مجاہدین کو بھی سنبھال سنبھال کر اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھاتے رہے۔ بقول شاعر:

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے کہ ِگرتوں کو تھام لے ساقی

جرأت وشجاعت: نبی کریم ﷺ کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ "اشجع الناس" یعنی لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ چنانچہ ہر صاحب ایمان میں اس کے ایمان و یقین کے بقدر اس میں شجاعت وبہادری موجود ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین شہید قدس سرہ اس وصف سے بھی وافر حصہ لیے ہوئے تھے۔ آپ نے جس طرح قلیل عرصے میں فتوحات کے ریلے چلائے اور دشمنوں کو بھاگم بھاگ شکست پر مجبور کیا اس پر قندوز وغیرہ کی فتوحات اور اقدامات شاہد عدل ہیں اور آپ کی یہی جرات وشجاعت تھی کہ امریکہ بہادر نام نہاد مذاکرات کے لیے سوجتن کرنے کے باوجود آپ کو اپنے سامنے جھکانے میں ذرہ برابر کامیابی بھی حاصل نہیں کرسکا۔ بقول شاعر:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونیں منظر سے
جس دور میں جینا مشکل ہو، اس دور میں جینا لازم ہے

اس جینے سے یہ مراد نہیں کہ موت ہی نہ آئے گی بلکہ مقصد یہ ہے کہ جن حالات میں دین حق پر قائم رہ کر جینا مشکل ہو تب مرد وہی ہوتا ہے جو دین حق پر قائم ہو جاتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے کہ جب تک جان ہے میں دین حق پر قائم رہوں گا، اب موت ہی مجھے اس دنیا سے کاٹ سکتی ہے، دشمن اس میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

حکمت وبصیرت: وہ حکمت وبصیرت جو مومنانہ فراست کا خاصہ ہے آپ میں بھی موجود تھی۔ ہاں وہ بزدلی جسے حکمت کا نام دیدیا جائے اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جب چند مجاہدین نے انڈیا کا طیارہ ہائی جیک کیا تب بڑے بڑے اسلام کے قلعے کہلانے والے ملک بھی اس طیارے کو اپنی سرزمین پر اتارنے سے کترانے اور کپکپانے لگے مگر اس وقت امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر قدس سرہ نے اسے سرزمین امارت اسلامیہ افغانستان پر اتارنے کی اجازت دی اور اس کے معاملات سنبھالنے کے لیے ایک یہی امیر المومنین ملا اختر محمد منصور صاحب اور دوسرے ملا اختر عثمانی صاحب کو ذمہ داریاں سونپیں اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ان سادہ مگر ایمانی حکمت سے لبریز درویشوں نے اس معاملے کو نمٹایا اور ساری دنیا کا کفر اپنے منہ پر ذلت ورسوائی کی کالک مَل کرنا کام ونامراد ہوگیا۔

باتیں تو اور بھی بہت ہیں مگر قلم کہہ رہا ہے کہ فی الحال اسی پر بس کردیا جائے، وہ اس زمانے میں اسلام اور جہاد کی شان تھے، استقامت اور بصیرت کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے اپنے طرز عمل سے سمجھایا، وہ جس راہ کے راہی تھے وہاں شہادت ہی سب سے بڑی آرزو ہوتی ہے سو انہوں نے وہ آرزو پالی۔ ان کی تمام عمر کا قصہ حافظ شیرازی کے اس شعر میں سمٹ آیا ہے کہ:

دست از طلب ندارم تا کامِ من برآید
یا جاں رسد بجاناں یا جاں زِ تن برآید

میں اپنے دوست اور محبوب کی رضاء مندی کی طلب سے اس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب کہ میرا کام ہونہ جائے، یا میری جان محبوب کی محبت میں فناء ہوجائے یا پھر یہ جان جسم سے ہی نکل جائے!

اور اردو شاعر کے بقول حضرت امیر المومنین ملا اختر محمد منصور شہید قدس سرہ یہ پیغام دے گئے ہیں کہ:

فناء فی اللہ کی تہہ میں بقاء کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آیا، اُسے جینا نہیں آیا

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن ٓ قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	26 شعبان تا 2 رمضان المبارک 1437ھ بمطابق 3 تا 9 جون 2016ء	29

اَللّٰھُمَّ

کوتاہیوں کا اعتراف اور حق پر ثابت قدمی کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ o

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما۔ ہمارے کام میں تیری حدود سے جو تجاوز ہو گیا ہو اُسے معاف فرما اور ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

بھارت کا مجاہدین کیخلاف جاسوس ڈرون کا استعمال، جھڑپوں میں 8 کشمیری شہید

فوجی افسر سمیت 4 اہلکار واصل جہنم

2 نوجوانوں کو کپواڑہ کے علاقے نوگام جبکہ قابض فوج نے جاسوس طیارے سے عمارت تباہ کر کے دیگر 6 کشمیریوں کو پٹن اور ٹنگمرگ میں شہید کیا

بھارتی فوجی افسر نوگام میں جھڑپ میں مارا گیا، سری نگر میں بھارتی پولیس پر یکے بعد دیگرے 2 حملوں میں 3 پولیس اہلکار ہلاک ہوئے

6 نوجوانوں کی شہادت پر ہزاروں افراد کا مظاہرہ، بھارتی فوج کا نہتے کشمیریوں پر بدترین لاٹھی چارج، درجنوں مظاہرین شدید زخمی، بیسیوں گرفتار

بھارتی مظالم اور پنڈتوں کی علیحدہ بستیوں کے قیام کیخلاف مکمل ہڑتال، علی گیلانی، میر واعظ، یاسین ملک سمیت بڑی تعداد میں حریت رہنما نظر بند

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی، مجاہدین کے خلاف جاسوس ڈرون طیاروں کو استعمال شروع کر دیا، فورسز سے جھڑپوں میں 8 کشمیری نوجوانوں کو شہید کر دیا گیا جبکہ ایک بھارتی فوجی افسر سمیت 4 اہلکار واصل جہنم کیے گئے، قابض فوج نے پٹن اور ٹنگمرگ میں جاسوس ڈرون طیارے سے ایک عمارت تباہ کی جس کے نتیجے میں 6 کشمیری شہید ہوئے، قابض فوج نے الزام عائد کیا کہ یہ عمارت مجاہدین کے زیر استعمال تھی اور شہید ہونے والے افراد مجاہدین تھے، کپواڑہ میں مزید 2 نوجوانوں کو شہید کیا گیا۔ حریت قیادت کی اپیل پر مقبوضہ وادی میں مکمل ہڑتال کی گئی، حریت رہنماؤں نے ایک مشترکہ اجلاس میں بھارتی مظالم اور مقبوضہ وادی میں ہندو پنڈتوں کے لئے علیحدہ بستیوں کے قیام کے خلاف ہڑتال کی کال دی تھی، قابض فورسز نے ہڑتال کو ناکام بنانے کے لئے تمام حریت قیادت بشمول سید علی گیلانی، میر واعظ، شبیر شاہ سمیت درجنوں دیگر رہنماؤں کو نظر بند کیا تاہم وادی میں ہڑتال کامیاب رہی اور مکمل طور پر کاروبار زندگی معطل رہا، ٹرانسپورٹرز نے بھی پہیہ جام رکھا، بازار اور مارکیٹیں سنسان رہیں۔ دوسری طرف مقبوضہ وادی میں 6 نوجوانوں کی شہادت کے خلاف وادی بھر میں ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور مودی سرکار اور قابض (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

عراق: بم دھماکوں اور خودکش حملوں میں 3 امریکی فوجیوں سمیت 35 افراد ہلاک

امریکی صدر باراک اوباما کا عراق میں حالیہ جھڑپوں میں 3 امریکی فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف، فلوجہ میں شدید لڑائی جاری، 50 ہزار افراد محصور

فلوجہ میں آپریشن کے جواب میں بغداد میں یکے بعد دیگرے 3 دھماکوں میں 15 فوجی مارے گئے، شیعہ ملیشیا نے فلوجہ میں 13 شہریوں کو ذبح کر دیا

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) عراق میں خون ریزی کا سلسلہ بدستور جاری، عراقی فورسز کا فلوجہ کا قبضہ چھڑانے کے لئے آپریشن جاری، مختلف علاقوں میں جھڑپوں، بم دھماکوں اور خودکش حملوں میں 3 امریکیوں سمیت 35 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے جبکہ فلوجہ میں شیعہ ملیشیا نے ہولناک کارروائی کرتے ہوئے 13 بے گناہ شہریوں کو ذبح کر دیا، عراقی فوج نے فلوجہ کا قبضہ حاصل کرنے کے لئے فورسز کا بڑے پیمانے پر آپریشن جاری ہے جس کے باعث 50 ہزار افراد محصور ہو کر رہ گئے جنہیں خوراک اور دیگر مشکلات کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ نے عالمی برادری سے ان کی مدد کی اپیل کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق بغداد میں 2 خودکش (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

لغمان میں امریکی فوج کا چھاپہ ناکام، طالبان کا ہلمند ایئر بیس پر قبضہ

ملا اختر منصور کی شہادت کے بعد عمری آپریشن مزید تیز

155 اتحادی ہلاک

6 امریکی لغمان میں جہنم واصل ہوئے، مجاہدین نے صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد میں ڈپٹی گورنر ہلاک جبکہ ایک اعلیٰ پولیس افسر اغواء کر لیا، برطانیہ کا مزید فوجی بھیجنے پر غور

پھانسیوں کا انتقام، کابل میں طالبان نے عدالتی عملے کی بس اڑا دی، 22 ہلاک، مجاہدین کا قندھار کے 3 اضلاع میں درجنوں چوکیوں، فوجی چھاؤنی پر قبضہ اور 5 ٹینک تباہ

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) ملا منصور کی شہادت کے بعد افغانستان میں عمری آپریشن میں مزید تیزی آ گئی، مجاہدین کے اتحادی فورسز پر تباہ کن حملوں میں 155 اہلکاروں کو ٹھکانے لگایا گیا، طالبان نے ہلمند، قندوز، ہرات میں وسیع پیمانے پر کارروائیاں کر کے ایئر بیس اور درجنوں چوکیوں پر قبضہ کر لیا، لغمان نے امریکی فوج کا چھاپہ ناکام بناتے ہوئے مجاہدین نے 6 وحشی فوجیوں کو جہنم رسید کیا جبکہ صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد میں ڈپٹی گورنر ہلاک اور ایک اعلیٰ پولیس افسر کو اغواء کر لیا۔ پھانسیوں کے انتقام میں طالبان نے عدالتی عملے کی کابل میں بس اڑا دی جس کے نتیجے میں 22 ہلاکتیں ہوئیں، ادھر افغان رکن (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

کفر اور نفاق نے مل کر مسلمانوں کے سینے پر وار کیا ہے مگر اس کا بھیانک خمیازہ خود کفار و منافقین کو بھگتنا پڑے گا

حضرت امیر المومنین کی شہادت اُن کیلئے ”سعادت“ امت مسلمہ کیلئے المناک سانحہ ہے

امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر

طالبان امیر ملا اختر منصور کو بلوچستان سے ملحقہ مغربی قصبے احمد وال کے قریب ڈرون حملے میں ایک ساتھی سمیت شہید کیا گیا، حملہ امریکی صدر باراک اوباما کی منظوری سے سی آئی اے کے بجائے اسپیشل فورسز نے کیا، ملا ہیبت اللہ نئے طالبان امیر مقرر

ملا اختر محمد منصور ایک سچے مجاہد، جفاکش کمانڈر، بہترین منتظم، سادہ مزاج لیڈر، تحریک اسلامی طالبان کے بنیادی کارکن اور حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد قدس سرہ کے باوفا رفقاء میں سے تھے، نماز جنازہ سپن بولدک میں ادا کی گئی، ہزاروں افراد کی شرکت

اسلام اور جہاد کے لئے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، جہاد میں جس قدر قیمتی خون گرتا ہے وہ اُسی قدر زیادہ قوت پکڑتا ہے، امیر المومنین کے خاندان، امارت اسلامی افغانستان اور تمام اہل ایمان سے قلبی تعزیت کا اظہار

نئے امیر المومنین ”ہیبت اللہ“ کے تقرر کے اعلان سے کفار و منافقین پر ”ہیبت“ چھا گئی، خوفناک جنگ کی قیاس آرائیاں، اللہ تقرر میں برکت فرمائے، بدلہ لیں گے، کٹھ پتلی حکومت تسلیم نہیں کرتے، نام نہاد مذاکرات میں حصہ نہیں لیں گے، نئے امیر کا آڈیو پیغام

بہاولپور (القلم نیوز، نیٹ نیوز) کفر اور نفاق نے مل کر مسلمانوں کے سینے پر وار کیا ہے، مگر اس کا بھیانک خمیازہ خود کفار و منافقین کو بھگتنا پڑے گا، حضرت امیر المومنین کی ”شہادت“ اُن اکیلے ”سعادت“، جبکہ اُمت مسلمہ کیلئے ایک المناک سانحہ ہے، اسلام اور جہاد کے لئے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جہاد میں جس قدر قیمتی خون گرتا ہے، جہاد اُسی قدر زیادہ قوت پکڑتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ نے افغانستان میں طالبان کے امیر ملا اختر محمد منصور کی شہادت پر ایک تعزیتی پیغام میں کیا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ملا اختر محمد منصور کو بلوچستان سے ملحقہ مغربی قصبے احمد وال کے قریب ڈرون حملے میں شہید کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈرون سے ایک گاڑی کو نشانہ بنایا گیا جس میں ملا محمد اختر منصور ساتھی سمیت سفر کر رہے تھے، میڈیا رپورٹس کے مطابق حملے کی منظوری امریکی صدر اوباما نے دی، حملہ سی آئی اے کے بجائے اسپیشل فورس نے کیا۔ ملا اختر منصور کے بعد ملا ہیبت اللہ کو طالبان کا امیر مقرر کر دیا گیا۔ شہید ملا اختر محمد منصور کی نماز جنازہ افغانستان کے علاقے سپن بولدک میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ملا محمد منصور کی شہادت پر ایک تعزیتی پیغام میں امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اسلام اور جہاد کے لئے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جہاد میں جس قدر قیمتی خون گرتا ہے، جہاد اُسی قدر زیادہ قوت پکڑتا ہے۔ امیر المومنین کے خاندان، امارت اسلامی افغانستان، اور تمام اہل ایمان سے قلبی تعزیت ہے۔ ملا اختر محمد منصور ایک سچے مجاہد، جفاکش کمانڈر، بہترین منتظم، سادہ مزاج لیڈر، تحریک اسلامی طالبان کے بنیادی کارکن، اور حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد قدس سرہ کے باوفا رفقاء میں سے تھے، انہوں نے نہایت کٹھن حالات میں امارت کا عظیم منصب سنبھالا اور اپنے پیش (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

شام میں امریکی فضائی حملے، 104 افراد شہید، 7 عمارتیں تباہ

ترکی کے سرحدی صوبہ کیلس میں راکٹ گرنے سے میں 5 افراد زخمی، امریکہ نے کارروائی ترک حدود کے اندر سے کی، میڈیا ذرائع

واشنگٹن، دمشق (نیٹ نیوز) شام میں امریکی فضائی حملوں میں 104 شہید کر دیئے گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی فضائی حملوں اور ترک توپ خانے کے فائر کے نتیجے میں شمالی شام میں 104 افراد شہید ہوئے ہیں۔ ترکی کے سرحدی صوبہ کیلس راکٹ گرنے سے میں 5 افراد زخمی ہوئے۔ ترک میڈیا کے مطابق امریکی قیادت والے اتحاد کے شام میں حملوں میں سات عمارتیں تباہ ہوئیں، شام کی جانب سے سرحد پار حملوں کے نتیجے میں رواں سال کے دوران اب تک کیلس میں 21 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جب کہ کئی زخمی ہوئے ہیں۔



مقبوضہ بیت المقدس میں دہشت گرد اسرائیلی فوجیوں کی نگرانی میں مسجد شہید کی جا رہی ہے

بھارت میں ہندو انتہا پسندوں کے حملے میں افریقی طالبعلم ہلاک

نیٹ نیوز (نیٹ نیوز) کانگو طالبعلم کی ہلاکت پر افریقی ممالک کا بھارت سے شدید احتجاج، نئی دہلی میں افریقی سفارتخانے میں افریقن ڈے کی تقریبات کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ بیالیس افریقی ممالک نے طلبا کو بھارت نہ بھیجنے کی سفارش بھی (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

نائیجیریا میں شدت پسندوں کے حملے میں آئل فیکٹری تباہ

لاگوس (نیٹ نیوز) نائیجیریا میں شدت پسندوں کو تیل کے کارخانے پر حملہ، جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔ ذرائع کے مطابق شدت پسند تنظیم نائیجر ڈیلٹا ایونجرز (این ڈی اے) نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ حملے کے نتیجے میں فیکٹری کو شدید نقصان پہنچا تاہم جانی نقصان سے متعلق اطلاعات نہیں مل سکیں۔

امریکا میں چھوٹا طیارہ گر کر تباہ، 5 افراد ہلاک ہو گئے

واقعے میں دو انسٹرکٹرز بھی ہلاک، واقعے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں

ہوائی (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ہوائی میں چھوٹا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا، حادثے میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کاؤئی نامی علاقے میں اس وقت پیش آیا جب سکائی ڈائیورز کو لے جانے والے طیارے نے ایئرپورٹ سے اڑان ہی بھرا تھا۔ حکام کے مطابق چار افراد موقع پر دم توڑ گئے تھے جبکہ ایک شخص ہسپتال میں ہلاک ہوا، واقعے میں دو انسٹرکٹرز کی بھی ہلاکت ہوئی ہے۔ واقعے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

لکی مروت میں عظمت قرآن کانفرنس، 3200 افراد کی شرکت

پروگرام 27 مئی کو مولانا اسماعیل شاہ کی زیر نگرانی ہوا، حفاظ کی دستار بندی کی گئی

مسلمان دین اسلام پر غیرت پیدا کر کے بیٹوں کو دین کا سپاہی بنائیں، مولانا شیر بہادر

مولانا کلیم اللہ سیف کا عشق حقیقی پر بیان، مولانا ازہر نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے

لکی مروت (القلم نیوز) لکی مروت عظمت قرآن کانفرنس کا انعقاد، جماعت کے زیر اہتمام الرحمت درس قرآن کے استاذ مولانا اسماعیل شاہ صاحب کی زیر نگرانی ۲۷ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد از مغرب گاؤں بہرام خیل میں دستار بندی حفاظ قرآن کا پروگرام ہوا۔ تقریباً ۳۲۰۰ افراد نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مرکز الجمیل الاسلامی کے استاذ حضرت مولانا قاری محمد صفوان صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

استاذ عبدالرشید کا حافظ آباد میں بیان

150 افراد مستفید ہوئے

حافظ آباد (القلم نیوز) جامع مسجد سعد بن ابی وقاصؓ حافظ آباد میں استاذ عبدالرشید صاحب کا بیان ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ مشرکین ہمارے ایمان اور اسلام کے دشمن ہیں ان سے قتال جاری رہے گا۔ مجمع کی تعداد 150 تھی۔

سیالکوٹ میں مولانا عبدالعزیز ایثار کی سرپرستی میں دو نشستیں

سیالکوٹ (القلم نیوز) سیالکوٹ میں حضرت مولانا عبدالعزیز ایثار صاحب کی سرپرستی میں دو نشستیں ہوئیں۔ الحمد للہ مولانا نے بہت اچھے انداز میں مدلل تفصیلی گفتگو فرمائی۔ جس سے ساتھی بہت متاثر ہوئے۔ دونوں نشستوں میں ساتھیوں کی بھرپور شرکت رہی۔

اللہ نے کافروں پر اپنی ہیبت بٹھا رکھی ہے، مولانا عبدالعزیز ایثار

انشاء اللہ جہاد ترقی کرے گا، کوہاٹ میں طلباء کی دستار بندی تقریب سے خطاب

کوہاٹ (القلم نیوز) اللہ نے اپنی ہیبت کافروں پر بٹھا رکھی ہے، اس کی برکت سے جہاد ترقی کرے گا۔ تفصیلات کے مطابق اللہ رب العالمین نے ان کافروں پر اپنی ہیبت کو بٹھا دیا ہے اور اس کی برکت سے انشاء اللہ جہاد ترقی کرے گا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا عبدالعزیز ایثار صاحب نے جامعہ عبداللہ بن (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

بھارتی فوج کشمیر میں 25 سال سے جنگی جرائم میں ملوث ہے

سید علی گیلانی

انسانی حقوق کی پامالیوں میں ملوث فوجیوں کیخلاف کارروائی کرنے کی بجائے بھارتی وزیر دفاع انکی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں

آزادی پسندوں کو گرفتاریوں سے مرعوب نہیں کیا جا سکتا، مکروہ سازشوں کیخلاف احتجاج جاری رکھیں گے، حریت چیئرمین

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے بھارتی وزیر داخلہ منوہر پاریکر کے اس بیان پر کہ کشمیر میں فوج کو کھلی چھوٹ دی گئی ہے اور ان کے ہاتھ بندھے ہوئے نہیں ہیں پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس بیان سے واضح ہو گیا ہے کہ بھارت کے ایک استعماری قوت ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ کشمیر میں تعینات بھارتی افواج کی یقینی طور پر کوئی جوابدہی نہیں ہے جو گزشتہ 26 برس سے انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں اور جنگی جرائم میں ملوث رہی ہے۔ جس پر آج تک نہ کوئی باز پرس ہوئی ہے اور نہ کسی کو سزا دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں تعینات بھارتی فوج اور نیم فوجی دستوں میں گزشتہ چند برس کے دوران میں بڑی حد تک اضافہ کیا گیا ہے اور اب انکی تعداد 10 لاکھ سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مقبوضہ علاقے میں مجاہدین کی تعداد صرف دو سو سے بھی کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنی کم تعداد میں مجاہدین کا مقابلہ کرنے کیلئے اتنی بڑی تعداد میں فوج تعینات کرنے (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

ہوائی میں کیلاویا آتش فشاں سے لاوا نکلنے لگا

ہوائی (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ہوائی میں کیلاویا آتش فشاں پہاڑ، سے نکلنے والا لاوا ایک کلومیٹر دور تک پھیل گیا۔ امریکی جیالوجیکل سروے کی جانب سے لی گئی فوٹیج میں لاوے کو بہتا (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

یوکرین کے اولڈ ہاؤس میں آتشزدگی، 17 افراد جھلس گئے

کیف (نیٹ نیوز) یوکرین کے دارالحکومت کیف میں قائم ایک غیر رجسٹرڈ اولڈ ہاؤس میں آگ لگنے سے 17 افراد جھلس کر ہلاک ہو گئے۔ کیف کے جنوبی علاقے لوشکی کے گاؤں مس واقع اولڈ ہاؤس کی 2 منزلہ عمارت میں آتشزدگی کے نتیجے میں 5 افراد شدید زخمی بھی ہوئے۔ یوکرین کی ایمرجنسی (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

کرد دہشت گردوں نے ترک فوجی گاڑی اڑا دی، 6 جاں بحق

انقرہ، برلن (نیٹ نیوز) ترکی کے جنوب مشرقی صوبے وان میں فوجی قافلے پر بم حملے میں 6 فوجی جاں بحق اور 2 زخمی ہو گئے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق حملہ کرد دہشت گردوں نے کیا۔ ابتدائی تحقیقات میں بتایا گیا کہ بم سڑک کنارے نصب کیا گیا تھا اور فوجی آرمرڈ کیریئر میں ایک درجن کے لگ بھگ گاڑیوں کو آگ لگائے جانے والے جائے وقوعہ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ دھماکے کے بعد گاڑی پر راکٹ بھی فائر کیے گئے۔ حملے کے بعد سرچ آپریشن شروع کیا گیا، جس میں ہیلی کاپٹرز نے بھی حصہ لیا۔ دوسری جانب ترک صدر اردگان نے متنبہ کیا کہ اگر یورپی ملکوں نے ترک شہریوں کو ویزے کے بغیر سفر کی اجازت نہیں دی تو ترکی یورپی یونین کے ساتھ ہونے والے کلیدی سمجھوتے پر عمل درآمد بند کر دے گا۔

مودی حکومت کا گوانتانامو بے جیسی جیل تعمیر کرنے کا فیصلہ

منصوبے پر اتفاق کرتے ہوئے کٹھ پتلی انتظامیہ نے 7 کروڑ روپے مانگ لئے

سرینگر (نیٹ نیوز) بھارتی حکومت اور مقبوضہ کشمیر میں اسکی کٹھ پتلی انتظامیہ نے مقبوضہ علاقے میں گوانتانامو بے جیل کی طرز پر جیل تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ دوسری جانب پولیس نے سول سوسائٹی ٹیم کو راجوری کا دورہ کرنے سے روک دیا۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق میڈیا رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ نے گوانتانامو بے جیسی جیل کی تعمیر کے بھارتی حکومت کے منصوبے سے اتفاق کرتے ہوئے اس مقصد کے لیے سات کروڑ روپے مانگ لیے ہیں۔ جیل میں حریت رہنماؤں اور کارکنوں کے علاوہ تحریک آزادی سے وابستہ دیگر لوگوں کو رکھا جائے گا۔ یاد رہے کہ چند روز قبل بڈگام کی ایک عدالت کے جج نے سینئر حریت رہنما مسرت عالم بٹ کی غیر قانونی اور ماورائے عدالت مسلسل نظر بندی پر اپنے ریمارکس میں کہا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں ابوغریب اور گوانتانامو بے جیسی صورت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔

رمضان المبارک میں 70 لاکھ مسلمان عمرہ کی سعادت حاصل کرینگے

ریاض (نیٹ نیوز) رواں سال رمضان المبارک کے دوران 70 لاکھ کے قریب مسلمان عمرہ کی سعادت حاصل کریں گے جبکہ عمرہ زائرین کو سہولیات بہم پہنچانے اور دیگر امور کیلئے سعودی وزارت حج و عمرہ کے ہزاروں ملازمین اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں گے۔ سعودی میڈیا کے مطابق مدینہ میں وزارت حج و عمرہ کے عہدیدار محمد بیجاوی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ رواں سال مصر 12 لاکھ 75 ہزار 785 عمرہ ویزوں کے ساتھ پہلے، پاکستان 9 لاکھ 18 ہزار 63 عمرہ (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

ادھم پور حملہ کیس، پاکستانی سمیت 6 گرفتار ملزمان پر فرد جرم عائد

سری نگر (نیٹ نیوز) بھارت کی قومی تحقیقاتی ایجنسی کی خصوصی عدالت نے ادھم پور حملے کے سلسلے میں گرفتار پاکستانی جنگجو سمیت 6 ملزمان پر فرد جرم عائد کر دی اس کیس کے 9 ملزمان میں سے ایک حملے کے دوران مارا گیا تھا دو کشمیری تا حال روپوش ہیں۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ برس 5 اگست کو جنگجوں (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

شام، روسی فوجی اڈے پر راکٹ حملہ، 4 ہیلی کاپٹر تباہ

آگ لگنے سے 4 ہیلی کاپٹر اور میزائلوں سے لدے 20 ٹرک تباہ ہوئے، رپورٹ

دمشق، عمان (نیٹ نیوز) انٹیلی جنس معلومات فراہم کرنے والی امریکی کمپنی کا کہنا ہے کہ سیٹلائٹ تصاویر سے معلوم ہوا ہے کہ وسطی شام میں حملے میں روسی فوجی اڈے کو شدید نقصان ہوا ہے، ان کے مطابق گزشتہ ہفتے ٹی فور نامی بیس میں آگ لگنے کے پے در پے واقعات میں 4 ہیلی کاپٹر اور میزائلوں سے لدے 20 ٹرک تباہ ہوئے۔

مقبوضہ بیت المقدس: اسرائیلی فوج نے مسجد شہید کر دی، چھرا گھونپنے کے الزام میں فلسطینی لڑکی شہید

یہودی شدت پسند نے 5 سالہ بچے پر گاڑی چڑھا دی

غرب اردن میں مظاہرین پر اسرائیلی فوج کا طاقت کا وحشیانہ استعمال، متعدد افراد شدید زخمی، نماز جمعہ میں شرکت کیلئے 70 ہزار فلسطینی اسرائیلی رکاوٹیں توڑ کر قبلہ اول پہنچ گئے

مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں صہیونی فورسز کا کریک ڈاؤن، خواتین سمیت کئی فلسطینی گرفتار، فلسطینی کے پھینکے گئے پٹرول بم سے اسرائیلی کیمپ میں آتشزدگی

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) اسرائیلی فورسز کی دہشت گرد کارروائیاں جاری، مقبوضہ بیت المقدس میں ایک مسجد کو شہید کر دیا گیا جبکہ فوجی کو چھرا گھونپنے کے الزام میں فائرنگ کر کے ایک فلسطینی لڑکی کو شہید کر دیا گیا، غرب اردن میں مظاہرین پر طاقت کے وحشیانہ استعمال سے متعدد فلسطینی زخمی ہو گئے، مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں صہیونی فورسز نے کریک ڈاؤن کے دوران خواتین سمیت کئی فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا، نماز جمعہ میں شرکت کے لئے 70 ہزار فلسطینی اسرائیل کی جانب سے کھڑی کی گئی تمام رکاوٹیں توڑ کر مسجد اقصیٰ پہنچ گئے جبکہ فلسطینی کے پھینکے گئے پٹرول بم سے اسرائیلی کیمپ میں آگ لگ گئی جس کے نتیجے میں 2 افراد زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق قابض صہیونی فوجیوں نے فلسطین کے مقبوضہ بیت المقدس شہر میں بلڈوزروں کی مدد سے ایک مسجد شہید کر دی۔ مسجد کی شہادت کے خلاف فلسطینی شہریوں نے سخت احتجاج کیا ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے یہودی فوجیوں نے بیت المقدس کے باب العامود کے قریب واقع ایک مسجد کو غیر قانونی قرار دے کر اسے شہید کر دیا گیا۔ یہ مسجد باب العامود اور اس کے آس پاس کی کالونیوں میں رہنے والے فلسطینیوں کے استعمال میں تھی جہاں وہ نماز پنجگانہ ادا کرتے تھے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ علی الصباح انہوں نے شاہراہ الانبیاء پر واقع مسجد کو شہید کیے ہوئے دیکھا۔ مسجد کے ملبے کے قریب اسرائیلی فوج کے دو بلڈوزر (باقی صفحہ 6 نمبر 6)



امریکہ میں طوفانی بگولوں نے تباہی مچا دی، ایک شخص ہلاک

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکہ میں طوفانی بگولوں کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے ہیں۔ کنساس، کولوراڈو، مشی گن، اوکلوہوما اور ٹیکساس میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ طوفان اور بگولوں کے باعث سینکڑوں مکانات کی چھتیں اڑ گئیں اور ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔

پٹھان کوٹ کنٹونمنٹ میں بھارتی فوجی نے خودکشی کر لی

پٹھان کوٹ (نیٹ نیوز) بھارتی پنجاب کے علاقے پٹھان کوٹ کنٹونمنٹ میں ایک بھارتی فوجی نے خودکشی کر لی۔ بھارتی میڈیا کے مطابق پٹھان کوٹ کنٹونمنٹ میں تعینات فوجی نے خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ واقعے کے بعد بھارتی آرمی چیف نے تحقیقات کا حکم دیدیا ہے۔ فوجی اہلکار کا تعلق ریاست بہار سے تھا اور وہ تین بچوں کا باپ تھا۔ اہلکار 14 سال سے بھارتی فوج میں تھا تاہم اس نے پراسرار طور پر خودکشی کر لی۔

www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224

فلوجہ ایک بار پھر طاغوت کے نرغے میں!

یہ بات اب کسی سے مخفی نہیں رہی کہ عالم کفر اب فیصلہ کن جنگ کے لئے خود کو تیار کر رہا ہے۔ دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں مل کر ایک جتھ ہو چکیں ہیں اور عالم اسلام کے خلاف شدید جارحیت کا آغاز کر چکیں ہیں۔ افغانستان، عراق اور شام اس کی واضح ترین مثالیں ہیں۔ حال ہی میں عراق کے ایک شہر فلوجہ میں اسلام پسندوں اور کفریہ طاقتوں کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے۔

فلوجہ عراق کا ایک شہر ہے۔ جو صوبہ انبار میں بغداد سے 70 کلومیٹر مغرب میں دریائے فرات پر واقع ہے۔ یہ ایک قدیم شہر ہے اور مسلمان سنی اکثریتی علاقہ ہے۔ اس کی آبادی تین لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہ شہر کثرتِ مساجد کی وجہ سے مشہور ہے۔ 2004 کے امریکی حملے کے بعد یہ شہر جزوی طور پر تباہ ہو گیا تھا۔ شہر پر کیمائی ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا جس کی وجہ سے ہزاروں بچے اور عورتیں شہید ہو گئے تھے اور سینکڑوں مختلف بیماریوں کا شکار ہو گئے تھے۔

جنوری 2014 میں فلوجہ وہ پہلا شہر تھا جس کو داعش نے صلیبی تسلط سے آزاد کروالیا تھا۔ اور اس شہر کو اپنا گڑھ بنالیا تھا۔ امریکہ اور عراقی شیعہ ملیشیا کی جانب سے داعش کا یہ قبضہ چھڑوانے کے لئے بے پناہ کوششیں کی گئیں مگر ان میں سے کوئی کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ حال ہی میں فیصلہ کن جنگ کا آغاز کیا گیا ہے۔ اور صورتحال یہ ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو شدید مزاحمت کا سامنا ہے۔ تفصیلات کے مطابق عراقی بری فوج او امریکی فضائیہ کی جانب سے داعش کے زیر قبضہ شہر فلوجہ سے قبضہ چھڑانے کے لئے آپریشن نئے مرحلے میں داخل ہو گیا جس کے مطابق زمینی فوج بھاری ہتھیاروں سے شہر کی تین مختلف سمتوں سے داخل ہو گئی جسے شہر میں داخل ہوتے ہی سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اس سے قبل عراقی فورسز نے گزشتہ ہفتے فلوجہ کے گاؤں اور دیہاتی علاقوں پر قبضہ کرنے کے لئے آپریشن کیا تھا۔ دوسری جانب فلوجہ آپریشن کیا نچارج کا کہنا ہے کہ کاؤنٹر ٹیرا زم سروس، انبار پولیس اور عراقی فوج آپریشن میں حصہ لے رہی ہے جب کہ سیکیورٹی فورسز کو آرمی ایوی ایشن، عراقی ایئر فورس اور نیٹو اتحادی افواج کی فضائی مدد بھی حاصل ہے۔

دوسری طرف اطلاعات کے مطابق امریکی اتحادی فضائی فورس فلوجہ کے نہتے شہریوں پر مسلسل بمباری کر رہی ہے۔ عراقی افواج کے محاصرے کی وجہ سے شہر میں خوراک کی شدید قلت کے باعث اموات ہو رہی ہیں۔ فلوجہ کی شہری آبادی پر مسلسل کارپٹ بمباری کی وجہ سے عام لوگ مارے جا رہے ہیں۔ ان کو انخلاء کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ اس پر عالمی برادری کو چپ لگ گئی ہے اور وہ کسی قسم کا احتجاج کرنے سے قاصر ہے۔

کیوں کہ اس شہر پر جو درندے مسلط ہو چکے ہیں، وہ خود اس وقت دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور انتہائی دھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عالمی امن کے چیمپئن بنے ہوئے اور امن کے نام نہاد ڈھونگ کے نیچے وہ جو کچھ مختلف ممالک میں کر رہے ہیں کوئی بھی ان پر ان کا مواخذہ کرنے والا نہیں ہے۔ عالمی اداروں اور مسلم حکومتوں کو سوچنا چاہئے کہ پہلے پہل بھی فلوجہ کے سنی مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ہی کی وجہ سے وہاں داعش مضبوط ہوئی اور اب اسی داعش کو ختم کرنے کے بہانے سنی عوام کا خون بہایا جا رہا ہے، اس طرح اگر دشمن یہ سمجھتا ہے کہ وہ سنی مسلمانوں اور ان کی جہادی مزاحمت کو ختم کر دیں گے تو یہ ان کی بھول ہے اور خاص طور پر عرب اور عموماً تمام مسلمان ممالک کو اس بارے میں کردار ادا کرنا چاہئے ورنہ ان کے بارے میں جو بدگمانی پیدا ہوتی اور اس کے نتیجے میں جو فکری انتشار اور بے اطمینانی کی کیفیات جنم لیتی ہیں وہ خود ان ممالک کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ کاش کہ مسلم ممالک مسلمانوں کو اس طرح ظلم وستم کی چکی میں پستا ہوا نہ چھوڑ دیا کریں تو ظلم وستم کی آگ رک جائے گی مگر ابھی تک ایسا نہیں ہو پا رہا اور نتیجہ یہ ہے کہ ظلم کی یہ آگ پھر وہاں وہاں پھیل جاتی ہے جہاں طاقتور اداروں کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

☆......☆......☆

”ظِلُّ اللّٰہِ فِی الاَرض“

مسلمانوں کا شرعی امیر اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے، اس فرمان کے دوسرے حصے میں فرمایا: ”من اهان سلطان الله فی الارض اهانه الله“

کہ جو اللہ تعالیٰ کے اس سائے کی اہانت کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلیل و رسوا کر دے گا بے شک ملا اختر محمد منصور ایمان والوں کے امیر اس زمانے کے اصل ظل اللہ فی الارض تھے وہ اپنے پیش رو اور قائد عمر ثالث حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر تھے، صاحب عزیمت نڈر بے باک دین کے خادم و سپاہی تھے، وہ خوب صورت بھی تھے اور خوب سیرت بھی اور صاحب بصیرت بھی۔ ان کا مختصر سا دورِ امارت کفر کے ایوانوں میں زلزلے بپا کرتا رہا۔ مجاہدین کے حوصلوں کو جلا ملی۔ ان کے دور کی طوفانی فتوحات نے شیطانی اتحاد کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ذلت و رسوائی اولیاء الشیطان کا مقدر بنی۔ لگے ترلے کرنے، مذاکرات مذاکرات کی رٹ، ادھر اوبامہ ذلیل ہو کر (کہئے) کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ ہاتھ کچھ نہ آیا بالآخر اقوام متحدہ کے ایوانوں میں اپنی شکست اور ہار کا کھلا اعلان اور اعتراف کر رہا تھا کہ جنگ اور پیسہ افغان مسئلے کا حل نہیں ہے۔

جی ہاں! تم نے سچ کیا واقعی تمہارے ہاں حل نہیں ہے تم نے سچ کہا ہے مگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمہاری عقلیں درست کرنے کا حل بتلایا ہے۔ تم ناکام اور ہم تمہارا اس طرح علاج کر کے کامیاب اور سرخرو ہوں گے۔ تمہیں ماضی اور حال سے اندازہ ہو جانا چاہیے کہ اب مستقبل بھی ہم مسلمانوں کا ہے۔ تم امارت اور خلافت کے نظام کو نہیں روک سکو گے۔ تم پر وہ وقت ماضی کی طرح پھر آنے والا ہے جس کا نقشہ قرآن میں موجود ہے:

”حتی یعطو الجزیة عن ید وهم صاغرون“ کہ تم ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دو گے اور مسلمانوں سے امارت اسلامیہ سے امن کی بھیک مانگو گے (ان شاء اللہ)

امیر المومنین کی شہادت وقت سے پہلے نہیں اپنے وقت پر آئی مگر یہ تو انہیں اللہ رب العزت کی طرف سے تمغہ سعادت اور اللہ تعالیٰ نے ان کی محنتوں کا صلہ اور انعام عطا کیا۔ یقیناً انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہوگی اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محاذ جنگ پر مجاہدین کی دعاؤں کو انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں کی طرح قبول فرماتے ہیں۔ وہی دعا جو ایک نبی ﷺ کے سچے عاشق صحابیؓ نے کی تھی اور آپ ﷺ نے ان کی دعا سن کر فرمایا تھا:

”تب تو تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں گی اور تیرا خون بہا دیا جائے گا“ دعا کے الفاظ یہ تھے ”اَللّٰھُمَّ اٰتِنِی اَفْضَلَ مَا تُؤتِی عِبَادَکَ الصَّالِحِین“ اے اللہ مجھے وہ افضل چیز عطاء فرما جو آپ اپنے صالح بندوں کو عطاء فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں وہ اور ان کے ایک ساتھی اپنے جہادی سواری سمیت کام آ گئے۔ ان کے قیمتی خون کے چھینٹوں کو امت مسلمہ کے غیور فرزند بالخصوص مسلمانوں کے نئے امیر ملا ہیبت اللہ اپنے لئے مشعل راہ بنا کر اس راہ عزیمت کو اختیار کر کے چلتے رہیں گے اور یہ علم اسلام کو سربلند رکھیں گے ان شاء اللہ۔ اور جن منافقین نے انہیں شہید کروانے میں تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل و رسوا کرے گا۔ نبی ﷺ کے فرمان میں ہے ”من اهان سلطان الله فی الارض اهانه الله“، کہ جو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی توہین کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیا گا۔ تھوڑا سا انتظار کر لیجیے۔

لطیفہ: اندھے کے پاؤں تلے بٹیر آ گیا اس نے پاؤں کے نیچے دبا کر پکڑ لیا۔ سمجھا کہ ایسا ہر بار ہو گا تو گھر والوں کو آ کر کہا کہ میرے پیچھے چلے آنا میرے پاؤں تلے بٹیرے آئیں گے پکڑتے جانا۔ اشرف غنی جو شائد اپنی زور سے ہوا خارج پر سمجھتا ہو کہ دھما کہ ہو گیا مارے خوف کے وہیں تھر تھر کانپنے لگتا ہو اس نے بھی امیر المومنین کی شہادت پر گیدڑ بھبکی ماری کہ طالبان افغان ہتھیار ڈال کر حکومت کا حصہ بن جائیں یا پھر اپنے پیش رو کے انجام کی طرح تیار ہو جائیں۔

اشرف غنی تو انتظار کر کہ امارت اسلامیہ کے شیر تجھ تک پہنچنے والے ہیں تو اپنی اس بڑھک اور بکواس کا جواب اب سنے گا نہیں۔ ان شاء اللہ آنکھوں سے دیکھے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے یہ شیر تمہارے حسابات جلد بے باک کر دیں گے۔ ان شاء اللہ!

امیر المومنین آپ کو تمغہ شہادت مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پوری امت مسلمہ کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطائے فرمائے۔

یہ بازی عشق کی بازی ہے یہ بازی تم ہی ہارو گے
ہر گھر سے منصور اب نکلے گا تم کتنے منصور مارو گے
اے مرغ سحر عشق زپر وانہ بیاموز
کہ آں سوختہ راجاں شد و آواز نیامد

☆......☆......☆

زنداں کے مسافر — ابوجندل شفیق

اب تو فتح قریب ہے!

زور قلم — رضوان اللہ خان

مارکیٹ میں نئی نئی اقسام کی پروڈکٹس آ رہی تھیں۔ لوگ اپنا چہرہ خوبصورت بنانے کے لئے طرح طرح کی کریموں کی ڈبیاں اُٹھا رہے تھے۔ کالے لوگ سانولے ہونے لگے، سانولے گورے ہوتے جا رہے تھے اور گورے ”پکے چٹے“ ہونے کو تھے مگر مزید کی طلب تھی کہ ختم ہونے کو نہ آتی تھی۔ دولت، دنیا اور حسن کی پھیلتی محبت میں غرق رنگ کے گوروں اور دل کے کالوں نے ایک ایسے وطن پر حملہ کر دیا جہاں کے رہنے والے نام نہاد ترقی اور بے حیائی کی اس لہر سے بے خبر رب کے حضور سجدوں میں دل کا سکون تلاش کرتے تھے۔ جہاں کی عورتیں چادر کو اپنا زیور تصور کرتی تھیں اور جہاں کے مرد حلال رزق کو اپنا گول سمجھتے تھے۔

ایسے میں ان گوروں سے سوال ہوا: تم ایک ایسی قوم سے کیا چاہتے ہو، جن کے پاس اوڑھنے کو ان کی غیرت اور دین کے سوا کچھ بھی نہیں؟ جواب آیا کہ یہی دو چیزیں تو دہشت گردی کی علامت ہیں۔ ”جام بھی ان کے، پیمانے بھی ان کے“ کی مانند ان کے ہاتھ میں تھرمامیٹر ہے جس سے وہ چیک کر لیتے ہیں کہ کس درجہ حرارت کے تحت کس کو کب دہشتگردی کا خطاب دینا ہے اور پھر ان پر فضاؤں سے کیسے بم برسانے ہیں۔ جہاں موسم قدرے ٹھنڈا ہو، لوگ امن وچین سے رہ رہے ہوں، لہجوں کی گرمی اسلامی نظام کے تحت آ جانے سے کم ہوتے ہوتے ختم ہو رہی ہو، سخت لہجے نرم ہونے لگے ہوں، ایک دوسرے کے خلاف اُٹھنے والے ہتھیار برف کی مانند ٹھنڈے ہو چکے ہوں، تو وہاں بارود کی بارش برساؤ کہ گرمی کا لاوا پھوٹے، ایسی گرمی جس سے بچوں کے جسم جھلس جائیں، عورتوں کی چادریں جل جائیں اور بوڑھے آگ میں لپٹے تڑپتے رہیں۔

ڈیزی کٹر بموں اور کارپٹ بمباری سے گرمی کی ایک ایسی لہر پیدا کرو کہ فصلیں تباہ ہو جائیں، عبادت گاہیں زمیں بوس ہو جائیں، کچے مکانوں کا نشاں تک نہ رہے، مٹی کے بنے گھر ہوا میں بکھر جائیں، پکی عمارتیں ملبے کے طور پر بکنے لگیں، لوگوں کو آسمان کے علاوہ کہیں سے سایہ نہ ملے، پکی عمارتوں کے پتھر ان کے چہروں سے ٹکرائیں اور شکل بگاڑ دیں، کچے مکانوں کی مٹی ان کے ہاتھوں اور بالوں میں جم جائے۔ اور ہاں اب بھی سکون نہ ملے تو اُٹھو سرمایہ داروں کی بے حیائی کا سارا میٹیریل اس ملک میں شفٹ کرنا شروع کر دو، آزادی کے نام پر ان کی عورتوں کو بھی ایسا ہی ٹشو پیپر بنا ڈالو جیسا کے تم نے اپنی تہذیب میں اپنی عورتوں کو بنا ڈالا ہے۔ کیا ہوا تمہاری فیئر اینڈ لولی نہیں بک رہی؟ آؤ اور یہاں بیچو، دیکھو کابل میں ہم اپنا نظام قائم کر چکے، سرمایہ داری سے فائدہ اُٹھاو۔ کیا کہا؟ مارکیٹنگ میں مسئلہ آ رہا ہے؟ اس دور میں ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ چلو کابل کی ایک ایک گلی میں ننگی عورتوں کی تصاویر کے ساتھ بل بورڈز سجا ڈالو۔ احمقو! کس نے کہا کہ صرف بارود کی گرمی پھیلانی ہے؟ یہاں رشوت، بے حیائی، کرپشن، عصبیت کی آگ بھی لگانی ہے کہ یہی تو ہم ”شکل کے گوروں اور دل کے کالوں“ کا کام ہے۔

جب کسی ملک پر ایسے حالات آتے ہیں جہاں 48 ممالک کی فوجیں اکٹھی ہو کر حملہ کر دیں تو لوگ اپنی سرحدات پر پھولوں کے ہار لے کر پہنچ جایا کرتے ہیں کہ سرکار آ جائیں، ہم جھک رہے ہیں، ہمیں قتل نہ کیجیے، آج سے آپ ہمارے آقا ہوئے۔ مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس نظر آیا، صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے والوں نے مُلا عمرؒ کی آواز پر لبیک کہا تو جنگ کے ابتدائی دور کو غزوہ خندق کے انداز میں ترتیب دیا۔ سوال اُٹھا: ارے دنیا کی ترقی سے دور قوم، یہ کیا کر رہے ہو؟ جواب ملا حضور ﷺ کے مقابلے میں بھی دنیا کی بڑی طاقتیں اتحاد کر کے آئیں اور اس وقت کے اُس نیٹو اتحاد کے لئے خندق کھودی گئیں تو آج ہم بھی وقت کے ان اتحادیوں سے مقابلے کے لئے خندق کھود رہے ہیں۔ ہمسائے مسکرائے، قہقہے لگائے، ٹی وی پر بیٹھے ابنِ سبا کی روحانی اولادوں نے تمسخرانہ انداز میں اعلان کیا کہ یہ ”بیک ورلڈ“ قوم جلد ختم ہو جائے گی، مگر کیا ہوا؟ ملا عمر قیادت کرتا رہا اور مجاہدین نیٹو افواج کو ناکوں چنے چبواتے رہے۔

جنگ کا ایک لمبا عرصہ گزر چکا تھا، دشمن اپنی لاشیں تابوتوں میں بند کرتا اور گھر بھیجتا رہا کہ اتنے میں مُلا عمرؒ کے جانے کی خبر آ گئی۔ طعنے دینے والے اُٹھے اور چیخ کر کہا: بولو کہاں گیا مُلا عمر؟ تم سب بھی اسی کے پاس پہنچ جاؤ گے، اب بھی وقت ہے بس کر دو اور جھک جاؤ۔ اہلِ ایمان مسکرائے اور تسلی سے جواب دیا: مُلا عمرؒ رب کی جنت جا چکے ہیں اور ہم سب بھی ان کے پیچھے جانے کی آرزو لئے ہوئے ہیں۔ طعنے دینے والوں کو اس جواب سے آگ لگی تو منمناتے ہوئے بولے: اچھا بتاؤ اب کیا کرو گے؟ خندقیں کھودنے کا دور جا چکا، جنگ نے نیا رُخ اختیار کر لیا ہے، اب کس کو امیر بناؤ گے؟ سوال افراتفری پھیلانے والا تھا مگر صحابہ کے غلاموں نے تسلی سے جواب دیا: جی جنگ خندقوں کی نہیں رہی، جنگ کا نیا رُخ ”غزوہ موتہ“ کی صورت اختیار کر گیا ہے، پہلا جاں نثار گر چکا ہے مگر جھنڈا نہیں گرنے دیا گیا دیکھو مُلا اختر منصورؒ نے جھنڈا تھام لیا ہے۔ اور یاد رکھنا پھر جنگ ہمارے ہاتھ میں ہوگی، دوسرا اور تیسرا بھی اگر گر گیا تو جھنڈا اس چوتھے کے ہاتھ میں آئے گا جو صلیبیوں کے اس ریلے کو چیر ڈالے گا۔

طعنے دینے والا قہقہے لگانے لگا، ارے بکھر جاؤ گے تم لوگ جب اس طرح تمہارے امیر گرتے رہے اور بھلا یہ اختر منصور ہے کون؟ جواب دینے والوں نے آسمان کی جانب دیکھا، گویا جواب آسمان کے نیلے رنگ پر لکھا ہوا ہو اور مخاطب ہوا: مُلا اختر منصور اپنے زمانہ طالب علمی ہی سے جہاد کا شہسوار رہا ہے، ایک ایسا طالب علم جو میدان میں جاتا تو دشمن کی صفوں میں ہلچل مچاتا اور واپس آتا تو پھر ایک طالبعلم کی طرح اپنے اساتذہ کے سامنے دوزانوں بیٹھا رہتا۔ مُلا اختر منصور وہ ہے جو دشمنوں کے خلاف لڑتا ہوا کئی بار موت کو شکست دے چکا، اس قدر زخمی ہوا کہ پورے جسم پر تیرہ بڑے زخم آئے، قید ہوئے مگر جب لوٹے تو پھر سے شیر کی طرح چنگھاڑتے میدانوں میں نظر آئے۔ دیکھو ان کی قیادت میں اللہ کے مجاہد بکھرے نہیں بلکہ صلیبی اتحاد کو کس قدر دھچکے دیے ہیں، وہ جو کل بغل میں منہ دیئے رو رہے تھے اب بلک بلک کر رو رہے اور کراہ رہے ہیں۔ اور دوسرا جواب اب مل چکا ہوگا، کہ وہ شیر تو گر چکا مگر اس کا نظریہ اور جھنڈا تیسرے جاں نثار کے ہاتھ میں آ چکا۔ کفر اب خیر منائے کہ فتح ان شاء اللہ قریب ہے، بہت قریب۔

منصور من اللہ............ملا اختر محمد منصور شہیدؒ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”فاولٰئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا“ (النساء)

”وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، وہ نبی اور صدیق اور شہید اور صالح ہیں اور یہ رفیق کیسے اچھے ہیں۔“

اس آیت مبارکہ کے ذیل میں حضرات مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ شہادت کا مقام نبوت کے مقام سے تیسرے درجے پر ہے جبکہ ایک حدیثِ صحیح میں یہ بھی آیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام شہید (مخصوص) سے صرف درجۂ نبوت کی وجہ سے افضل ہیں۔

شہادت ایک عظیم رتبہ اور بہت بلند مقام ہے جو قسمت والوں کو ملتا ہے اور وہی خوش قسمت اسے پاتے ہیں جن کے مقدر میں ہمیشہ کی کامیابی لکھی ہوتی ہے۔ اس لیے قرآن مجید فرقان حمید نے شہید کو ”مردہ“ کہنے پر پابندی لگا دی کہ اصل زندگی تو ہے ہی شہداء کی اس لیے کہ شہید کی شہادت سے نہ اس کا ”کام“ اور نہ ہی اس کا ”مشن“ رکتا ہے بلکہ اس کے مقدس خون کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ”مشن“ کو جلا بخشتے ہیں۔ خصوصاً تحریکوں، لشکروں کے امیر کی شہادت کی صورت میں جہاں اس ”امیر“ کی شہادت میں خود ان کے لیے نبوت کے بعد بلند درجہ ومقام نصیب ہوتا ہے وہاں پیچھے رہ جانے والوں کا امتحان، اطاعت، ثابت قدمی، صبر و تحمل اور اپنے ”مشن“ سے اخلاص جانچا جاتا ہے اور اگر پیچھے رہ جانے والے اس کڑے امتحان پر پورے اترتے ہیں تو تحریکوں اور لشکروں کے امیر کی شہادت کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ ان کا ایسا نعم البدل امت کو عطا فرماتے ہیں کہ جو پہلے امیر کی بنسبت اپنے ”دشمن“ کی آنکھ کو زیادہ چبھتا ہے۔ آیئے! صحابہ کرامؓ جنکو ہمارے لیے مشعل راہ بنایا گیا ہے ان کی زندگی کے ایک محیر العقول واقعہ سے اسی نکتے کو سمجھتے ہیں اور پھر آج کے ”میر مجلس“ کے تذکرے سے اپنے قلب ونظر کو منور کرتے ہیں۔

”موتہ“ ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے۔ یہاں ۸ھ میں کفر واسلام کا وہ عظیم الشان معرکہ ہوا جس میں ایک لاکھ لشکر کفار سے صرف تین ہزار جانثار مسلمانوں نے اپنی جان پر کھیل کر ایسی معرکہ آرائی کی کہ یہ لڑائی تاریخ اسلام میں ایک تاریخی یادگار بن کر قیامت تک باقی رہے گی اور اس جنگ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بڑی بڑی اولوالعزم ہستیاں شرفِ شہادت سے سرفراز ہوئیں۔

اس جنگ کا سبب یہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ”بصریٰ“ کے بادشاہ یا قیصر روم کے نام ایک خط لکھ کر حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ روانہ فرمایا۔ راستہ میں ”بلقاء“ کے بادشاہ شرحبیل بن عمرو غسانی نے جو قیصر روم کا باجگزار تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قاصد کو نہایت بے دردی کے ساتھ رسی میں باندھ کر قتل کر دیا۔ جب بارگاہ رسالت میں اس حادثہ کی اطلاع پہنچی تو قلب مبارک پر انتہائی رنج وصدمہ پہنچا۔ اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تین ہزار مسلمانوں کا لشکر تیار فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے سفید رنگ کا جھنڈا باندھ کر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا اور ان کو اس فوج کا سپہ سالار بنایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر سپہ سالار ہوں گے اور جب وہ بھی شہادت سے سرفراز ہو جائیں تو اس جھنڈے کے علمبردار حضرت عبداللہ بن رواحہ ہوں گے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ان کے بعد لشکر اسلام جس کو منتخب کرے وہ سپہ سالار ہوگا۔

احادیث کی کتب میں رسول اللہ ﷺ کے وہ غم انگیز الفاظ محفوظ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے تینوں قائدینِ معرکہ کے شہادت کی خبر دیتے ہوئے فرمائے تھے کہ: اخذ الرایة ”زید بن حارثه“ فقاتل بها حتیٰ قتل شهیدا ... ”ثم اخذها ”جعفر“ فقاتل بها، حتیٰ قتل شهیدا ... ثم اخذها ”عبدالله بن رواحه“ فقاتل بها، حتیٰ قتل شهیدا“

سنگِ میل — عبدالحفیظ امیر پوری — amerpuri@yahoo.com

”زید بن حارثہ نے پرچم پکڑا اور وہ لڑتے رہے حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے۔ پھر پرچم جعفر نے پکڑا اور وہ بھی لڑتے رہے حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے۔ پھر پرچم عبداللہ بن رواحہ نے تھاما اور لڑتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہادت پا گئے۔“

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

”ثم اخذ الرایة سیف من سیوف الله ففتح الله علیٰ یدیه“

”پھر پرچم اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے تھاما اور اللہ نے اس کے ہاتھوں فتح عطا فرما دی۔“

یہ تینوں کمانڈر اسی ترتیب سے اس خوفناک جنگ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

آخری کمانڈر کے شہید ہو کر زمین پر گرنے کے بعد حضرت ثابت بن اقرمؓ جلدی سے جھنڈے کی طرف بڑھے اور اسے داہنے ہاتھ میں تھام کر لشکرِ اسلام کے وسط میں بلند کر دیا تا کہ مسلمانوں کی صفوں میں کوئی بددلی نہ پیدا ہونے پائے۔

حضرت ثابتؓ نے جھنڈے کو تھامتے ہی یہ کہتے ہوئے فوراً اسے حضرت خالد بن ولیدؓ کی طرف بڑھا دیا کہ: ”اے ابوسلیمان! پرچم پکڑ لیجیے!“

جناب خالدؓ بن ولید اس وقت لشکر کی کمان سنبھالتے ہیں جب لڑائی اپنے انجام کے قریب پہنچ رہی ہے اور مسلمانوں کی شہادتیں بہت ہو چکی ہیں، ان کے بازو کٹ چکے ہیں، لشکرِ روم اپنی بے حساب کثرت کے بل بوتے پر تباہی بھی پھیلا رہا ہے اور مسلسل کامیابی بھی حاصل کرتا دکھائی دے رہا ہے۔

سیف اللہ آگے بڑھتے ہیں۔ پورے میدانِ جنگ پر عقاب جیسی نگاہ ڈالتے ہیں اور روشنی جیسی تیزی سے فوراً منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جنگ جاری ہے اور اسی دوران لشکر کو کئی ٹولیوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ پھر ہر ٹولی کو اس کی مہم اور ذمہ داری سونپتے ہیں یہاں تک کہ لشکرِ روم کی صفوں میں بہت بڑا شگاف ڈال دیتے ہیں جس کے درمیان سے مسلمانوں کا لشکر بسلامت گزر جاتا ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا لشکر کے ”امراء“ کی پے در پے شہادت کے باوجود باقی ماندہ لشکر کی ثابت قدمی، اطاعت اور ”مشن“ سے وابستگی کہ کسی ایک صحابی نے بھی ایک لحظہ کے لیے جہاد سے ہاتھ نہیں روکا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ کی اس اطاعت گزاری کا یہ انعام عطا فرمایا کہ ایسا قائد عطا فرمایا کہ جس کی ”ہیبت“ سے کفر اپنے مضبوط محلوں میں بیٹھ کر بھی خود کو غیر محفوظ سمجھتا تھا۔

امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد کفر نے سمجھا کہ اب وہ یہ جنگ جیت گئے اور اپنے مؤثر ہتھیار ”میڈیا“ کے ذریعے بددلی پھیلانی شروع کر دی کہ طالبان اندرونی اختلافات کا شکار ہو گئے ہیں اور نئے امیر کے انتخاب میں دو گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی تیاریوں میں ہیں، شائد بہت جلد پورے ملک میں طالبان کی آپس میں لڑائیاں شروع ہو جائیں۔

میڈیا پر ایسا تاثر قائم کیا گیا کہ اب افغانستان میں جاری جنگ میں کمی واقع ہو گی اور کئی طالبان دشمن کے ساتھ لڑائی سے دستبردار ہو جائیں گے۔ لیکن الحمدللہ! دشمن کی یہ تمام کوششیں مکمل طور پر ناکام ہو گئیں، امارت اسلامیہ میں پھوٹ ڈالنے کے ناپاک عزائم اور ساری امیدیں خاک میں مل گئیں ہیں۔

تحریک طالبان جسے حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس نہج پر پہنچا گئے تھے کہ ان کی شہادت کے بعد الحمد للہ مکمل شرعی طریقے پر طالبان کے رہبری شوریٰ، اہم ترین قیادت اور شیوخ اور ان کے اکابر علماء نے جو سب کے سب علمی اور جہادی تجربات رکھنے والے لوگ ہیں مکمل شرعی طریقۂ انتخاب ”ترشیح، انتخاب اور بیعت“ کے ذریعے امارت اسلامیہ کے نئے امیر کی حیثیت سے ملا اختر محمد منصور کا انتخاب کیا۔

امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے ملا اختر محمد منصور کے انتخاب کے بعد رہبری شوریٰ کے ارکان، امارت اسلامیہ کے تمام کمیشن کے سربراہان، عدالتوں کے مرکزی ذمہ داران، عسکری کمانڈروں اور افغانستان کے 34 صوبوں کے صوبائی رہنماؤں، عسکری کمیشن کے ذمہ داران، ملک کی علمی، قومی، جہادی، سیاسی اور ثقافتی شخصیات اور امارت اسلامیہ کے تمام مسلح مجاہدین نے یک آواز نئے امیر سے بیعت کا اعلان کر دیا۔

ملا اختر منصور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس انتخاب کو اپنی خداداد صلاحیت سے درست ثابت کر دیا۔ 23 اپریل 2013ء سے لے کر اپنے یومِ شہادت (21 مئی 2016ء) تک حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح قیادت فرمائی اور دنیاوی ترقی اور ٹیکنالوجی کے علمبردار نیٹو کی آنکھوں میں جھول جھونکتے رہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت کاملہ تھی اور پھر وقتِ موعود پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں ان کی ان خدماتِ جلیلہ کا بہترین بدلہ دینے کے لیے اپنے پاس بلا لیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت ملا اختر منصور رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کو قبول فرمائیں اور انہیں امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائیں اور نئے امیر ملا ہیبت اللہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیش رووں کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے ”مشن“ (امارت اسلامیہ کے قیام) کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

اللهم أعز الاسلام والمسلمین، وأذل الشرک والمشرکین، ودمر أعداءک أعداء الدین. اللهم انصر من نصر الدین، واخذل من خذل عبادک المؤمنین. (آمین یا رب الشهداء والمجاهدین)

☆......☆......☆

ملا اختر محمد منصور شہیدؒ......قیادت سے شہادت تک

یہ حقیقت ہے کہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات تاریخ اسلام کے بڑے سانحات میں سے ہے، امارت اسلامیہ ان کی وفات کو اپنی لئے ایک عظیم حادثہ سمجھتی ہے، ان کے جانے سے پیدا ہونے والی خلاپُر ہونے میں شائد بہت دیر لگے گی۔ ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی خبر اس وقت سامنے آئی تھی جب امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے ہاتھوں صلیبی اتحادیوں کی شکست کے دن آ پہنچے تھے۔ ان حالات میں واقعی امیر المؤمنین کی رحلت کی خبر مسلمانوں پر کوہ گراں بن کر گری اور پھر اس دکھ، غم اور فکر میں اس وقت اور بھی اضافہ ہوا جب دشمن نے اس حادثہ سے فائدہ اٹھانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ امارت اسلامیہ کی دیواروں میں دراڑیں ڈالنے، قوم کے اعتماد کو متزلزل کرنے، پوری دنیا کے مسلمانوں کو تشویش اور ناامیدی میں مبتلا کرنے کے لئے دشمن نے اپنی غلام میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے انتہائی غلط پروپیگنڈے کیئے۔

کبھی کہتے کہ ملا محمد عمر (رحمہ اللہ) کی وفات سے طالبان کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کبھی نہیں ہو پائے گا، کبھی کہا جاتا کہ طالبان اندرونی اختلافات کا شکار ہو گئے ہیں اور نئے امیر کے انتخاب میں دو گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی تیاریوں میں ہیں، شاید بہت جلد پورے ملک میں طالبان کی آپس میں لڑائیاں شروع ہو جائیں۔ بعض نے تو جھوٹ اور غلط پروپیگنڈوں کی انتہا کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ زابل کے ایک ضلع میں طالبان ایک دوسرے سے مشت و گریباں ہیں، امارت اسلامیہ کے مجاہدین ان لوگوں سے برسر پیکار ہیں جنہوں نے نئے امیر کی بیعت سے انکار کیا ہے اور اس سلسلے میں شہادتیں بھی ہوئی ہیں۔ حالانکہ اس مفتوحہ ضلع میں نہ تو مجاہدین کے درمیان اختلافات تھے اور نہ ہی کسی لڑائی جھگڑے کا نام ونشان۔

چند نام نہاد مبصرین اور خود ساختہ تجزیہ کاروں نے یہ بھی کہا کہ اب افغانستان میں جاری جنگ میں کمی ہو واقع ہو گی اور کئی طالبان دشمن کے ساتھ لڑائی سے دستبردار ہو جائیں گے۔ لیکن الحمدللہ! دشمن کی یہ تمام کوششیں مکمل طور پر ناکام ہو گئیں ہیں، امارت اسلامیہ میں پھوٹ ڈالنے کے ناپاک عزائم اور ساری امیدیں خاک میں مل گئیں ہیں۔

اس بات میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ امیر المومنین رحمہ اللہ دور حاضر کی وہ شخصیت تھیں جنہیں صرف افغانستان کی عوام نہیں بلکہ پوری دنیا کے مخلص مسلمانوں کے ہاں وہ مقام ومرتبہ حاصل تھا جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ انہوں نے شریعت کے احکامات پر پابندی، غیر متزلزل قیادت، خدا پرستی، شجاعت و بہادری، دیانتداری، ایفائے عہد، حق بات پر قائم رہنے، امانت داری، جہادی اہداف کے ساتھ وفاداری، عدل وانصاف، اپنی رعایا پر رحم و کرم، مسلمانوں کی ہمدردی اور غمخواری، انسان دوستی، دشمن کے مقابلے میں عزم مصمم، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل واعتماد اور تعلق مع اللہ کے ایسے زریں اور سنہرے باب قائم کئے ہیں اور تاریخ میں اپنے لئے ایسا مقام پیدا کر لیا ہے، جس پر مسلمان رہتی دنیا تک فخر کریں گے اور ان کے تاریخی کارناموں کو یاد رکھیں گے۔

وہ کوئی عام انسان نہیں تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی عظمت، شان وشوکت اور اوصاف حمیدہ سے نوازا تھا جو واقعی انہیں کا حصہ تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسی شخصیت جس کے کمالات، اوصاف اور کارناموں کی مثال اس کے ہم عصروں میں ملنا مشکل ہو، کی رحلت امارت اسلامیہ کے لئے نقصان ہے لیکن ایسا بھی نہیں کہ یہ نقصان ناقابل تلافی ہو۔ وہی رب کائنات! جس نے انہیں پیدا کیا تھا اور یہ ساری صفات وکمالات ان میں رکھی تھیں، اب بھی ہے اور قادر ہے کہ ان کی رحلت پر ان جیسا صاحب کمال بلکہ ان سے بھی بہتر پیدا کرے اور دنیا کے لئے خیر وبھلائی کا باعث بنائے۔

ایسا خدشہ کبھی پیدا نہیں ہوا کہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد خدانخواستہ امارت اسلامیہ کی عمارت کو نقصان پہنچے گا، یا دشمن اور اس کی کٹھ پتلیوں کے خلاف جاری مقدس جہاد رک جائے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے امارت اسلامیہ کے باغ میں جو پودے لگائے تھے اور انہیں اپنے خون سے سینچا تھا اب الحمدللہ وہ ہر پودا اپنی جگہ ایک تناور درخت بن چکا ہے جسے اپنی جگہ سے اکھاڑنا تو در کنار ہلانا بھی خزاں کے بس میں نہیں۔ امارت اسلامیہ کا ہر ہر فرد امیر المومنین رحمہ اللہ کے فکر اور مشن کا سچا وفادار ہے اور شریعت کے مطابق ان کے نقش قدم پر چلنے ہی میں اپنی کامیابی وکامرانی یقینی سمجھتا ہے۔

یہی وہ حضرات تھے جنہوں نے گزشتہ تیرہ، چودہ برسوں سے امیر المومنین رحمہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں دنیا کی سب سے بڑی کفری اتحاد کے مقابلے میں کامیابی کے ساتھ اپنی مقدس جنگ بھی جاری رکھی اور امارت اسلامیہ کی نظم ونسق اور وحدت کو بھی قائم رکھا۔ جب امیر المومنین رحمہ اللہ کی وفات کا اعلان کیا گیا تو حالات کی سنگینی اور دشمن کی ریشہ دوانیوں کے باوجود بہتر طریقے، سمجھداری اور کامل احتیاط کے ساتھ لوگوں کو اس نئے امیر پر جمع کیا جن پر امیر المومنین رحمہ اللہ کو سب سے زیادہ اعتماد تھا اور جنہیں انہوں نے سب سے زیادہ اہل سمجھتے ہوئے اپنی زندگی ہی میں اپنا نائب اور جانشین بنالیا تھا۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انہوں نے امارت اسلامیہ کی دیواروں میں دراڑ پڑنے سے بچالیا۔ کفر کی ساری خوشیاں کافور ہو گئیں۔ امت مسلمہ کو حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کا ایسا سچا اور خالص جانشین ملا کہ جنہوں نے بہت حد تک اس خلا کو پُر کیا جو ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ چھوڑ کر گئے تھے۔

نشترِ قلم — زبیر طیب — Nishtareqalam@gmail.com

امارت اسلامیہ افغانستان نے جن کے ہاتھ پر بیعت کی ان کا نام امیر المومنین ملا اختر محمد منصور (شہیدؒ) تھا۔

افغان قوم اور پوری امت مسلمہ مطمئن ہو گئی اور دشمن کے غلط پروپیگنڈوں پر کان دھرنے بند کر دیئے۔ ملا صاحب نے آتے ہی ببانگ دہل اعلان کیا وہ جب تک زندگی ہے تب تک جہاد کرتے رہیں گے۔ مفادات اور شہرت کے لئے نہیں بلکہ حکم الٰہی، دین کی حفاظت، ملک وملت کی دفاع، غاصب قوتوں سے وطن عزیز کی آزادی اور یہاں خالص اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے۔ اور ان شاء اللہ جب تک یہ اہداف حاصل نہیں ہو پاتے تب تک یہ جہاد جاری وساری رہے گا۔

ہر رہنما اور قائد کے لیے دیگر خصوصیات کے ساتھ با تدبیر ہونا اور مدبرانہ فیصلے کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ خصوصا وہ رہنما، جن کے ذمہ امت مسلمہ کی قیادت اور رہنمائی ہو۔ نئے امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور کا انتخاب اس وقت سامنے آیا، جب حالات انتہائی حساس اور تبدیلی کی جانب رواں دواں تھے۔ جہادی تحریک کی لہریں تیز ہو چکی تھیں۔ فتوحات کا سلسلہ تیز تھا۔ امارت اسلامیہ کے دشمنوں نے اختلافات اور تفرقہ بازی کی انتہائی نیچ کوششیں کیں۔ جارحیت پسندوں کی جارحیت تزلزل کا نشانہ بن رہی تھی۔ یہ لوگ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کی حالت سے دوچار تھے۔ کٹھ پتلی انتظامیہ کو اپنا انجام نظر آ رہا تھا۔ اس لیے اسے خطے میں نئے معاونین اور اتحادیوں کی تلاش تھی۔ ایسے حالات میں خطے کو ہر طرف سے نئے سلسلوں اور تبدیلیوں کا سامنا تھا۔ اس لیے ہر فریق کو ایسے حالات میں مدبرانہ اور محتاط اقدامات کی ضرورت تھی۔ لہذا قیادت کو اس حوالے سے سنجیدہ مؤقف اپنانا اور اس پر عمل کرنا ضروری تھا۔ جو ایک طرف مجاہدین کو متحد اور منظم رکھ کر عسکری پیش قدمیاں جاری رکھے اور دوسری طرف خطے کے حالات کو اس طریقے سے ہینڈل کرے، جس سے دشمن فائدہ نہ اٹھا سکے۔ ان حالات کے پیش نظر امارت اسلامیہ کے امیر ملا اختر محمد منصور شہیدؒ اپنے انتخاب کے بعد سے شہادت تک کے بہت کم عرصے میں مخلص اور وفادار ساتھیوں کے تعاون سے صحیح رہنمائی کرنے میں کامیاب رہے۔ بے شمار کامیابیاں حاصل کیں اور اپنی قیادت کا مدبرانہ پہلو ثابت کر دکھایا۔ ذیل میں چند نکات کا ذکر کیا جاتے ہے:

1۔ اتحاد واتفاق کا قیام: چوں کہ اتحاد و اتفاق ہر کسی کے لیے پہلا اور ضروری اصول ہے۔ کوئی معاشرہ اتفاق کے بغیر چلا نہیں سکتا۔ اسی لیے امارت اسلامیہ کی نئی قیادت نے مجاہدین کے درمیان خصوصی طور پر اور پوری امت مسلمہ کے درمیان عمومی طور پر اتحاد کے قیام کے لیے بہت کوششیں کی ہیں۔ ملا منصور شہیدؒ کے انتخاب کے بعد بیعتوں کا تسلسل، منظم طریقے سے ان بیعتوں سے مسلمانوں کو باخبر کرنا اور پھر ملا صاحب کی جانب سے ان بیعتوں کا قبول کرنا، ایک بار پھر تمام مجاہدین، مخلص مسلمانوں اور امارت اسلامیہ کے حامیوں کو ایک امیر کی قیادت میں جمع کر دیا۔ دشمن نے امارت کی تقسیم کے بارے میں جو امیدیں قائم کی تھیں، وہ سب خواب ہی رہ گئیں۔ کچھ محدود اور گنتی کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں نے نئے امیر المؤمنین کی بیعت کر لی۔ اس طرح امارت اسلامیہ کی قوت اور اہمیت برقرار رہی اور مجاہدین آئندہ کے لیے مزید پُر عزم ہو گئے۔

2۔ جہادی فتوحات: ملا منصور شہیدؒ کی نئی قیادت اس بات میں کامیاب رہی کہ مجاہدین کو کم ترین عرصے میں منظم کرے۔ نئی اور بڑی فتوحات کے لیے آپریشن کا پلان بنائے۔ دشمن کے خلاف پیش قدمی کرے۔ جنگ کے محرکات اور کنٹرول ہاتھ میں لے۔ مسلسل کامیابیوں سے دشمن کی جنگی حوصلہ ختم کرے اور بالآخر مفتوحہ علاقے کا تحفظ کرے۔ حال ہی میں مجاہدین کی بے مثال فتوحات قابل ذکر ہیں۔ کسی نے نہیں سوچا تھا کہ اتنے قلیل عرصے میں دشمن کے حملوں کے باوجود مجاہدین اتنی اہم کامیابیاں حاصل کر پائیں گے۔ اتنے اہم اسٹریٹجک خطے کنٹرول میں لے آئیں گے۔ جارحیت پسندوں کے حالیہ اعداد وشمار کے مطابق کابل انتظامیہ کے فوجیوں میں ہلاکتوں کی تعداد گزشتہ سال کی بہ نسبت بڑھ گئی ہے۔ یہی عسکری دباؤ ہے، جس کی وجہ سے دشمن کو اس قدر بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا گیا ہے کہ اب بلا مزاحمت بھی علاقے خالی کرتے جاتے ہیں۔ کابل انتظامیہ کے حکام جنگ سے اُکتا چکے ہیں۔ ان تمام باتوں سے مجاہدین کی کامیابی اور نئی قیادت کے مدبرانہ اقدامات کا پتہ چلتا ہے۔

3۔ داخلی اصلاحات: امارت اسلامیہ کی نئی قیادت نے دیگر اہم موضوعات کے ساتھ ساتھ مجاہدین کی داخلی اصلاحات پر خصوصی توجہ دی ہے۔ کوئی ایک جہادی صف شرعی اصولوں کی رعایت رکھے بغیر کوئی پیش رفت اور پیش قدمی نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور امت مسلمہ کا اعتماد صرف اور صرف شرعی اصولوں کی پاس داری سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

4۔ عوام سے اچھے تعلقات: ملا منصور شہیدؒ کی نئی قیادت کے آنے سے عوام مجاہدین کے بہت قریب آئے ہیں۔ عوام نے مجاہدین سے اپنے تعاون کا کھل کر آغاز کر دیا ہے۔ مجاہدین کی موجودہ کامیابی کا راز بھی عوام کا تعاون ہے۔ قندوز کی فتح کے دنوں میں حکام نے بہت جلد اعتراف کیا کہ عوام طالبان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ وہ مجاہدین کو گھروں میں ٹھکانے اور کھانا فراہم کرتے ہیں۔ عوام کا تعاون مجاہدین کے ساتھ بڑھ رہا ہے، جس کی اہم وجوہات مجاہدین کی جانب سے عوام سے اچھے تعلقات، اچھا سلوک، فسادات اور جنگوں کا خاتمہ اور شریعت پر عمل کرنا ہیں۔ نئی قیادت بھی ہمیشہ مجاہدین کو تاکید کرتی رہی ہے کہ عوام سے اچھا سلوک کریں۔ موجودہ وسائل کے اندازے سے ان کی خدمت کریں۔

5۔ مصالحت کے بارے بات چیت: چونکہ مصالحت اور مذاکرات کے نام پر دشمن انتہائی غلط پروپیگنڈا کرتا اور تشویش ناک خبریں نشر کرتا ہے، اسی لیے ملا منصور شہیدؒ نے اس حوالے سے ایک واضح مؤقف اپنایا ہے۔ تمام مسلمانوں اور مجاہدین کو اطمینان دلایا ہے کہ کبھی بھی دین کا سودا نہیں کریں گے۔ ہمارا آخری ہدف شرعی نظام کا قیام ہے۔ دشمن کے پروپیگنڈے اور تشویش آمیز باتوں پر توجہ نہ دی جائے۔ امارت اسلامیہ اگر کسی سے مذاکرات کرے گی تو وہ مسلمانوں سے خفیہ نہیں رکھے جائیں گے۔ ان مذاکرات میں شرعی اصولوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی مذاکرات کے ذریعے شرعی نظام کے نفاذ پر تیار ہو جائے تو ہمیں خوشی ہو گی۔ امارت نے سیاسی شعبہ میں منظم فعالیت کے لیے سیاسی دفتر قائم کیا ہے۔ سیاسی شعبے کے تمام امور اسی دفتر سے وابستہ ہیں۔ یہ دفتر علماء اور دانش وروں کی قیادت میں شریعت کی روشنی میں اپنی کارکردگی آگے بڑھاتا ہے۔

6۔ قندوز کی فتح کے سلسلے میں: امارت اسلامیہ نے مدبرانہ طریقے سے قندوز کی فتح کے لیے منظم پلان مرتب کیا۔ مجاہدین کو منظم کیا، جنگی کمانڈروں کی قیادت میں ان کی رہنمائی کی۔ فتح کے بعد قیادت نے مجاہدین کے لیے اصول وضع کیے اور کابل انتظامیہ میں کام کرنے والے تمام افراد کے لیے ذمہ داریاں چھوڑ دینے کی صورت میں عام معافی کا اعلان کر دیا۔ مجاہدین نے دشمنوں کے ہر قسم کے حملوں اور دباؤ کے باوجود قندوز شہر کو دو ہفتوں تک اپنے کنٹرول میں رکھا، مگر قندوز شہر کے اندر لڑائی کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ اس جنگ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا تھا۔ دشمن نے بمباری کرتے ہوئے عوام کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ اسی لیے امارت اسلامیہ کی قیادت نے مجاہدین کو شہر سے عقب نشینی کا حکم دیا۔ قندوز کی فتح کے منظم سلسلے نے دشمن کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ امارت کی قوت اور بہترین قیادت کا اعتراف کرے۔

7۔ فسادات کا خاتمہ: جس طرح امارت اسلامیہ کے بانی امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے جہاد کا آغاز ان شرپسندوں کے خلاف کیا تھا، جنہوں نے کمیونزم کی شکست کے بعد اقتدار کی خاطر آپس میں لڑائیاں شروع کر دی تھیں، ملا منصور شہیدؒ کی نئی قیادت نے بھی شرپسندوں کے خلاف ایسا ہی کام کیا ہے۔ کچھ لوگوں نے زابل اور ننگر ہار میں حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کی وفات کے بعد امارت اسلامیہ سے بغاوت کا اعلان کیا تھا۔ مذکورہ علاقوں میں مجاہدین سے جنگوں کا آغاز کیا۔ ملا صاحب نے ان بغاوتوں کا قلع قمع کیا۔

حالیہ پیش رفت: سردیاں ہونے کے باوجود جہادی تحریک کی رفتار سست ہونے کے بجائے دن بدن گرم ہوتی جا رہی ہے۔ دشمن کے اہم مراکز پر فدائی حملوں کے علاوہ مجاہدین نے حال ہی میں دشمن کو آمنے سامنے کی کاروائیوں میں بھی شکست دی ہے۔ جس کی زندہ مثال ہلمند کے ضلع سنگین اور خانشین اور صوبہ فراہ کے ضلع گلستان کی فتوحات ہیں۔ دشمن نے اپنی پوری طاقت اور قوت سے ان علاقوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی، مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ رواں سردیوں میں تیز تر جہادی تحریک مجاہدین کے قوی عزم اور نئی قیادت کی مدبرانہ رہنمائی کا مظاہرہ کرتی ہے۔

یہ وہ چند نکات تھے جو ثابت کرتے ہیں کہ ملا منصور شہیدؒ نے اپنی امارت کے سخت ترین دور میں کیسے مدبرانہ فیصلے فرمائے اور دنیا کے سخت ترین محاذ پر رہتے ہوئے ملا عمر مجاہدؒ کی جانشینی کا حق ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شہادت کو قبول فرمائے اور تمام امت مسلمہ کی جانب سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین



امیر المؤمنین ثانی شہید رحمۃ اللہ علیہ

مفتی عبید الرحمن صاحب

کچھ عرصہ قبل دنیا نے یہ اعلان سنا تھا..... امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے اور ان کی جگہ امیر المؤمنین حضرت ملا اختر محمد منصور کو ''امیر'' بنا دیا گیا ہے..... آج دنیا یہ اعلان سن رہی ہے کہ حضرت ملا اختر منصور بھی ''شہادت'' کا تاج سجائے اپنے سرخیل اور اپنے قائد کے پاس جا پہنچے ہیں..... انا للہ وانا الیہ راجعون..... بے شک یہ دنیا فانی ہے..... اس دنیا میں کسی کو نہیں رہنا..... جانے والے تو اپنا کام پورا کرکے اور اپنی ذمہ داری نبھا کر اس کا بدلہ پانے شاداں وفرحاں چلے جاتے ہیں..... پر پیچھے والوں کو امتحان میں ڈال جاتے ہیں..... بالخصوص ایسے لوگ جن کے بارے میں کسی نے کہا تھا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ایسے لوگ جب داغ مفارقت دے کر جاتے ہیں..... تو دنیا دہل جاتی ہے..... قومیں لرز جاتی ہیں..... لیکن اللہ کا قانون اٹل ہے..... اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی..... سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شہید ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا..... سعد کی موت پر اللہ کا عرش بھی ہل گیا اور فرمایا: سعد کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے..... ان سب سعادتوں کے باوجود..... اتنے بلند رتبے کے باوجود انہیں موت سے چھٹکارا نہ مل سکا..... امیر المؤمنین ثانی حضرت ملا اختر محمد منصورؒ نے بھی بالآخر جانا تھا..... سو وہ چلے گئے..... اللہ پاک ان کی شہادت کو قبول فرمائیں..... انہیں مغفرت کا اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں..... اور ان کے پاکیزہ لہو سے فدائیوں کا لشکر اٹھائیں..... اور ان کی قربانی کو قبول فرما کر ان کے مشن اور تحریک کو شاندار کامیابی سے ہمکنار فرمائیں..... ایسی شاندار کامیابی اور ایسی کامل ترین فتح وسرفرازی کہ جس سے دنیا کی آنکھیں خیرہ ہوجائیں..... ایمان والون کے چہرے کھلکھلا اٹھیں..... اور دشمن کے چہرے جل کر سیاہ ہوجائیں۔ آمین ثم آمین.....

امیر المؤمنین حضرت ملا اختر محمد منصورؒ کی قربانیوں کا دائرہ بہت وسیع ہے.....۱۹۷۸ء میں جب سوویت یونین افغانستان پر حملہ آور ہوا تو اس وقت آپ کی عمر دس برس تھی..... اور آپ ابتدائی تعلیمی مراحل سے گزر رہے تھے..... یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ہر بچہ کھیل کود کا رسیا ہوتا ہے یا پھر پڑھائی میں مصروف ہوتا ہے..... لیکن جنگ نے آپؒ کو زیادہ دیر نہ پڑھنے دیا اور نہ ہی بچپنے کے شوق پورے کرنے دیئے..... چنانچہ ۱۹۸۵ میں محض ۱۷ سال کی عمر میں آپ نے کتابیں رکھیں..... اور اسلحہ تھام کر دشمنان ملک وملت سے نبرد آزما ہونے کیلئے قندھار کے ضلع پنجوائی کے علاقے پاشمول سے کمانڈر قاری عزیز اللہ کی زیر کمان جہاد کا آغاز کیا..... جو ۲۰۱۶ کے مئی میں آپؒ کی شہادت پر منتج ہوا.....۳۱ سال کے اس دور جہاد میں آپؒ دوبار زخمی ہوئے اور ایک بار گرفتار بھی ہوئے..... اپنی اس جہادی زندگی میں جہد مسلسل اور انتھک محنت کرکے آپ آگے بڑھتے چلے گئے اور بڑوں کا اعتماد حاصل کرتے چلے گئے..... اس دوران آپ کئی اہم ذمہ داریوں پر بھی فائز کیے گئے..... چنانچہ قندھار کی فتح کے بعد قندھار کی ائرفورس اور قندھار کے فضائی دفاع کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی..... اور جب کابل فتح ہوا تو آپؒ کو باقاعدہ فضائیہ اور سیاحت کا امیر بنا دیا گیا..... آپؒ نے اپنی اس وزارت کا حق ادا کیا اور آخری ہچکیاں لیتی افغان عسکری فضائیہ اور ٹرانسپورٹ فضائیہ دونوں کو پھر سے بحال کیا..... جس کے نتیجہ میں ایک طرف تو محاذوں پر برسر پیکار مجاہدین کو فضائی راستوں سے فوری کمک ملنا شروع ہوگئی اور دوسری طرف سالوں بعد افغان حاجیوں کو اپنی ائر لائین ''آریانہ ائر لائن'' کے ذریعہ سفر کی سہولت میسر ہوئی.....۲۰۰۱ء میں امریکی یلغار کے نتیجے میں جب ایک بار پھر افغان قوم ایک نئی جنگ میں دھکیل دی گئی تو یہ وہ وقت تھا جب طالبان مجاہدین شدید مشکلات کا شکار ہوگئے..... امارت ختم ہوگئی..... شہادتوں اور گرفتاریوں کا بازار گرم ہوگیا اور ہر طرف بارود کی بو پھیل گئی..... مجاہدین کو ایک طرف خود کو محفوظ بھی کرنا تھا اور دوسری طرف اس یلغار کا مقابلہ بھی..... سختی اور تنگی کے ان حالات میں اللہ پاک نے آپ سے بہت کام لیا..... حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمرؒ کی طرف سے آپ کو نہ صرف طالبان کی رہبری شوریٰ کا رکن بنایا گیا بلکہ قندھار کا پورا محاذ آپ کے سپرد کر دیا گیا..... قندھار نیٹو افواج کا مضبوط گڑھ تھا..... آپؒ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے ان کے خلاف ایسا محاذ گرم کیا کہ دشمن کو دن میں تارے دکھا دیے.....۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۸ء میں قندھار جیل کو توڑ کر ۱۵،۱۵ سو قیدی رہا کرانے کا سہرا بھی آپ کے سر سجا ہے.....

۲۰۱۰ء میں امارت اسلامیہ کے نائب امیر ملا عبد اللہ اخوند کی وفات اور دوسرے نائب ملا برادر کی گرفتاری کے بعد حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمرؒ نے آپ کو اپنا نائب مقرر کیا اور امارت کی مرکزی ذمہ داریاں آپ کو سونپ دیں..... پھر ۲۰۱۳ء میں حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمرؒ کے انتقال کے بعد آپؒ کو طالبان کا ''امیر'' بنا دیا گیا..... لیکن جنگی حکمت عملی کے تحت آپ کی امارت اور امیر المؤمنین حضرت ملا عمرؒ کی وفات کو مخفی رکھا گیا.....

۳۰ جولائی ۲۰۱۶ء کو امیر المؤمنین ملا محمد عمرؒ کی وفات کے باقاعدہ اعلان کے بعد آپؒ کی عمومی بیعت ہوئی اور یوں آپ امارت اسلامیہ کے ''امیر المؤمنین'' بن گئے..... امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمرؒ کی وفات اور آپؒ کی امارت کے اعلان کے بعد بہت سے فتنوں نے سر اٹھایا..... دشمن نے موقع سے فائدہ اٹھا کر مجاہدین کو توڑنے اور آپس میں لڑانے کیلئے پورا زور لگایا..... لیکن اللہ پاک کی توفیق سے آپؒ نے خم ٹھوک کر ان فتنوں اور سازشوں کا مقابلہ کیا..... اور اس مقابلے میں سرخرو ہوکر نکلے..... آپؒ کی شہادت سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے..... لیکن اسلام کی گود کبھی بانجھ نہیں ہوتی..... ایک کے جانے کے بعد اللہ پاک بہت سوں کو کھڑا کر دیتے ہیں..... کل ملا عمرؒ صاحب گئے تھے لیکن کام جاری رہا..... آج ملا اختر چلے گئے..... لیکن کارواں چل رہا ہے..... اور ''نئے میر کارواں'' نے آگے بڑھ کا جھنڈا تھام لیا ہے..... لہٰذا..... دشمنوں کو خوش نہیں ہونا چاہیے کہ ان کا سر کچلنے کے لئے ابھی بہت موجود ہیں.....

دشمنوں سے کہو اپنا ترکش چاہے تو دوبارہ بھر لائے
اس سمت ہزاروں سینے ہیں، اس سمت اگر ہیں تیر بہت

اور مجاہدین کو ہمت اونچی اور حوصلہ جوان رکھنا چاہیے کہ ان کا مولیٰ و مددگار اللہ موجود ہے..... وہ حیّ قیوم ہے..... وہ جبار وقہار ہے..... اور اس نے ''ولینصرن اللہ من ینصرہ'' کا اعلان کرکے اور ''ید اللہ فوق ایدیھم'' کا مژدہ سنا کر تاقیامت مجاہدین کا ہاتھ تھام لیا ہے.....

جی ہاں! ملا عمر کا رب زندہ ہے.....
ملا اختر کا رب زندہ ہے.....

اور اب وہ اپنی ہیبت دشمنوں پر اتارے گا..... اور دشمن کو کوئی بھی ذلت ناک شکست سے نہیں بچا سکے گا..... ان شاء اللہ

☆.....☆.....☆



زمانے کا مرد مجاہد
''ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ''

شفیق الرحمن

اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے..... اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے..... اللہ تعالیٰ ہی رازق ہے..... وہ تو ''ان اللہ علی کل شیء قدیر'' ہیں..... وہ ہر چیز پر قادر ہے..... اسی کے پاس ہی سب اختیارات ہیں..... اسی کے ہاں عزت وذلت کے خزانے ہیں..... وہی موت وحیات مالک ہے..... اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے پاکیزہ دین کی سربلندی کے لئے قبول فرمالیں..... یہ تو اس کا احسان ہے.....

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے دین کی سربلندی اور اشاعت کے لئے ایک ایسی شخصیت کو افق عالم پر ابھارا جس نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے تمام عالم اسلام کو مستفید کیا اور عالم کفر کو ناکوں چنے چبوائے..... ایسی ہستیوں کو دنیا آج تک محبت واحترام کی نظر سے دیکھتی اور یاد کرتی ہے..... ایسی ہستیوں کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کیا جاتا ہے..... تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں جب بھی کافروں نے مسلمانوں پر یلغار کی تو انہیں اپنے مد مقابل کسی نہ کسی ایسے جوان کو ضرور پایا..... جس نے انہیں خاک وخون میں نہلا دیا..... یہ ایسی ہستیاں تھی جنہیں دنیا دیکھ کر رشک کرتی تھی..... انہوں نے وقت کے بڑے بڑے بادشاہوں کے سامنے سر نہیں جھکایا..... وقت کے ظالم جابر حکمران کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کی..... ان اولوالعزم ہستیوں میں سے ایک ہستی امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی بھی تھی.....

آپ رحمہ اللہ ایک عزم جواں لے کر آگے بڑھے اور جہد مسلسل اور بے پناہ قربانیوں سے دشمنان اسلام کے ظالمانہ محاصرے کو نہ صرف توڑ ڈالا بلکہ کافروں کے پھیلائے ہوئے خوف کو خود انہیں کی طرف الٹ دیا اور اہل اسلام کو ''خلافت اسلامیہ'' کا پرسکون سائبان مہیا کر دیا..... جس کے زیر سایہ ہر مسلمان پرسکون طور پر دین پر عمل کرتا تھا.....

لیکن ہر انسان نے ایک نہ ایک دن مر جانا ہے..... خواہ وہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو..... آخر انبیاء علیہ السلام اور خود سرور کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی تو دنیا سے تشریف لے گئے.....

''کل نفس ذائقۃ الموت''

ہر انسان کی موت کا وقت مقرر ہے..... اس وقت سے پہلے اسے کوئی نہیں مار سکتا خواہ وہ کتنا ہی کمزور اور لاچار انسان کیوں نہ ہو..... جب وہ وقت آجائے تو اسے کوئی بچا نہیں سکتا خواہ وہ کتنا ہی طاقتور انسان کیوں نہ ہو..... بے شک موت کا وقت متعین ہے..... اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا..... کروڑوں چاہنے والے موت سے نہیں بچا سکتے..... یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے..... اس سے کسی انسان کو کوئی مفر نہیں..... اس سے کوئی انسان بھاگ نہیں سکتا..... چنانچہ آپ رحمہ اللہ بھی اس دنیا سے چلے گئے..... لیکن دنیا سے جاتے ہوئے ..... ہمیں بے سہارا اور اکیلا نہیں چھوڑا..... بلکہ دنیا سے جاتے ہوئے اپنا تربیت یافتہ مخلص شاگرد..... اللہ والا مخلص ساتھی ہمارے اندر چھوڑ گئے تھے..... جسے دنیا ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ کے نام سے یاد کرتی تھی..... آپ رحمہ اللہ نے بھی اپنے قائد کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے خوب دین کی محنت کی..... دنائے کفر کو ناکوں چنے چبوائے اور فی الوقت آنے پر وہ بھی چہادت کا جام نوش کر گئے..... ''انا للہ وانا الیہ راجعون''

آج ہمارے پیارے امیر المؤمنین حضرت ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ اس دار فانی کو چھوڑ کر..... ہمیشہ رہنے والی جگہ کی طرف روانہ ہوئے..... آپ رحمہ اللہ اس زمانے میں اہل اسلام کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت تھے..... ایسے لوگ بہت ہی کم پیدا ہوا کرتے ہیں..... تاریخ کے دامن میں ایسے اولو العزم لوگ خام خام ہی نظر آتے ہیں..... مجھے یہ بات کہنے میں ذرا بھی تردد نہیں کہ ایک منصف مزاج مؤرخ انہیں نور الدین زنگیؒ اور صلاح الدین ایوبیؒ جیسے فاتحین کی صف میں کھڑا کرنے سے ذرا بھی نہیں ہچکچائے گا..... وہ اخلاص واخفاء، صبر وتحمل، زہد وتقویٰ، للّٰہیت وقناعت، سادگی وتواضع، استغناء وتوکل، غیرت دینی وحمیت اسلامی، عسکریت، فہم وفراست اور حق تعالیٰ کی ذات اقدس پر یقین کامل میں ملا محمد عمر مجاہدؒ کی تصویر تھے.....

اے امیر المؤمنین! ملا اختر محمد منصور آپ کی یاد میں کیا لکھوں؟؟؟.....

دل کو سہارا نہیں.....

آپ کی یادوں کا ایک طوفان دل ودماغ کو زیر وزبر کیے ہوئے .....

اس دور میں آپ ''آیۃ من آیات اللہ'' تھے.....

آپ اسلامی غیرت وحمیت کا چمکتا سورج تھے..... آپ کروڑوں مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز تھے..... آپ ملسمانوں کے لئے ایک سکون اور سائبان تھے..... آپ بے کسوں کا سہارا تھے..... آپ مجاہدین کے دلعزیز امیر تھے..... آپ نامور سپہ سالار تھے..... آپ نور الدینؒ اور صلاح الدین ایوبیؒ، محمد بن قاسمؒ اور دیگر فاتحین اسلام کی یادگار تھے..... آپ زمانے کے فاتحین میں سے تھے..... آپ ملت اسلامیہ کے فخر تھے..... آپ کا ڈراب دشمن کے دلوں پر چھایا ہوا..... آپ دشمنان اسلام پر لٹکتی تلوار تھے..... آپ دنیائے کفر کے لئے خنجر تھے..... اے امیر المؤمنین! ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ آپ کی کس کس ادا کو یاد کریں؟؟؟.....

اے امیر المؤمنین! آپ دنیا سے چلے گئے..... آپ کے چمن کا ایک ایک گل اور ایک ایک پتہ آپ کی یاد میں افسردہ ہے.....

آج امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ لاکھوں چاہنے والوں کو چھوڑ کر اس دنیا سے رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون''.....

کل تک جن کے نام کے ساتھ ''حفظہ اللہ'' کی دعائیں زبان پر آتی تھیں آج ان کو ''رحمہ اللہ'' کی دعا دیتے ہوئے دل لرزنے لگتا ہے..... کل تک جن کی ''درازی عمر'' کی دعائیں مانگتے تھے، آج ان کی ''مغفرت'' کی دعائیں مانگتے ہوئے آنکھیں بھیگ جاتی ہیں.....

آخر میں امیر المؤمنین! حضرت ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں.....

اے پیارے امیر المؤمنین! حضرت ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ آپ کی جرات واستقامت کو سلام.....

اے پیارے امیر المؤمنین! حضرت ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ آپ کے عزم واستقلال کو سلام.....

اے پیارے امیر المؤمنین! حضرت ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ آپ کی قربانیوں اور خدمات کو تا قیامت سلام ہی سلام.....

اے پیارے امیر المؤمنین! ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ آپ کو دنیا یاد رکھے گی.....

اے پیارے امیر المؤمنین! آپ کو زمانہ یاد رکھے گا.....

حادثہ سخت بہت سخت ہے، رولے دل
خشک آنکھیں ہیں انہیں دھولے اے دل

☆.....☆.....☆



ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے جانشین

محمد حق نواز

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے جانشین..... امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور شہید ہو گئے..... انا للہ وانا الیہ راجعون، تمام اہل اسلام سے تعزیت..... ان للہ ما اخذ، ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی..... یقیناً یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے..... ان لوگوں کے لئے جو ان کی امت کے لئے گراں قدر خدمات کو جانتے ہیں..... اور ان کی ذات کو پہنچانتے ہیں..... اور ان کو زمین والوں کے لئے اللہ کی ایک نعمت مانتے ہیں۔

جہاں انسانوں کی زندگیوں میں خوشیوں کا ایک بہت بڑا دخل ہے..... وہیں غموں اور امتحانوں کا بھی کوئی شمار نہیں..... اور پھر غم اگر اجتماعی ہو..... تو اس کی شدت اور بھی بڑھ جاتی ہے..... یہی حال اس وقت ملا اختر منصور شہید رحمہ اللہ کی شہادت کی خبر سننے کے بعد سے مسلمانوں کا ہے..... ابھی تو امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی جدائی کا غم بھی ہلکا نہیں ہوا..... کہ ان کے جانشین بھی ہمیشہ کی زندگی کی طرف چلے گئے۔

لیکن یہ قانون فطرت ہے..... جو انسان اس دنیا میں آیا ہے..... اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کیا ہوا ایک وقت مقرر پورا کرکے اس دنیا سے جانا ہے..... اصل بات یہ ہے کہ..... اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس مقصد کے لئے اس دنیا میں بھیجا ہے..... اس نے وہ مقصد پورا کیا یا نہیں؟..... اگر تو اس نے وہ مقصد پورا کیا..... تو اس کا اس دنیا میں آنا بھی مبارک..... اور جانا بھی مبارک..... وگرنہ نہ آنا کام کا..... اور نہ جانا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے..... اور بار بار شکر ہے..... کہ اس نے ہمیں ایک مکمل دین عطاء فرمایا..... جو دین ہمیں یہ سکھاتا ہے..... کہ خوشی ہو یا غم..... اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو..... اور اسی دین کی برکت سے..... ہم ہر خوشی بھی منا لیتے ہیں..... اور ہر غم بھی جھیل لیتے ہیں.....

وگرنہ امت کے لئے اس وقت سے زیادہ بھاری وقت کونسا ہے..... جب ہم سب کے محسن..... اللہ کے نبی ﷺ اس دنیا فانی کو چھوڑ کر..... اللہ تعالیٰ کے ہاں تشریف لے گئے..... کتب حدیث وسیر میں حضور ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے واقعات موجود ہیں..... صحابہ پر گریہ طاری ہوگیا..... بعض صحابہ کرام فرمانے لگے..... اگر اللہ کے رسول ہم میں نہیں رہے..... تو ہمارے جینے کا کیا مقصد..... پورے مدینہ کی فضا سوگوار ہوگئی..... اور پھر جہاں جہاں خبر پہنچتی گئی..... مسلمان غم سے نڈھال ہوتے گئے.....

آپ ﷺ کی زندگی میں کسی نے سوچا تک نہ تھا..... کہ ہم پر ایسا کڑا وقت بھی آسکتا ہے..... حتی کہ صحابہ کرام میں سے مظبوط اعصاب کے مالک سمجھے جانے والے..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے..... اور تلوار سونت کر اعلان کر دیا..... کہ اگر کسی نے ایسی بات اپنی زبان سے نکالنے کی بھی جسارت کی..... تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا..... لیکن یہ ایک حقیقت تھی..... کہ اللہ کے رسول ﷺ واقعی اس دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں..... اور مسلمانوں کو اللہ کے اس حکم کو ماننا تھا..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے..... صحابہ کرام کو جمع فرمایا..... اور پھر قرآن سنانے لگے..... قرآن نے صحابہ کرام کو حوصلہ دیا..... پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آواز گونجی..... لوگو! جس نے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا تھا..... تو سن لو! محمد اب ہم میں نہیں رہے..... اور جس نے اللہ کا کلمہ پڑھا تھا..... تو سن لو..... اللہ آج بھی موجود ہے۔

حضور ﷺ کی جدائی کا غم..... ختم تو نہیں ہو سکتا تھا..... لیکن قرآن کی برکت سے کم ہوگیا..... اور پھر فوراً ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی..... بحیثیت خلیفہ رسول تقرری..... غم تھوڑا اور ہلکا ہوگیا..... اور پھر یہ غموں اور امتحانوں کا سلسلہ..... یہیں پر ختم نہیں..... بلکہ شروع ہوا.....

حضور ﷺ کے بعد خلیفۃ الرسول..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی..... اور پھر ان کے بعد والے خلفاء بھی..... اپنے اپنے وقت پر..... اس دار فانی کو چھوڑ کر..... ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کی طرف منتقل ہوتے رہے..... اور پھر..... نواسہ رسول..... حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی..... میدان کربلا میں..... مظلومانہ شہادت..... خانوادہ رسول کی بے حرمتی..... اللہ..... اللہ..... کس کس غم کا تذکرہ کیا جائے..... ہر واقعہ کا غم ایسے تازہ..... جیسے ہماری زندگیوں میں ہی رونما ہوا ہو..... ہر گھاؤ ایسا ہرا..... جیسے ابھی ہی لگا ہو۔

لیکن الحمد للہ ہمارے پاس قرآن ہے..... جو ہر امتحان اور ابتلاء میں..... ہمارے لئے روشنی لئے کھڑا ہے..... دنیا میں ظلم وجبر کا اندھا قانون ہے..... تب بھی..... دنیا میں عدل وانصاف کا بول بالا ہے..... تب بھی..... دنیا میں مسلمان مغلوب ہیں..... تب بھی..... مسلمان غالب ہیں..... تب بھی..... کوئی گمنام مسلمان مجاہد شہید ہوتا ہے..... تب بھی..... مسلمانوں کے امیر شہید ہوتے ہیں..... تب بھی..... برباد تو وہ ہوگئے..... جو مرتے ہیں تو رسوا..... مارتے ہیں تو رسوا..... جن کا نہ یہ جہاں..... نہ وہ جہاں..... ہلاک ہوگیا فرعون..... اور کامیاب ہوگئے وہ..... جو فرعون کے ظلم وجبر کے سامنے ڈٹ گئے..... برباد ہوگیا ابو جہل..... اور کامیاب ہو گئے..... دو ننھے مجاہدؓ..... نامراد ہوگیا نام نہاد سپر پاور..... کامیاب ہوگئے..... امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور رحمہ اللہ..... اِس جہاں بھی..... اُس جہاں بھی۔

اور پھر..... امیر الؤمنین ملا اختر منصور رحمہ اللہ کی شہادت ایک ایسے کڑے وقت میں..... جب عالم اسلام ہر طرف سے کفریہ سازشوں کے نرغے میں..... کفار کی فوجیں دور دور سے جمع ہوکر..... دنیا بھر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے..... ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں..... اور ایک فیصلہ کن جنگ چاہتی ہیں..... شام..... جہاں سے ہر روز سینکڑوں..... ہزاروں بے گناہ..... بچوں..... بوڑھوں..... عورتوں..... نہتے نوجوانوں کے بہیمانہ قتل کی خبریں آ رہی ہیں..... اور..... لاکھوں پناہ گزین..... جنہیں سر چھپانے کو خیمے تک میسر نہیں..... کھانے کو..... پینے کو کچھ میسر نہیں..... عراق..... فلسطین..... افغانستان..... کشمیر..... جہاں ہر روز ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کو..... بے سروسامانی کے عالم میں..... قتل کیا جا رہا ہے..... ایسے کڑے وقت میں..... جب دنیا بھر کے مسلمان..... غم سے بے حال ہیں..... امیر المؤمنین شہید ہوگئے..... یقیناً اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی مصلحت ہوگی..... یا اللہ! آپ بہتر جانتے ہیں..... آپ بہتر جانتے ہیں۔

ملا اختر منصور رحمہ اللہ کی شہادت کے جواز میں..... یہ راگ الاپا جا رہا ہے..... کہ ملا اختر منصورؒ..... قیام امن کی کوششوں میں ایک بڑی رکاوٹ تھے..... ان کی شہادت سے..... قیام امن کی راہ میں حائل ایک رکاوٹ دور ہوگئی.....

اس بات کو ثابت کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں..... کہ قیام امن کی راہ رکاوٹ طالبان ہیں..... یا امریکہ..... کیونکہ بالکل واضح ہے..... صرف بصیرت شرط ہے..... جو اہل بصیرت ہیں..... وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں..... اور جو اندھے..... گونگے..... بہرے ہیں..... قرآن بتلاتا ہے..... کہ انہیں دکھانا..... سنوانا..... اور سمجھانا ہمارے بس میں نہیں..... ان کے لئے اللہ نے آسمان سے..... لوہا اتارا ہے..... اور وہ صرف اسی زبان میں سمجھتے ہیں۔

ملا اختر منصور رحمہ اللہ، ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے انتہائی قریبی ساتھیوں میں سے تھے، ملا اختر منصور رحمہ اللہ، ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی زندگی میں ان کے نائب کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیتے رہے، اور پھر ملا عمر رحمہ اللہ کی وفات کے بعد طالبان کی شوریٰ نے انہیں متفقہ طور پر امیر تسلیم کر لیا، اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ ملا اختر منصور رحمہ اللہ تین سال تک امیر المؤمنین رہے، آپؒ اس عرصہ میں اپنے پیش رو ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کفار کے لئے دہشت وقہر کی علامت بنے رہے، اور سخت ترین حالات میں بھی اپنے مؤقف پر ثابت رہے، اور پہلے کی طرح اتحادی افواج پر حملوں میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ میڈیا پر طاغوتی قبضے کی وجہ سے ملا اختر منصورؒ کے کارہائے نمایاں دنیا کی نظروں سے اوجھل رہے، لیکن کفار بخوبی جانتے ہیں کہ ملا اختر منصور رحمہ اللہ ان کے لئے ایک سخت حریف، اور مسلمانوں کے لئے کامیاب امیر رہے، اللہ تعالیٰ ان کی امت کے لئے گرانقدر خدمات کے بدلے میں انہیں ان کے شایان شان جزا عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

امیر المؤمنین ملا اختر منصور رحمہ اللہ کی شہادت پر جہاں مسلمانوں کے دل غمزدہ ہیں..... وہیں کفار اور ان کے اتحادی خوشیاں منا رہے ہیں..... معلوم نہیں یہ احمق کس بات پر شادیانے بجا رہے ہیں..... کیا اس بات پر..... کہ ملا اختر منصورؒ تین سال تک کا عرصہ..... مسلمانوں کے ایک کامیاب امیر رہے..... یا اس بات پر..... کہ انہوں نے اپنی منزل..... یعنی شہادت پالی..... جو کہ ہر سلیم الفطرت مسلمان کا مقصد ہے..... وہ تو اپنے دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کر گئے..... وہ جب تک زندہ رہے..... اللہ کے ایک اطاعت گزار بندے..... اور جب گئے..... تو یقیناً ان کے لئے جنتیں سجائی گئی ہوں گی..... اور ایک امیر کے شایان شان ان کا استقبال کیا گیا ہوگا۔

اور تم!..... تم تو کبھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے..... کیونکہ یہ قرآن کا اعلان ہے..... تم نہ تو فرعون سے بڑے ظالم ہو..... اور نہ ابو جہل سے بڑے کافر..... تمہیں معلوم ہے..... تم دنیا میں کیوں آئے ہو؟..... ذلیل ورسوا ہونے کے لئے..... سو تیاری پکڑ لو.....

☆.....☆.....☆

بقیہ: کلمہ حق

جن کی روک تھام میں اپنے دور کے معروف ترین فوجی جرنیل اور عسکری ماہرین ناکام رہے۔

انہوں نے اپنی عسکری مہارتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے نئی تیکنیک آزمائی۔ پڑوس کے صوبوں کے جہادی ذمہ داران کے ساتھ مشاورت کے بعد قندھار سے نکل کر انہوں نے پورے جنوب مغربی حصے کی سطح پر پلان مرتب کرنے شروع کر دیے۔ قندھار کے علاوہ پڑوس کے صوبوں ارزوگان، زابل اور ہلمند میں نیٹو پر شدید حملے کیے۔ سال 2003ء اور 2008ء میں قندھار کی مرکزی جیل کو دو مرتبہ توڑ دیا گیا اور دونوں مرتبہ 15، 15 سو کے قریب قیدی (ساتھی) جیل سے رہائی پا گئے۔ یہ دونوں واقعات اختر محمد منصور کے دور میں ہوئے۔

2007ء میں امارت اسلامیہ کے سابق نائب امیر ملا عبید اللہ اخوند گرفتار ہوگئے تو ملا محمد عمر نے اختر محمد منصور کو امارت اسلامیہ کے دوسرے معاون ملا برادر اخوند کے ساتھ امارت اسلامیہ کا دوسرا نائب مقرر کیا اور یہ ہدایت بھی کی کہ قندھار بہت اہم ہے اس صوبے کے گورنر بھی رہنا اور دونوں ذمہ داریاں نبھاتے رہنا۔ 2010ء میں ملا محمد عمر نے نائب وسیکرٹری اور امارت اسلامیہ کے تمام امور میں مرکزی مسئول کے طور پر انہیں منتخب کیا۔ یہ وہ وقت تھا جب امریکہ کے صدر بارک اوباما کی جانب سے افغانستان میں مزید 30 ہزار فوجیوں کا اضافہ کیا گیا اور افغانستان میں طالبان کو شدید مشکلات پیش آنے لگیں۔

نیٹو کی ایک لاکھ سے زائد فوج جدید ترین وسائل سے لیس 3 لاکھ 35 ہزار فوجیوں کی مدد کیلئے طالبان کے خلاف ملک کے کونے کونے میں جنگ میں مصروف تھی۔ ایک جانب انتہائی حساس سیکیورٹی حالات کے باعث اس مزاحمتی تحریک کی قیادت کے لیے ملا محمد عمر کا منظر عام پر آنا مشکل تھا تو دوسری جانب جہادی محاذ پر عسکری اور انتظامی قیادت کا خلا تھا جس کی وجہ سے جنگ میں طالبان کے خلاف نیٹو کا پلڑا بھاری ہونے لگا تھا۔ طالبان پر فوجی دباو کے ساتھ ساتھ سیاسی اور پروپیگنڈا بھی بڑھ رہا تھا۔ محاذوں پر بہت سے مجاہدین مارے جا چکے تھے اور بہت سے رہنما گرفتار ہو چکے تھے۔ اس طرح کے حساس ترین حالات میں ملا محمد عمر کی جانب سے انکے مخالفین کے خلاف طالبان کو سنبھالا دینےکی ذمہ داری انہی کو دی گئی۔ یہاں تک کہ ان کا کوئی معاون یا نائب تک ان کے لیے مقرر نہیں کیا گیا۔ ملا منصور نے عملاً اور رہبر شوریٰ کے تعاون سے جنگ کے اس شدید ترین وقت میں مجاہدین کی ایسی قیادت کی کہ انہیں کسی طرح کی عملی قیادت کی کمی کا احساس نہ ہوا۔

یہی وجہ تھی کہ 2010ء کا سال نیٹو کے اپنے اعتراف کے مطابق ان کے لیے سب سے مشکل سال رہا جبکہ طالبان نے تمام ادوار میں سب سے زیادہ کاری حملے مخالفین پر اسی سال کیے۔ جس میں انکے مخالفین کے اعتراف کے مطابق 770 فوجی ہلاک ہوگئے۔ اسی طرح مجاہدین نیان کی قیادت میں بہت سے علاقے فتح کیے اور وہاں منظم اسلامی حکومت قائم کی۔

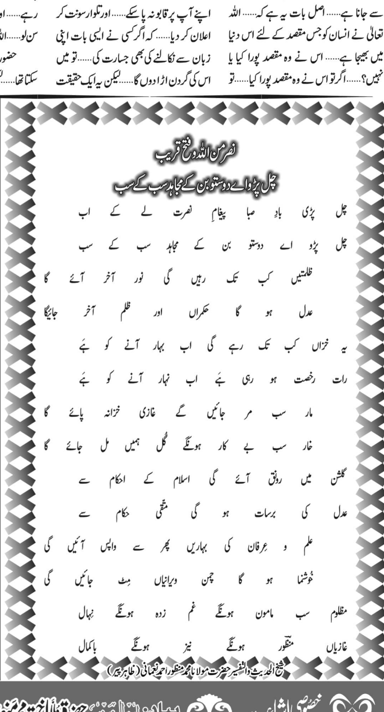
23 اپریل 2013ء کو جب ملا محمد عمر انتقال ہوا تو امارت اسلامیہ کی رہبر شوریٰ کیکئی ارکان، جید علماء، گذشتہ چودہ سالوں میں ملا محمد عمر مجاہد کے خصوصی قاصد اور ان کے دائمی ساتھی جوان کی وفات تک ان کے ساتھ رہے سب نے اپنی روایت کے مطابق ملا منصور کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور انہیں امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے متعین کر دیا۔ 2013ء امریکی نیٹو اور ان کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کے درمیان مقابلے اور زور آزمائی کا آخری سال ثابت ہوا۔ اس لیے امارت اسلامیہ کی رہبر شوریٰ، اہم ترین قیادت اور چند شیوخ اور اکابر علماء نے یہ فیصلہ کیا کہ اب مخالف افواج کے خلاف جنگ کے آخری مراحل ہیں اور 2014ء میں مستقبل کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ یہ سال ابھی آنے والا ہے اس لیے جہادی مصلحت اور علماء کی حمایت کے مطابق یہ ٹھیک ہوگا کہ ملا محمد عمرؒ کی وفات کی خبر ان معدودے چند افراد تک محدود رہے۔ یہی وجہ تھی کہ یہ بنیادی راز حیرت انگیز طریقے سے مخصوص جہادی مصالح کی بنیاد پر 30 جولائی 2015ء تک خفیہ رکھا گیا۔

14 شوال المکرم 1436ھ بمطابق 30 جولائی 2015ء کو جب ملا محمد عمرؒ کی وفات کا باقاعدہ اعلان کیا گیا تو ملا اختر منصور نے مزید اطمینان کی خاطر رہبر شوریٰ کیارکان اور علماء کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا اختیار دے دیا اور ان سے کہا کہ آپ لوگ جس شخص کو منتخب کرو گے میں اسی پر راضی اور متفق ہوں گا۔ بعد ازاں امارت اسلامیہ کی رہبر شوریٰ کے ارکان، مشائخ اور مشہور علماء کے ایک اجتماع نے جسے اہل الحل والعقد کی حیثیت حاصل تھی، ملا اختر منصور کی عدم موجودگی میں طویل بحث وتمحیص کی مختلف مصلحتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مشاورت کی اور اس کے بعد امارت اسلامیہ کے نئے امیر کی حیثیت سے ان کا انتخاب کیا۔

دنیا جانتی ہے حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی اوصاف اور امتیازات کی بناء پر ان کی جانشینی پھولوں کی سیج نہیں، کانٹوں بھرا بستر ہے۔ ملا اختر منصور رحمۃ اللہ علیہ اس سب سے کڑے امتحان میں بھی کامیاب رہے اور ایسی خداداد صلاحیتوں اور مہارت سے انہوں نے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں کہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملا۔ اب جب کہ وہ شہادت کے اعزاز سے سرفراز ہو چکے ہیں تو یہی ان کی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ ایسے عظیم لوگ دنیا کی اس ظاہری زندگی سے ایسے بے نیاز ہوتے ہیں کہ ایک عام انسان اس کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ اگر یہ دنیا میں رہنے کے حریص اور عہدہ ومنصب یا مال وزر کے شوقین ہوتے تو اپنی زندگی کے لیے اس میدان کا انتخاب کیوں کرتے۔ اپنا دین وایمان بیچ کر کابل حکومت میں بہترین منصب اور مالی مراعات کا پیکج حاصل کر لینا ان کے لیے چنداں مشکل نہیں تھا۔ وہ بے شک زندہ ہیں، اس لیے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں اور اس لیے بھی کہ ایسے عظیم کردار کبھی مرا نہیں کرتے۔ ایسے عظیم لوگ تاریخ کے اوراق اور اہل ایمان کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ دین اسلام کے تمام مخلص خدام کی حفاظت فرمائے اور تمام مظلوم مسلمانوں کو جلد ظالموں سے نجات عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)



نصر من اللہ وفتح قریب
چل پڑو اے دوستو بن کے مجاہد سب کے سب

چل پڑی بادِ صبا پیغامِ نصرت لے کے اب
چل پڑو اے دوستو بن کے مجاہد سب کے سب
ظلمتیں کب تک رہیں گی نور آخر آئے گا
عدل ہو گا حکمراں اور ظلم آخر جائیگا
یہ خزاں کب تک رہے گی اب بہار آنے کو ہے
رات رخصت ہو رہی ہے اب نہار آنے کو ہے
مار سب مر جائیں گے غازی خزانہ پائے گا
خار سب بے کار ہونگے گل ہمیں مل جائے گا
گلشن میں رونق آئے گی اسلام کے احکام سے
عدل کی برسات ہو گی متقی حکام سے
علم و عرفان کی بہاریں پھر سے واپس آئیں گی
خوشنما ہو گا چمن ویرانیاں مٹ جائیں گی
مظلوم سب مامون ہونگے غم زدہ ہونگے نہال
غازیاں منظور ہونگے نیز ہونگے باکمال

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

تارکین وطن کی کشتیاں ڈوبنے سے 700 پناہ گزین ہلاک

یورپ پہنچنے کی کوشش میں گزشتہ ہفتے اٹلی کے جنوب میں کشتیاں ڈوب گئیں، 13 ہزار افراد کی جانیں بچائیں، اطالوی حکام

روم (نیٹ نیوز) اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین نے کہا ہے کہ گزشتہ ہفتے تارکین وطن کی کشتیاں اُلٹنے سے 700 سے زائد تارکین وطن ہلاک ہوگئے، یو این ایچ آر سی کے حکام کی رپورٹ کے مطابق یورپ پہنچنے کی کوشش میں گزشتہ ہفتے اٹلی کے جنوب میں درجنوں کشتیاں ڈوب گئیں، موسم بہار میں افریقا سے آنیوالوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا، سیکڑوں تارکین وطن تاحال لاپتہ ہیں جن میں ?40 بچے بھی شامل ہیں اوران میں زیادہ تر نومولود تھے، صورتحال بہت خراب ہے، مرنے والوں کی حتمی تعداد کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے جبکہ اطالوی حکام کا کہنا ہے کہ تقریباً 13 ہزار تارکین وطن کی جانیں بچائیں۔ تفصیلات کے مطابق اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین کا کہنا ہے کہ گزشتہ چند دنوں میں لیبیا کے ساحل کے قریب تارکین وطن کی کشتیوں کے حادثات میں سات سو سے زائد افراد ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔ یورپ پہنچنے کی کوشش میں تارکین وطن کی یہ کشتیاں اٹلی کے جنوب میں ڈوب گئی تھیں۔ موسم بہار میں افریقہ سے یورپ پہنچنے کی کوششوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اٹلی کا کہنا ہے کہ یورپی یونین کی کشتیوں نے اس ہفتے تقریباً 13,000 تارکین وطن کو بچالیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین کی ترجمان کارلوٹا سمی کے مطابق اسمگلروں کی کشتی کے الٹنے کے بعد 100 تارکین وطن لاپتہ ہیں۔ ترجمان کے مطابق بدھ کو لیبیا کی بندرگاہ سبراتھا سے نکلنے والی کشتی جمعرات کی صبح الٹ گئی جس سے 550 کے قریب مزید تارکین وطن لاپتہ ہوگئے۔ انہوں نے بتایا کہ تیسری کشتی کو حادثہ جمعے کو پیش آیا جس میں 135 افراد کو بچالیا گیا جبکہ پانی سے 45 لاشوں کو نکالا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ تاحال لاپتا ہونے والوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے۔ دوسری جانب بین الاقوامی فلاحی طبی ادارے ڈاکٹرز ود آو?ٹ بارڈرز کا کہنا کہ ایک ہفتے کے دوران ہلاک ہونے والوں کی تعداد 900 تک پہنچ سکتی ہے۔ حادثات میں بچ جانے والوں کا اٹلی کے ساحلی علاقوں ٹارانٹو اور پوزالو پہنچایا جارہا ہے۔ ادھر اطالوی حکام کا کہنا ہے کہ سینچر کو لیبیا کے ساحل کے قریب سے یورپی یونین کے کشتیوں نے 600 تارکین وطن کو بچایا ہے جس سے رواں ہفتے بچائے جانے والے افراد کی تعداد کم ازکم 13,000 ہوگئی ہے۔



امریکا میں شدید طوفانی بگولوں سے پھیلنے والی تباہی کا ایک منظر

اترپردیش میں ہندو تنظیمیں کھلے عام اسلحہ چلانے کی تربیت دینے لگیں

مسلم دشمنی

بابری مسجد کے قریب ٹریننگ کیمپ پر کانگریس اور مسلم تنظیموں کا سخت احتجاج، مسلمان ڈمیوں کو نشانہ بنایا گیا

لاہور (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست اترپردیش کے اجودھیا شہر میں ہندو انتہا پسند تنظیموں وشوا ہندو پریشد اور بجرنگ دل نے سیلف ڈیفنس کے نام پر ہندو انتہا پسندوں کو کھلے عام اسلحہ چلانے کی تربیت دینا شروع کردی۔ بابری مسجد کے قریب چلائے گئے اس ٹریننگ کیمپ پر کانگریس سمیت مقامی مسلم تنظیموں نے سخت احتجاج کرتے ہوئے اسے فسادات بھڑکانے کی سازش قرار دیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق بجرنگ دل کے ٹریننگ کیمپ میں جن ہندوو?ں کو رائفل اور تلوار چلانے کی تربیت دی گئی انہیں ڈمی کے طور پر جن لوگوں کو نشانے پر لینے کیلئے کہا گیا انہیں داڑھی اور مسلم ٹوپی پہنائی گئی یعنی ان کے دل ودماغ میں مسلمانوں کیخلاف زہر بھرا گیا اور مسلمانوں کو عملی طور پر نشانہ بنانے کی تربیت دی گئی۔ بجرنگ دل کے ٹریننگ کیمپ کے آرگنائزر منوج ورمانے کیمپ کی تصاویر منظر عام پر آنے کے بعد ہونے والے احتجاج پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بجرنگ دل کا سالانہ پروگرام ہے جس میں تنظیم سے وابستہ اہلکاروں کو اس بات کی ٹریننگ دی گئی ہے کہ مشکل حالات میں انہیں کس طرح کام کرنا ہے یعنی انہیں اپنے دفاع کی ٹریننگ دی گئی ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق اپوزیشن جماعتوں نے اسے اترپردیش کی فضا خراب کرنے کیلئے بی جے پی کی سازش سے تعبیر کیا ہے۔ کانگریس کے ترجمان شوبھا اوجھا نے کہا ہے کہ یہ بہت ہی بدقسمتی کی بات ہے کہ جب انتخابات آتے ہیں تو بی جے پی ریاستوں میں ایسے کام شروع کردیتی ہے۔ ہندوستان کی مرکزی حکومت کو ایسی ٹریننگ پر پابندی لگانی چاہئے۔ ریاستی حکومت کو بھی انتہاپسند تنظیموں پر لگام کسنا ہوگی۔ سی پی آئی کے ایک لیڈر عمیق جامعی نے فیس بک پر لکھا ہے کہ بابری مسجد کے نزدیک بجرنگ دل کی سالانہ ٹریننگ اگلی اسمبلی کے لئے ماحول پیدا کرنے کے لئے ہے۔ پولیس کو اس سے سختی سے نمٹنا چاہئے۔ مرکزی حکومت کو بھی ایسی ہتھیاروں کی ریہرسل پر واضح موقف اختیار کرنا چاہئے۔ ٹریننگ میں داڑھی اور ٹوپی والوں کو دشمن دکھایا گیا ہے جو کہ افسوسناک ہے۔

عوامی مفادات کا ہر حال میں تحفظ کیا جائیگا، میر واعظ

کشمیر مخالف پالیسیوں پر خاموش نہیں بیٹھیں گے، چیئرمین حریت کانفرنس

سری نگر (نیٹ نیوز) حریت کانفرنس (ع) کے چیئرمین میر واعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ حریت کانفرنس کشمیر مخالف پالیسیوں پر خاموش نہیں بیٹھے گی ہر حال میں عوامی مفادات کا تحفظ کرینگے، مودی سرکار مقبوضہ کشمیر میں فوجی کالونیوں کی تعمیر اور کشمیری مخالف صنعتی پالیسیاں ترتیب دے کر یہاں کے وسائل کو ہڑپ کرنا چاہتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سنگھ پورہ پٹن میں ایک ضاجتماع سے خطاب کرتے ہوئے۔ اس موقع پر مسرور عباس انصاری، مصدق عادل، جاوید احمد میر، غلام نبی زکی، عبدالرشید اونتو، مشتاق احمد صوفی، جعفر کشمیری اور دیگر کئی حریت قائدین بھی موجود تھے۔ حریت چیئرمین نے کہا کہ کشمیری عوام کی جدوجہد کو طاقت اور تشدد کے بل پر دبانے، اس قوم کی دینی شناخت اور مسلم اکثریتی کردار کو زک پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے، سینک کالونیوں، کشمیری پنڈتوں کیلئے الگ کالونیوں، رفیوجی کالونیوں اور انڈسٹریل پالیسی کے نام پر یہاں کی زمین کو ہڑپنے کے حربے آزمائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حریت ان کشمیر مخالف پالیسیوں پر خاموش نہیں رہ سکتی بلکہ کشمیری عوام کے مفادات کا تحفظ ہر حال میں کیا جائے گا۔

امریکہ میں دوسری جنگ عظیم کا طیارہ گر کر تباہ - پائلٹ ہلاک

نیویارک (نیٹ نیوز) دوسری جنگ عظیم کا طیارہ ''ونٹیج 47 تھنڈر بولٹ'' نیویارک اور نیوجرسی کے درمیان دریائے ہڈسن میں گر کر تباہ ہوگیا۔ امریکی حکام کے مطابق طیارے میں سوار 56 سالہ شخص ہلاک ہوگیا ہے، جو پائلٹ تھا۔ حادثے کے بعد سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ امریکی میرین بھی جائے حادثہ پر امدادی کاموں میں شریک ہیں۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس طیارے میں کتنے لوگ سوار تھے۔ حادثے کی وجوہات کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔ اس سے قبل 2009 میں ایک ہوائی جہاز نے دریائے ہڈسن میں ایمرجنسی لینڈنگ کی تھی، اس طیارے میں 155 مسافر سوار تھے اور تمام کو بچالیا گیا تھا۔

امریکا میں فائرنگ سے ایک شخص ہلاک، تین زخمی ہوگئے

چاروں افراد کو نزدیک سے گولیاں ماری گئیں، کوئی گرفتاری عمل میں نہ آسکی

نیویارک (نیٹ نیوز) امریکی شہر نیویارک کے ایک کنسرٹ ہال میں ہونے والی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور تین زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کنسرٹ میں شرکت کے لیے بڑی تعداد میں شہری موجود تھے۔ چار افراد کو نزدیک سے گولیاں ماری گئی جن میں سے ایک ہلاک ہوگیا ہے۔ زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ سیکورٹی ہونے کے باوجود حملہ آور اسلحہ اندر لانے میں کیسے کامیاب ہوا۔ فائرنگ واقعے میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

بنگلہ دیش، سری لنکا میں طوفان، لاکھوں افراد امداد کے منتظر

طوفان کی تباہ کاریوں سے 120 افراد ہلاک اور لاکھوں متاثر ہوئے تھے

نئی دہلی (نیٹ نیوز) امدادی اداروں کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش اور سری لنکا میں سیلاب سے متاثرہ لاکھوں افراد کو صاف پانی، خوراک، خشک راشن اور طبی امداد کی شدید ضرورت ہے، جنوبی ایشیا کا یہ خطہ سمندری طوفان سے شدید متاثر ہوا ہے، سمندری طوفان رونواَ نے ہفتے کے روز بنگلہ دیش کا رخ کیا تھا، اس سے قبل خلیج بنگال میں بھارت اور سری لنکا میں اس طوفان کی تباہ کاریوں سے 120 افراد ہلاک اور لاکھوں متاثر ہوئے تھے، امدادی کارکنوں کا کہنا ہے کہ سری لنکا اور بنگلہ دیش میں طوفانی بارشوں کے بعد آنے والے سیلاب اور لینڈ سلائڈنگ سے ہزاروں گھر تباہ ہوگئے ہیں جبکہ کئی گاؤں مکمل طور پر تباہ ہوچکے ہیں، بنگلہ دیش میں کرسچین ایڈ کے سربراہ شکیب نبی کا کہنا ہے کہ لاکھوں خاندان نہ صرف اپنے اثاثوں اور گھروں سے محروم ہوچکے ہیں بلکہ انہیں غذائی قلت کا بھی سامنا ہے اور وہ اپنی فصلوں اور مال مویشیوں سے بھی محروم ہوچکے ہیں، کئی علاقوں میں خوراک، پینے کے پانی اور طبی سہولیات کا فقدان ہے۔

آسٹریلیا: کاروں کے گودام میں آگ لگنے سے دو افراد زخمی

سڈنی (دنیا نیوز) سڈنی کے جنوب مغربی علاقے میں کاروں کے گودام میں آگ لگنے سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں سو فائر فائٹرز آگ پر قابو پانے کی کوشش میں مصروف ہیں، جھلس جانے سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ کاروں کے فیول کی وجہ سیا گ پر قابو پانا مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ آگ کا دھواں کئی میٹر دور سے دیکھا جاسکتا ہے۔

جموں وکشمیر میں 1382 کنال اراضی پر بھارت کا غیر قانونی قبضہ

لاہور (نیٹ نیوز) جموں کشمیر کی مختلف ریاستوں میں 1400 کنال سے زیادہ ملکیتی اراضی ہے لیکن اس میں سے صرف 24 کنال اراضی ریاست کی تحویل میں ہے جبکہ بقیہ اراضی پر ہندوستانی وزارت دفاع سمیت مختلف اداروں کی جانب سے غیر قانونی قبضہ کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ اس نے مذکورہ اراضی کو خالی کرانے کیلئے مختلف عدالتوں سے رجوع کیا ہے تاہم ابھی تک اسے کامیابی نہیں ملی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی ریاستی قانون ساز اسمبلی میں نیشنل کانفرنس کے علی محمد ساگر کی طرف سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ نئی دہلی، امرتسر، ممبئی، چندی گڑھ اور ہریانہ میں ریاست کی 1405 کنال 14 مرلہ ملکیتی اراضی ہے تاہم اس میں سے 1382 کنال اراضی پر غیر قانونی قبضہ کیا گیا ہے اور ریاست کے پاس صرف 23 کنال 4 مرلہ اراضی ہے۔ سرکاری جواب میں تفصیل فراہم کرتے ہوئے کہا گیا کہ راجا جی مارگ نئی دہلی میں ریاست جموں کشمیر کی 114 کنال 11 مرلہ اراضی ہے، 96 کنال اراضی وزارت دفاع جبکہ ایک کنال 11 مرلہ اراضی سی پی ڈبلیوڈی کے غیر قانونی قبضے میں ہے۔ امت کی رپورٹ کے مطابق ریاستی حکومت نے اراضی خالی کرانے کا معاملہ پہلے ہی وزارت دفاع کے ساتھ اٹھایا ہے۔ یہاں صرف 17 کنال زمین ریاست کی تحویل میں ہے۔ چندی گڑھ میں 7 کنال 10 مرلہ اراضی میں سے ایک کنال 6 مرلہ زمین پر غیر قانونی قبضہ کیا گیا ہے جو کہ لیبر کی مرکزی وزارت کے پاس ہے۔ امرتسر میں جموں کشمیر کی 32 کنال 9 مرلہ اراضی ہے اور یہ ساری زمین مکمل طور ناجائز قبضے میں ہے۔ اس اراضی پر ان لوگوں نے قبضہ جما رکھا ہے جن کے پاس یہ زمین لیز پر تھی۔

شام میں امریکی کمانڈوز کردوں کے ساتھ مل گئے تصاویر جاری

کرد جنگجوؤں کے لباس میں لڑتے تصاویر رقہ میں لی گئیں، صرف تربیت فراہم کی ہے، پینٹا گون کا موقف

لندن، دمشق (نیٹ نیوز) شام میں دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ میں اگلے محاذوں پر کرد جنگجوؤں کے ساتھ امریکی کمانڈوز کی تصاویر منظر عام پر آئی ہیں جن کا تعلق امریکی فوج کے خصوصی دستوں سے ہے اور انہیں مقامی کرد جنگجوؤں کے لباس میں لڑائی کرتے دیکھا گیا ہے۔ غیرملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ''رقہ'' سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر لی گئی یہ تصاویر امریکی سربراہی میں قائم اتحاد ایس ڈی ایف کی جانب سے رقہ کے شمال میں عسکری کارروائی کے بعد منظر عام پر آئی ہیں جسے فضائی مدد بھی حاصل تھی۔ پنٹا گون نے ان تصاویر پر براہ راست ردعمل ظاہر کرنے سے انکار کیا تاہم کہا ہے کہ شام میں تقریباً 300 فوجی تربیت اور معاونت کا کردار ادا کر رہے ہیں اور جنگی محاذوں میں حصہ نہیں لے رہے۔

ہیوسٹن: پولیس ہیلی کاپٹر پر فائرنگ حملہ آور سمیت 2 ہلاک '6 زخمی

ہیوسٹن (نیٹ نیوز) ہیوسٹن میں پولیس ہیلی کاپٹر پر فائرنگ سے ایک حملہ آور سمیت 2 افراد ہلاک، 2 اہلکاروں سمیت 6 افراد زخمی ہوگئے۔ حکام کے مطابق پولیس ہیلی کاپٹر پر 5 گولیاں برسائی گئیں ایک حملہ آور کے پاس رائفل تھی، واقعہ کے دوران شہریوں کو اپنے گھروں میں رہنے کی ہدایت کی گئی۔

برازیل: جیل میں فسادات' 14 ہلاک

ریوڈی جنیرو (نیٹ نیوز) شمال مغربی برازیل میں واقع جیل میں فسادات کے باعث 14 قیدی ہلاک ہو گئے۔ کیرا ریاست میں یہ فسادات اس وقت پھوٹے جب جیل کے محافظ ہڑتال پر تھے۔

وینزویلا میں مسلح افراد کی فائرنگ سے 11 افراد ہلاک

پہلے ان افراد کو گھروں سے باہر نکلنے کا حکم دیا گیا پھر فائرنگ کی گئی، پولیس حکام

وینزویلا (نیٹ نیوز) غیرسرکاری تنظیموں کا کہنا ہے کہ وینزویلا میں جرائم کی شرح بڑھ رہی ہے لاطینی امریکہ کے ملک وینزویلا میں حکام کا کہنا ہے کہ مسلح افراد کی فائرنگ سے تین نوجوانوں اور ایک کولمبین شہری سمیت 11 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ ریاست ٹرجیلو میں نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کرنے سے پہلے ان افراد کو ان کے گھروں سے باہر نکلنے کا حکم دیا تھا۔ اس کارروائی کے بعد حملہ آور گاڑیوں اور موٹرسائیکلوں پر فرار ہوگئے۔ غیرسرکاری تنظیموں کا کہنا ہے کہ تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں کے باعث پیدا ہونے والے معاشی بحران کے سبب وینزویلا میں جرائم کی شرح بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ سال وینزویلن آبزرویٹری آف وائلنس نامی تنظیم نے اپنی سنہ 2014 کے بارے میں رپورٹ میں کہا تھا کہ پرتشدد واقعات میں 980,24 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ اس شرح کے مطابق ایک لاکھ افراد میں سے 82 افراد قتل ہوئے، جبکہ سنہ 2013 میں یہ شرح 79 افراد فی ایک لاکھ افراد تھی۔ غیرسرکاری تنظیموں کے مطابق یہ اعداد وشمار کسی جنگ زدہ ملک کے برابر ہیں۔ تاہم حکومت کے اعداد وشمار اس سے کہیں مختلف ہیں اور اس کا کہنا ہے کہ پرتشدد واقعات سے متاثر ہونے والوں کی تعداد کہیں کم ہے۔

فرانس لیبر قوانین سے متعلق بل کیخلاف مظاہرے، ملازمین سراپا احتجاج

پیرس (نیٹ نیوز) غیرملکی خبر رساں ادارے کے مطابق فرانس کی حکومت کی جانب سے لیبر قوانین میں اصلاحات کے حوالے سے ایک متنازع بل کے بعد ملک گیر مظاہرے شروع ہوچکے ہیں۔ لیبر یونین کا مطالبہ ہے کہ حکومت مزدوروں کے قوانین میں اصلاحات کے لیے پیش کیے جانے والے بل کو واپس لے جبکہ حکومت کا موقف ہے کہ یہ اصلاحات ملک میں بڑے پیمانے پر بیروزگاری کم کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ ہڑتالوں اور بجلی گھروں کی بندش کی وجہ سے پہلے ہی فرانس میں تیل صاف کرنے والے کارخانے متاثر ہوئے۔ اس کی وجہ سے حکومت کو تیل کے سٹریٹجک ذخائر کا استعمال کرنا پڑ رہا ہے۔

حسینہ واجد حکومت اسلامی کے اسکولوں کے پیچھے پڑ گئی

قانون نافذ کرنے والے اداروں کو سکولوں میں دی جانیوالی تعلیم کی چھان بین کا حکم

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) بھارت کی مدد سے بنگلہ دیش میں مطلق العنانیت قائم کیلئے عوام پر ظلم وستم توڑنے والی حسینہ واجد حکومت اب اسلامی اسکولوں کے پیچھے پڑ گئی ہے۔ حسینہ واجد کابینہ نے اسلامی اسکولوں کی نگرانی شروع کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بات کی چھان بین کریں کہ کہیں ملک بھر میں اسلامی سکولوں میں عسکریت پسندی کی تبلیغ تو نہیں کی جارہی۔ اس بات کا فیصلہ وزارت داخلہ میں ہونے والے کابینہ کے امن وامان کے بارے میں ایک اجلاس میں کیا گیا، جس کی صدارت وزیر صنعت امیر حسین امونے کی۔ اجلاس میں فورسز کی جانب سے جاری آپریشن کے بارے میں تفصیلات فراہم کی گئیں اور اسلامی اسکولوں کے بارے میں انٹیلی جنس اطلاعات پر غور کیا گیا۔ بنگلہ دیشی میڈیا کے مطابق اسلام کے حامی، ملک کے 6 اضلاع میں 27 پیس اسکول چل رہے ہیں۔

لندن، جرمنی اور پیرس میں آسمانی بجلی گرنے سے ایک ہلاک، درجنوں زخمی

پیرس (نیٹ نیوز) جرمنی اور پیرس میں آسمانی بجلی گرنے سے ایک شخص ہلاک، درجنوں زخمی، تقریباً ایک ہی وقت میں آسمانی بجلی گرنے کا دوسرا واقعہ پیرس میں پیش آیا جہاں ایک پارک میں آسمانی بجلی گرنے سے 11 افراد زخمی ہوگئے، جن میں سے چار زخمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ لندن، جرمنی اور پیرس میں آسمانی بجلی گرنے کے واقعات میں درجنوں افراد زخمی ہوگئے ہیں یہ واقعات ہفتے کے روز پیش آئے، جب مغربی جرمنی میں کھیل کے ایک میدان میں آسمانی بجلی گرنے سے 35 افراد زخمی اور ایک شخص شدید زخمی ہوا۔ تقریباً ایک ہی وقت میں آسمانی بجلی گرنے کا دوسرا واقعہ پیرس میں پیش آیا جہاں ایک پارک میں آسمانی بجلی گرنے سے 11 افراد زخمی ہوگئے جن میں سے چار زخمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

مالی میں اقوام متحدہ کی امن فوج پر حملہ، پانچ فوجی ہلاک

مالی (نیٹ نیوز) مالی کے شمالی اور وسطی علاقوں میں اقوام متحدہ کے امن قائم کرنے والے فوجیوں پر گاہے بگاہے حملے ہوتے رہتے ہیں افریقی ملک مالی کے وسطی علاقے میں ہونے والے ایک حملے میں اقوام متحدہ کے امن قائم کرنے والے پانچ فوجی ہلاک ہوگئے ہیں جبکہ ایک فوجی زخمی ہوا ہے۔ ہلاک ہونے والے فوجیوں کا ٹوگو سے تعلق تھا اور یہ اپنی گاڑی میں موپٹی علاقے میں سفر کر رہے تھے جہاں بارودی سرنگ سے ٹکرانے سے قبل ان پر فائرنگ کی گئی تھی۔ گذشتہ سال 16 ممالک میں اقوام متحدہ کے امن بحال کرنے والے 120 فوجی امن بحال کرنے کی کارروائیوں میں ہلاک ہوئے ہیں۔

شام میں یکے بعد دیگرے 7 بم دھماکے 150 افراد جاں بحق' 200 زخمی

بشارالاسد کا گڑھ سمجھے جانے والے شہر طرطوس اور جبلہ میں بس اسٹیشنز اور ہسپتال کو نشانہ بنایا گیا، ذرائع ابلاغ

پانچ دھماکے خودکش حملہ آوروں نے کئے جبکہ دو مقامات پر بم نصب کئے گئے تھے، سیرئین آبزرویٹری کی رپورٹ

دمشق (نیٹ نیوز) شام کے دو ساحلی شہروں میں متعدد بم اور خودکش دھماکوں کے نتیجے میں کم ازکم 150 افراد ہلاک اور 200 سے زائد زخمی ہوگئے، حملوں کا نشانہ بننے والے طرطوس اور جبلہ شہر شامی صدر بشارالاسد کے مضبوط گڑھ سمجھے جاتے ہیں۔ سرکاری ذرائع ابلاغ کے مطابق دھماکوں میں مسافروں سے بھرے بس سٹیشنوں اور ایک ہسپتال کو ہدف بنایا گیا۔ برطانیہ میں شام کی صورتحال پر نظر رکھنے والی تنظیم سیرئین آبزرویٹری کے مطابق پانچ دھماکے خودکش حملہ آوروں نے کئے جبکہ دو مقامات پر بم نصب کئے گئے تھے۔ یہ دونوں شہر حکومت کے مضبوط گڑھ سمجھے جاتے ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق طرطوس میں ایک پیدل اور ایک کار سوار خودکش حملہ آور نے بس اڈے پر حملہ کیا جبکہ ایک خودکش بمبار نے جبلہ نیشنل اسپتال کے دروازے پر اپنے آپ کو اڑا دیا۔

یمن میں لڑائی جاری اہم رہنما سمیت 50 حوثی ہلاک

حکومتی فورسز نے کارروائیاں کرتے ہوئے کئی اہم مقامات کا کنٹرول حاصل کرکے باغیوں کو باہر نکال دیا گیا، مقامی ذرائع

صنعاء (نیٹ نیوز) یمن میں لڑائی جاری ہے، اہم رہنما سمیت 50 حوثی باغی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ یمن سے ملنے والی تازہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں میں جاری لڑائی کے نتیجے میں اہم باغی رہنما سمیت کم سے کم 50 حوثی اور علی صالح کی حامی ملیشیا کے عناصر ہلاک ہوگئے ہیں۔ العربیہ ڈاٹ نیٹ کے مطابق عوامی مزاحمتی فورس کے ترجمان عبداللہ الشندقی نے بتایا کہ مشرقی صنعا کے نہم ڈائریکٹوریٹ میں حوثی اور علی صالح کے حامی گروپوں کے 22 جنگجوں سمیت 23 افراد ہلاک ہوگئے۔ مزاحمتی کارکنوں نے نہم میں جاری لڑائی کے دوران کئی اہم مقامات پر اپنا کنٹرول حاصل کرتے ہوئے باغیوں کو وہاں سے نکال باہر کیا ہے۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ نہم گورنری میں مزاحمتی کارکنوں کو فوج کے علاوہ آل عامر، الضبیعہ اور الحراملہ قبائل کی بھی بھرپور حمایت حاصل رہی ہے۔ ادھر الجوف میں مزاحمتی ملیشیا کے ترجمان عبداللہ الاشرف نے بتایا کہ گورنری میں جاری لڑائی کے دوران حکومتی فورسز نے اہم مقامات پر کنٹرول حاصل کیا ہے۔

ہفتہ کشمیر

☆25 مئی مئی بھارتی سکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں 6 شہید، ایک فوجی افسر جہنم واصل☆26 مئی سید علی گیلانی، میر واعظ، یاسین ملک سمیت بڑی تعداد میں حریت رہنما و کارکن نظر بند☆27 میر واعظ کو نماز جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا گیا، سرینگر میں کشمیری عوام کا احتجاج☆28 مئی پنڈتوں کی علیحدہ بستیاں بسانے کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال، کپواڑہ میں مزید 2 شہید☆29 مئی کشمیری مجاہدین کیخلاف بھارت مقبوضہ وادی میں جاسوس ڈرون استعمال کرنے لگا☆30 مئی سری نگر میں بھارتی پولیس پر یکے بعد دیگرے 2 حملے، 3 اہلکار واصل جہنم☆31 مئی ضلع راجوری کے علاقے نوشہرہ میں بارودی سرنگ دھماکہ، ایک اہلکار شدید زخمی۔

ہفتہ فلسطین

☆25 مئی مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی فوجیوں نے فلسطینی خاتون شہید کردی☆26 مئی غرب اردن میں فلسطینی مظاہرین پر اسرائیلی فوج کا طاقت کا وحشیانہ استعمال، متعدد زخمی☆27 مئی اسرائیل کا مسلم آبادیوں کو فلسطینی اتھارٹی کے انتظامی کنٹرول میں دینے پر غور☆28 مئی نماز جمعہ میں شرکت کیلئے 70 ہزار فلسطینی اسرائیلی رکاوٹیں توڑ کر قبلہ اول پہنچ گئے☆29 مئی اسرائیلی حراست گاہوں میں قید 8 فلسطینی اسیری کے نئے برسوں میں داخل☆30 مئی اسرائیلی فوج کا وحشیانہ کریک ڈاؤن، خواتین سمیت کئی فلسطینی گرفتار☆31 مئی فلسطینیوں کے پھینکے گئے پٹرول بم سے اسرائیلی کیمپ میں آتشزدگی، 2 زخمی۔

ہفتہ عراق، شام

☆25 مئی عراقی سکیورٹی فورسز کا فلوجہ چھڑانے کا دعویٰ، متعدد ہلاکتیں☆26 مئی شیعہ ملیشیا کی فلوجہ میں ہولناک کارروائی، 17 شہری ذبح کر دیئے ☆27 مئی امریکی صدر باراک اوباما کا عراق میں 3 امریکی فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف☆28 مئی فلوجہ میں لڑائی کے دوران 15 عراقی فوجی ہلاک، متعدد زخمی ہوئے☆29 مئی مظاہرین بغداد میں احتجاج کرنے سے اجتناب کریں، عراقی وزیراعظم ☆30 مئی اقوام متحدہ کی فلوجہ کے 50 ہزار محصور شہریوں کیلئے امدادی اپیل ☆31 مئی بغداد میں 2 خودکش سمیت 3 دھماکوں میں 20 افراد ہلاک، 50 زخمی ہوگئے۔

ہفتہ افغانستان

☆25 مئی ہرات وقندوز، کمانڈر سمیت 24 جنگجوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے☆26 مئی طالبان کا عمری آپریشن جاری، ڈپٹی گورنر ہلاک، برطانیہ کا مزید فوجی بھیجنے پر غور☆27 مئی پھانسیوں کا انتقام، کابل میں طالبان نے عدالتی عملے کی بس اڑا دی - 22 ہلاک☆28 مئی بغلان وننگرہار، ضلعی مرکز پر حملے، دشمن پسپا، 9 گاڑیاں تباہ، 28 ہلاک وزخمی☆29 مئی ہلمند میں تین پولیس اہلکاروں نے کمانڈر سمیت تین ساتھی قتل کر دیئے☆30 مئی ہلمند میں گھمسان کی لڑائی کے بعد طالبان فتوحات، 11 فوجی ہلاک، تین چوکیوں پر قبضہ☆31 مئی طالبان ہلمند کے دارالحکومت تک پہنچ گئے، فوجی بیس پر قبضہ کرلیا، 94 اہلکار اہلاک۔

جنگی جنون، بھارت کا سپر سانک براہموس کروز میزائل کا تجربہ

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت نے زمین سے زمین تک مار کرنے والا سپرسانک براہموس کروز میزائل کا تجربہ کیا ہے۔ بھارتی فضائی نے گزشتہ روز براہموس سپر میزائل کا تجربہ ضلع جیسلمیر کی پوکھران رینج میں کیا، بھارت اور روس کی مشترکہ کوششوں سے بنایا گیا۔ یہ کروز میزائل 290 کلومیٹر کے فاصلے تک اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے، جسے آبدوز، جہاز اور ایئر کرافٹ سے فائر کیا جا سکتا ہے۔

بھارت، جواہر لعل نہرو کی تعریف کرنے پر سرکاری افسر کی تنزلی

راولپنڈی (نیٹ نیوز) بھارت کی ریاست مدھیہ پردیش میں سوشل میڈیا پر جواہر لعل نہرو کی تعریف کرنے پر سرکاری افسر کی تنزلی کر دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق ریاست مدھیہ پردیش کے ضلع بڑوان کے کلیکٹر اجے گنگوار کو سوشل میڈیا پر نہرو کی تعریف کرنے پر بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت نے انہیں بڑوان کے کلیکٹر کے عہدے سے ہٹا کر سکیرٹریٹ میں نائب سکریٹری مقرر کردیا۔

بقیہ 1

فوج کے خلاف سخت نعرے بازی کی، اس دوران مظاہرین اور فورسز میں جھڑپیں بھی ہوئیں، فورسز نے مظاہرین پر لاٹھی چارج، آنسو گیس کی شیلنگ کی جس سے متعدد افراد زخمی ہوگئے جبکہ بیسیوں مظاہرین کو گرفتار بھی

بقیہ 2

سمیت 3 دھماکوں میں 20 افراد ہلاک، جب کہ 50 کے قریب زخمی ہوگئے۔ پے درپے دھماکے ایسے وقت میں کئے گئے، جب فلوجہ میں عراقی فورسز محاذ کھول رکھا ہے، جس کی وجہ سے فلوجہ میں 50 ہزار افراد محصور ہوگئے ہیں۔

سفارتخانوں، غیرملکیوں کے گیسٹ ہاؤسز، ریسٹورنٹس، ہوٹلز، ایئرپورٹس، سویلین اداروں اور تعلیمی مراکز پر حملوں کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ہلمند میں گھمسان کی لڑائی کے بعد طالبان نے فتوحات حاصل کرلی ہیں ضلع نہر سراج میں 3 چوکیوں پر قبضہ کرلیا ہے سرے پل۔ بغلان میں بھی لڑائی جاری ہے۔ افغان فورسز کو بھاری جانی نقصان اٹھانا

شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 4 اہلکار ہلاک جبکہ 8 زخمی اور ٹینک بھی تباہ ہوا۔ صوبہ لغمان سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ضلع علیشنگ کے بہادر اور گڑگڑ کے علاقوں میں واقع فوجی چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں مجاہدین نے اللہ تعالی کی نصرت سے 13 گاؤں سے دشمن کا صفایا کروایا اور کٹھ پتلی دشمن کو

محمد صادق ولد نوراللہ، رفیع اللہ ولد عبدالرحیم، سیف الملوک ولد عصمت اللہ، طالب ولد سیف الملوک، محمد ولی ولد سیف الملوک، جمعہ گل ولد لنڈو، محمد صادق ولد محمد نعیم، شیرآغا ولد عبدالقدیر، عالم گل ولد ولی جان، عبدالغفور ولد دل محمد، شمس اللہ ولد محمد عیسی، سیف اللہ ولد عبدالعزیز، عبدالقادر ولد عبدالقدیر، داود ولد جمادار،

المقدس کے شمال میں ایک چیک پوائنٹ پر اسرائیلی پولیس نے ایک فلسطینی لڑکی کو گولی مار کر شہید کردیا ہے اور حسب معمول یہ کہانی بیان کی ہے کہ مقتولہ نے اسرائیلی سرحدی پولیس کے ایک اہلکار کو چاقو گھونپنے کی کوشش کی تھی۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق بدو چیک پوائنٹ پر پیش آنے والے اس واقعے میں کوئی پولیس اہلکار زخمی ہوا

موضوع بنایا۔ فرمایا: انسان انس سے ہے بمعنی محبت۔ یعنی اللہ سے محبت کرے گا تو انسان انسان کہلانے کا حقدار ہے اور محبت نام ہے سب کچھ قربان کرنے کا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا ازہر صاحب تھے۔ وہ وقتاً فوقتاً مجمع کو گرماتے رہے۔ کبھی ''عافیہ'' کا دردبھرا پیغام سناتے، کبھی شہداء کی قربانی، کبھی جہادی اشعار، کبھی جماعت کے ساتھوں کی حالات حاضرہ میں اندروں وبیرون ملک قربانی، شہادت، جیل، زخم، استقامت پر بات کرتے رہے۔ ڈویژن

گرفتاریوں شروع کردی ہے۔ انہوں نے حریت رہنماء نعیم احمد خان کو کشتواڑ جانے سے روکنے کی بھی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی پسندوں کو گرفتاریوں سے مرعوب نہیں کیا جاسکتا اور وہ بھارت کی نئی مکروہ سازشوں کیخلاف اپنا احتجاج جاری رکھیں گے۔

بقیہ 10

دیکھا جاسکتا ہے۔ حکام کے مطابق لاوا بہنے کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔



ملا اختر محمد منصور شہیدؒ کا ایک پیغام..... ایمانی غیرت وبصیرت کا اعلیٰ نمونہ

ملاقات..........محمد فیض اللہ جاوید

امارت اسلامیہ افغانستان کے امیر المؤمنین حضرت ملا اختر محمد منصور شہیدؒ جہاد افغانستان کے ایک عظیم کمانڈر اور بے حد قد آور شخصیت تھے۔ گزشتہ سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ نے تفصیلی بیان جاری فرمایا تھا۔ جو ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ افادہ قارئین کے لئے پیش خدمت ہے:

بِسمِ للّٰہِ لرّحمٰنِ لرّحِیم

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

إنّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ,نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ,فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ,وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ ,وَأَشْهَدُ أَنّ مُحَمّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ,إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم , وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ .

اما بعد :قال الله تبارک وتعالی :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ) ال عمران.

افغانستان کے مسلمان عوام، جہاد کے محاذ پر سرگرم عمل مجاہدین اور پوری امت مسلمہ کو عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان مبارک ایام میں مسلمانوں کی قربانیاں، صدقات، عبادات اور حج کے مناسک قبول فرمائے۔ خصوصا مکہ مکرمہ مسجد الحرام میں کرین کے گرنے کے المناک حادثے میں شہید ہونے والے تمام حجاج کرام کی شہادتیں قبول فرمائے اور زخمیوں کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

امارت اسلامیہ کے مؤسس اور محترم سربراہ امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی رحلت پر تمام مسلمانوں سے تعزیت کرتا ہوں اور جس نے بھی اس عظیم سانحے پر ہم سے ہمدردی کا اظہار کیا اور امارت اسلامیہ کو متحد رکھنے میں ہم سے تعاون کیا میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے ۔ عالیقدر امیرالمومنین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی امید رکھتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی عظیم جہادی خدمات اور اس مقدس راہ میں ان کی تمام تکالیف اور صعوبتیں قبول فرمائے اور اعلیٰ درجات نصیب فرمائے ۔ ان کے قابل قدر خاندان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

میں چاہتا ہوں اس عظیم دینی مناسبت اور فرصت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے افغانستان کے حالیہ جہادی اور سیاسی واقعات کے حوالے سے امارت اسلامیہ کے موقف کی وضاحت کردوں۔

مسلمان بھائیو!

14 سال سے افغانستان میں امریکا کی قیادت میں جارحیت پسندوں کے خلاف افغانستان کے مسلمان عوام کا جہاد ایک جہادی قیادت کے تحت جاری ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ ان شدید حالات میں ملا محمد عمر مجاہد کی قیادت اور رہنمائی ، ان کا خلوص ، مضبوط عزم اور ان کا خاص روحانی مقام ہی اس اتحاد کی وجہ تھی۔ یہ انہیں کا کارنامہ تھا کہ امارت اسلامیہ کے عسکری ، سیاسی ، ثقافتی ، انتظامی اور دیگر مختلف معاملات بہت اچھے طریقے سے انہوں نے منظّم رکھے اور ان کی رہنمائی کی۔

ان کے علاوہ امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کے ارکان ، بلند رتبہ قائدین ، جہادی کمانڈر ، ذمہ داران ، محاذوں کے مجاہدین اور افغان مجاہد عوام نے انتہائی خلوص ،صداقت ، وفاداری سے ان کا ساتھ دیا اور یوں سب کی مشترکہ محنت سے اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بدولت یا روشن کاروان کئی کٹھن منزلوں سے گذرا اور مسلمانوں کی مادی اور روحانی تعاون سے مکمل فتح کی منزل کے قریب پہنچا۔

ابھی جب امارت اسلامیہ کے زعیم کی حیثیت سے میرے کاندھوں پر بھاری بوجھ رکھا گیا ہے ، میں ایک بار پھر تکرار کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان مشکل حالات اور حساس وقت میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور ساتھیوں کے تعاون کے بغیر اس ذمہ داری کی انجام دہی اکیلے طور پر ممکن نہیں ہے ۔ اس لیے جس طرح امارت اسلامیہ منسوبین ، ذمہ داران اور مجاہدین سے تعاون اور دعاوں کی درخواست کرتا ہوں (اسی طرح امید کرتا ہوں کہ) تمام ہمدرد علماء کرام ، دانشوروں اور صاحب نظر لوگوں سے میری درخواست ہے کہ امارت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی اور عسکری، سیاسی، تعلیمی ،تربیتی ،ثقافتی ،اقتصادی اور دیگر اجتماعی معاملات میں مثبت ، معیاری اور موثر خدمات انجام دینے ،منصوبوں کی تشکیل اور ان کو عملی شکل دینے میں مفید مشوروں اور عملی تعاون سے گریز نہیں کریں گے۔ امارت اسلامیہ نہ صرف ایک جہادی اور سیاسی تحریک ہے بلکہ مسلمان عوام کی بیداری ،تربیت اور ہمہ پہلو ترقی کا ضامن ایک نظام ہے۔ اپنے عوام کی خوشحالی اور ترقی کے لیے اس کا تعاون کرنا چاہیے۔ اس مشترکہ گھر میں تمام افراد اور طبقات خصوصا عصری اور دینی استعدادوں کے درمیان قربت، ہم آہنگی اور مضبوط تعاون کا رشتہ ہونا چاہیے۔

میں اپنے تمام مجاہدین اور عوام کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنی حد تک شریعت مقدسہ پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ عالیقدر امیرالمومنین رحمہ اللہ کی راہ پر چلوں گا۔ اس صف کو جس طرح ماضی میں متحد تھا اسی طرح متحد رکھوں گا۔ علماء کرام کی اسلامی رہنمائی کی روشنی میں اپنے معاملات کو لے کر آگے بڑھوں گا۔

چونکہ جارحیت کے خلاف ہمارا چودہ سالہ جہاد کامیابی سے ہم کنار ہونے کو ہے ۔ اور دشمن ہر میدان میں شکست کھا چکا ہے ۔ اب وہ اس کوشش میں ہے کہ پروپیگنڈے کے حربے آزما کر مجاہدین کے درمیان بے اتفاقی اور بداعتمادی کی فضا قائم کردے۔ مجاہدین کی متحد صف میں تقسیم کی بے بنیاد افواہیں با قاعدہ یا بے قاعدہ طور پر پھیلائی جارہی ہیں۔ عوام اور مجاہدین دشمن کے اس طرح کے پروپیگنڈوں کی طرف باقاعدگی سے متوجہ رہیں ۔خصوصا وہ ساتھی جنہیں شکوے ہیں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ دشمن کے اس طرح کے پروپیگنڈوں اور دیگر شیطانی چالوں کا راستہ روکیں ۔ کیوں کہ امارت اسلامیہ ہمارے اور آپ کی قربانیوں سے چلا ہوا ہم سب کا مشترکہ کاروان ہے۔ آپ کی اور اس پریشان حال عوام کی عزت اور حیثیت اسی گھر کو متحد رکھنے میں ہے ۔ ان حساس مراحل میں اپنی صف متحد اور متفق رکھیں ۔ اپنے شہداء کے پاکیزہ خون اور ان کی آرزووں کا احترام سب سے زیادہ ضروری ہے۔

مجاہدین کو چاہیے دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں اور بدگمانی سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ .

ترجمہ :اے ایمان والو !بہت سی بدگمانیوں سے بچو۔ کیوں کہ بے شک کچھ بدگمانیاں گناہ ہیں۔

مومنوں اور اللہ تعالیٰ کے مکلّف بندوں کی حیثیت سے یہ ہمارا فریضہ ہے کہ متحد اور متفق رہیں ۔ قومی ، علاقائی اور لسانی تعصّبات سے انتہائی سختی سے خود کو بچائیں۔ اپنے عوام کا زیادہ خیال رہے ۔ اور ان کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھیں۔

کابل انتظامیہ، جارحیت پسند اور کچھ دیگر فسادی عناصر ملک کے مختلف حصوں میں ہمارے مظلوم ہم وطنوں کو مختلف بہانوں سے تشدد اور مظالم کا نشانہ بنا رہے ہیں ۔ عام شہریوں کو دشمن کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ ان سے زندگی کا حق چھین کرنا جائز الزامات لگا کر جیلوں میں ڈالا جارہا ہے ۔ جیلوں میں ان قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے۔ حتی کہ مظلوم عوام کے بے گناہ قیدیوں کو بے رحمانہ اور وحشیانہ طریقے سے شہید کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح کچھ فسادی عناصر اور مخصوص انٹیلی جنس حلقے مجاہدین کو بدنام کرنے کیلیے بے گناہ لوگوں پر مظالم ڈھاتے ہیں ۔ ہم ان تمام ظالمانہ اقدامات کی نہ صرف شدید مذمت کرتے ہیں بلکہ ایسے جرائم کے مرتکبین کو اسلامی اصولوں کے مطابق سزادیں گے ۔ انشاء اللہ۔ اگر مجاہدین کی صف میں کوئی عوامی نقصانات کے حوالے سے بے پروائی کا مظاہرہ کرے یا قصدا ایسا کرے یا قیدیوں کے ساتھ غیر شرعی سلوک کرے ہم فوری طور پر اس کی پوچھ گچھ کریں گے اور شریعت مقدسہ کی روشنی میں انہیں سزائیں دیں گے ۔ ہم اپنی صف پاک اور مخلص لوگوں کے ذریعے مضبوط بنانا چاہتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں جو غیر شرعی اعمال کا ارتکاب کر کے مجاہدین کو بدنام کرتے ہیں ۔ اور ایسے لوگوں کا راستہ روکیں گے ۔ انشاء اللہ۔

مجاہدین اس بات کی جانب پوری شدت سے متوجہ رہیں کہ کارروائیوں کے دوران بے گناہ لوگوں کا خون نہ بہے ۔ امارت اسلامیہ اپنے عوام کے تحفظ کا ذمہ دار ہے ۔ اور میں امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے کبھی بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ بے احتیاطی کے باعث لوگوں کے جان یا مال کو نقصان پہنچایا جائے۔

مجاہدین کو کسی بھی معاملے میں اس بات کی اجازت نہیں کہ اپنی طرف سے ایسے احکامات جاری کریں جو شریعت سے متصادم ہوں، یا ایسی کوئی مصلحت جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو اور تمہارے نفسوں کو اس سے خوشی ملے۔ ایسا سلوک اپنے ساتھیوں سے آپس میں ہو یا عوام کے ساتھ۔ حتیٰ کہ دشمن سے بھی ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہو۔ نرمی کی جگہ نرمی اور سختی کی جگہ سختی کریں۔ ہر عمل اسلامی قانون اور نبوی اخلاق کی روشنی میں انجام دیا کریں۔

جنگ ہم پر مسلط کی گئی ہے۔ ہماری اسلامی حکومت اور قوم پر زیادتی ہوئی ہے ۔ ہماری سرزمین جارحیت کا شکار ہوئی ہے ۔ اس لیے ہر لحاظ سے اور ہر قانون کے مطابق ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ اپنے عقیدے اور اپنی سرزمین کا دفاع کریں ، آزادی حاصل کریں اور شرعی نظام کی حاکمیت قائم کریں۔ افغانستان کے تمام طبقات کو شامل ایسا شرعی نظام قائم کریں جس کے سائے میں پوری قوم کے حقوق محفوظ ہوں ۔ اور ایک دوسرے کیساتھ محبت اور بھائی چارے کی فضا میں زندگی گذاریں۔ جوان کے عزائم کا مظہر، استقلال اور زمینی آزادی کے لیے دفاعی حصار اور انکے تمام تر شرعی، جہادی اور قومی مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ عالمی دنیا سے دوطرفہ مثبت معاملہ رکھے۔

جارحیت پسند اور ان کے داخلی معاونین جنہوں نے مجاہدین کے مقابلے میں شدید شکست کھائی ہے اب کوشش کررہے ہیں کہ شمالی علاقوں میں ہماری فتوحات کو شمالی پڑوسیوں کے سامنے خطرہ بنا کر پیش کر دیں ۔ اور اس طرح سے انہیں اپنا ساتھی بننے پر مجبور کریں ۔ مگر ہمارے پڑوسیوں کے لیے ہماری پالیسی واضح ہے ۔ ہمیں ہمارے دشمنوں کے کرائے ہوئے تعارف سے نہ پہچانا جائے۔

ملک کی نئی نسل کے لیے دینی اور عصری تعلیم بڑی اور اہم ترین ضرورت ہے ۔ میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین سے کہتا ہوں کہ اپنے اپنے علاقوں میں دینی اور عصری تعلیم کے لیے حالات سازگار بنائیں اور ان سے تعاون کریں۔

ملک کا دانشور طبقہ، دیندار تعلیم یافتہ طبقے ،قومی تاجر اور تمام ہنرمند اور تیکنیکی ماہرین ملک کے مستقبل کے معمار ہیں ۔ مجاہدین ان کے استعداد اور صلاحیت کی قدر کریں گے اور انہیں تحفظ فراہم کریں گے ۔ سب لوگ پورے اطمینان سے کام اور خدمت جاری رکھیں۔

امارت اسلامیہ تمام عام المنفعت اور ذاتی تاسیسات اور خدمات عوام کا حق اور قومی دولت سمجھتی ہے۔ اور کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ انہیں نقصان پہنچائیں ۔ بلا کسی مخصوص ایجنڈے کے محض خدمت پر یقین رکھنے والے اداروں اور اہل خیر کی وہ خدمات جو انہوں نے ہمارے عوام کی خیر خواہی اور خوشحالی کے لیے انجام دی ہیں قابل قدر ہیں۔ کاموں میں سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہم ان سے تعاون کریں گے۔

ہم افغانستان میں جارحیت پسندوں کی ہر حوالے سے موجودگی افغانستان اور پورے خطے کے خلاف ایک جنگ کو جنم دینے اور اسے طول دینے والا ایک عامل سمجھتے ہیں ۔ کیوں کہ یہ خطے کے تحفظ کے لیے خطرہ اور یقینی نقصان ہے۔ اس لیے ہر وہ شخص جو افغانستان اور خطے کی خوشحالی اور امن چاہتا ہے وہ افغان عوام کے ساتھ جارحیت کے خاتمے کے لیے تعاون کرے۔

امارت اسلامیہ اپنی دیگر سرگرمیوں کے ساتھ سیاسی کوششیں بھی کررہی ہے ۔ اور اس راہ میں عملی اقدامات بھی کرچکی ہے ۔ اور اس مقصد کی خاطر امارت اسلامیہ کا خصوصی سیاسی دفتر بھی ہے جو گذشتہ چند سالوں سے سرگرم عمل ہے۔ مختلف جہات سے روابط اور مذاکرات کا اختیار انہیں سونپ دیا گیا ہے ۔ سیاسی دفتر نے امارت اسلامیہ کا یہ پیغام ہر کسی کو پہنچا دیا ہے کہ ہم پڑوسی ممالک ، خطے اور دنیا کے تمام ممالک خصوصا اسلامی ممالک سے اچھے اور قانونی روابط چاہتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے جنگ زدہ اور دکھی ملک سے جارحیت کے خاتمے میں دنیا کے آزاد ضمیر والے لوگ ہمارا تعاون کریں۔

ہم مذاکرات کے حوالے سے وقت کے تقاضے کے مطابق وہ پالیسی آگے بنائیں گے جو شریعت مقدسہ کے اصولوں ، جہادی آرزووں اور قومی مفادات کے مطابق ہو۔

امارت اسلامیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ملک جارحیت کا شکار نہ ہو۔ افغانوں کی آپس کی مشکلات آپس کی افہام تفہیم کے ذریعے حل کیے جاسکتے ہیں ۔ مسئلہ افغانستان کے حل کے بہانے ہر طرح کا بیرونی دباو ، نہ صرف یہ کہ مسئلہ حل نہیں کرسکتا بلکہ مزید مسائل پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

کابل انتظامیہ اگر چاہتی ہے کہ ملک میں جنگ کا خاتمہ ہو اور امن قائم ہوجائے تو جارحیت کے مکمل خاتمہ اور جارحیت پسندوں سے ہونے والے تمام معاہدے فسخ کر کے ہی ایسا ممکن ہوگا۔

یہ جو زبانی کلامی مصالحت اور امن کے نعرے لگتے ہیں مگر عملی طور پر جنگ کے محاذ علاقائی ،قومی ، مذہبی اور تنظیمی جھگڑوں سے گرم رکھے جاتے ہیں ۔ خودسر اور بدنام زمانہ جنگجوؤں کو بے مہار چھوڑ کر انہیں اختیارات اور وسائل دیے جاتے ہیں ، جو مظلوم عوام کو مظالم کا نشانہ بناتے ہیں یہ مصالحت اور امن کا مذاق اڑانے سے زیادہ کچھ نہیں۔

جارحیت کے سائے تلے مختلف گروپوں کو پیدا کر کے مجاہدین کے خلاف انہیں لڑانا افغانستان میں امریکا کی پراکسی جنگ کو جاری رکھنے کا تازہ ترین حربہ ہے ۔ جو افغانوں سے اپنا انتقام لینے کے لیے شروع کیا گیا۔ مگر ان شاء اللہ افغان مسلمان عوام اپنی وحدت مضبوط کر کے ان کی یہ سازش بھی اسی طرح ناکام بنائیں گے جس طرح امریکا کی دیگر تمام کوششیں ناکام ہوچکی ہیں۔

افغانوں کو بیدار رہنا چاہیے ۔ جارحیت پسند ممالک کے خفیہ حلقے ہماری قوم کو شعوری طور پر قوم، قبیلے اور علاقہ پرستی کی بیماری میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں ۔ اور ہمارے متحدہ ملک کی تقسیم کا راستہ ہموار کرنا چاہتے ہیں ۔ یہاں تک کہ اب ہمارے تاریخی اسلامی ملک کی اسلامی اور افغانی تشخص کو بھی متنازع بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس کی بہترین مثال حالیہ الیکٹرانک تذکرے ہیں۔

جارحیت پسندوں نے گذشتہ چودہ سالوں میں اربوں ڈالر کے امداد کے اعلان کے باوجود افغانستان میں کوئی ایسا بنیادی کام نہیں کیا جس کے ثمرات ہمیشہ افغانوں کو ملتے رہیں ۔ ہر اسکیم مختصر عرصے کے لیے ،مبہم اور فریب پر مبنی رہی ۔ البتہ فکری تخریب اور آپس کی دشمنی کے لیے زہر پوری طرح پھیلایا گیا۔

ہم امریکا سے کہتے ہیں کہ ستمبر کے واقعے کے بہانے تم نے افغانستان پر جارحیت کی ۔ آج اسی دن کو چودہ سال گذرے ہیں ۔ افغانستان پر جارحیت کر کے بجائے اس کے کہ تم مزید گیارہ ستمبر کے جیسے واقعات کی روک تھام کرتے آج تمھاری زندگی کا ہر لمحہ دنیا کے ہر کونے میں تمھارے لیے گیارہ ستمبر کا خوفناک حادثہ بن چکا ہے ۔ ہر جگہ تم حملے کا نشانہ ہو اور تمھاری زندگی کو خطرات لاحق ہیں ۔ آپ کو چاہیے کہ اس طرح کے حوادث کی روک تھام اور اپنے تحفظ کی خاطر اپنی استعمارانہ پالیسی پر پھر سے نظر ثانی کریں۔ نہ یہ کہ مزید عوام کو مار کر اور جارحیت کر کے اپنے تحفظ کے خواب دیکھنے لگو۔

امارت اسلامیہ افغانستان اسلامی دنیا اور مسلمانوں کے ساتھ دینی ہمدردی کی بنیاد پر تعلق رکھتی ہے ۔ اور خود کو ان کے غموں میں شریک سمجھتی ہے ۔ اسی لیے فلسطینی عوام کے مطالبات اور دیگر کمزور مسلمانوں کے برحق مطالبات کے لیے ہر وقت آواز اٹھاتی ہے۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ للہ الحمد مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دشمن کو ہر میدان میں واضح شکست دی ہے۔ افغانستان کے ہر گوشے میں مجاہدین نے بہت فتوحات حاصل کی ہیں ۔ دشمن کی تمام سازشیں ناکام کردیں۔ مزید اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مستحق بننے کے لیے اپنا جہاد کلمہ الہی کی سربلندی اور اپنے دکھی عوام کی آسودگی اور ان کی خدمت کی نیت سے آگے لے کر چلیں ۔ عوام کے جان ، مال اور انسانی حیثیت کا تحفظ اپنی شرعی اور اخلاقی ذمہ داری سمجھیں ۔ ان کے ساتھ معاملات کے وقت نرمی ، مہربانی اور ہمدردی سے کام لیں ۔ جہادی سرگرمیوں کی ادائیگی کے لیے عوامی حمایت حاصل کریں۔ عام مسلمانوں کے مسائل علماء کرام اور قومی وسماجی رہنماوں کے مشورے اور تفاہم سے حل کریں۔ عوام کے ساتھ حاکم نہیں بلکہ خادم کی حیثیت سے رویہ رکھیں۔

آخر میں ایک بار پھر افغانستان کے مجاہد عوام ، محاذوں کے مجاہدین ، دشمن کی جیلوں میں اسیر مجاہدین اور پوری امت مسلمہ کو عیدالاضحیٰ کی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین اور تمام مسلمانوں کی تمام وہ قربانیاں اور سرگرمیاں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انجام دی ہیں قبول فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو دشمن کی ہر طرح کی سازشوں سے محفوظ رکھے ۔ اور اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ عید کے خوشیوں بھرے لمحات میں شہداء ، قیدیوں ، مجاہدین ، مہاجرین اور تمام بے بس اور بے سہارا مسلمانوں کے خاندانوں کو بھی عید کی خوشیوں میں اپنے ساتھ شریک کریں ، اور اپنی بساط کے مطابق ان کی ضروریات پوری کریں۔

اللهم حبب إلينا الإيمان وزينه في قلوبنا وكره إلينا الكفر والفسوق والعصيان، واجعلنا من الراشدين، اللهم انصرنا على أعدائنا وأصلح أمورنا واهدنا لما فيه الخير والصلاح في ديننا ودنيانا .آمين

والسلام

خادم اسلام امیرالمؤمنین ملا اختر محمد منصور (شہید رحمہ اللہ)

۸ ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۲ ستمبر ۲۰۱۵ء

☆......☆......☆



ملا اختر منصور شہیدؒ کے وقتاً فوقتاً جاری کیے گئے بیانات واحکامات

ترتیب: محمد جواد

امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین کو جاری کی گئی ایک نصیحت......

امیرالمومنین ملا اختر محمد منصور دامت برکاتہم العالیہ

امارت اسلامیہ کے مجاہدین کا لائحہ جو کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں بنایا گیا ہے اور مجاہدین کو تمام مسائل کے متعلق وضاحت دے دی گئی ہے تو ضروری ہے کہ اس کی اہمیت کو سمجھ لیں ، اور پوری دقت اور توجہ کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوں۔

ہماری طرف سے بھی آپ کو نصیحت ہے کہ پورے شوق و اخلاص کے ساتھ اس میں شرکت کریں۔ علمائے کرام اور مشائخ کے دراسات اور وعظ پر توجہ دیں۔ ان کی گفتگو، نصائح ، ہدایات اور اہم شرعی مسائل کو ممکن حد تک یاد کرلیں ، خود اس پر عمل پیرا رہیں اور دوسرے مجاہد بھائیوں تک پہنچائیں تا کہ ہمارا مقدس جہاد اسلامی شعار کے مطابق اور سو فیصد شریعت مطہرہ کی حدود کا پابند رہے اور جہادی صفوف میں کوئی بھی عمل خلاف شریعت نظر نہ آئے۔

مجاہدین بھائیو! آپ کو بخوبی علم ہے کہ جہاد ایک عبادت ہے اور ہر عبادت میں اجر وثواب مرتب کیا جاتا ہے تو وہ نیت کیمطابق ہی کیا جاتا ہے۔ تو اگر ہم چاہیں کہ ہمارا جہاد واقعی فی سبیل اللہ بن جائے ، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ملے اور آخرت میں عظیم الشان درجات حاصل ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہر چیز سے پہلے اپنی نیتوں کی اصلاح کرلیں۔ ہماری نیتوں سے تمام مادی ، دنیوی اغراض جیسا کہ منصب ، شہرت، رعب ودبدبہ، حکمرانی کی آرزو اور اسی طرح اور مقاصد نکل جانا چاہیے۔ بلکہ ہمارا ہدف صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور الٰہی نظام کی حاکمیت ہونی چاہیے۔ نیت کی اصلاح کے بعد جب عملاً محاذ پر جائیں اور جہاد شروع کریں تو اس بات پر توجہ رکھیں کہ ہر عمل شریعت اور فقہ حنفی کی حدود میں سرانجام دیں۔

الحمدللہ شریعت نے ہمارے لیے سب کچھ واضح کردیا ہے۔ ہر کسی کے ساتھ تعامل کا شرعی طریقہ معلوم ہے۔ ہم جو کہتے ہیں کہ ہمارے جہاد کا اصل مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ سب سے پہلے خود پر یہ قاعدہ نافذ کریں۔ ہر عمل میں شریعت کے حکم کو مدنظر رکھیں۔ جہاد میں شخصی اجتہاد ، شخصی مزاجوں یا افراط و تفریط کو شامل نہ ہونے دیں۔ بلکہ صرف اور صرف شریعت کے تابع رہیں۔ اس بات پر بھرپور عقیدہ رکھیں کہ شریعت ہمیں جو حکم دیتی ہے ، اسی میں ہماری خیر ہے اگرچہ ظاہراً کسی کے مزاج پر بھاری گزرے۔

جہادی امور میں شریعت پر التزام، اللہ تعالیٰ کا ڈر اور تقویٰ کو اپنا شعار بنالیں۔ تقویٰ ہی وہ صفت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانوں کے عزت کا معیار ٹھہرایا گیا ہے۔ جو جتنا متقی ہوگا اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت مند ہوگا۔ امرا کی اطاعت، ماتحت دوستوں کے ساتھ شفقت، بڑی عمر والوں کا ادب واحترام، عام لوگوں کے ساتھ اچھا رویہ، باہمی بھائی چارہ، ایثار، خدمت، تواضع، حلم، عفو، امانت داری، حسن تعامل ، اخلاق حسنہ اور مزید اچھی عادات سے ہر مجاہد بھائی خود کو مزین کرے۔

تا کہ مجاہد عام لوگوں کے لیے ایک نمونہ اور مثال رہے اور لوگ اس کی پیروی کریں اور اسی کی عالی شخصیت اور اخلاق حسنہ کی برکت سیلوگ اسلام اور جہاد کی طرف مائل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے اور عام مسلمان جو ہمارے زیر حکومت علاقوں میں زندگی گزار رہے ہیں ، ہمارے اداروں کی طرف رجوع کرتے ہیں یا ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعامل آتا ہے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ یہ بے آسرا و کمزور لوگ ہمارے پاس امانت ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سونپا ہے اور ہم ان پر حاکم ہیں۔ یہ ہمارے لیے ایک عظیم آزمائش ہے کہ ہم ان کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں؟ اللہ نہ کرے ان کے ساتھ تکبر، غرور، بداخلاقی اور شدت کے ساتھ پیش آئیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے قہر کا نشانہ بن جائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کوئی بھی ظلم برداشت نہیں کرتے ، اسی لیے متوجہ رہیں اور نبوی فرمان کے مطابق:

بشروا و لاتنفروا، يسروا و لا تعسروا

خوشی کی بات کرو اور نفرت نہ کرو، آسانی کرو اور سختی مت کرو۔

کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اخلاق حسنہ، عاطفت اور نرمی سے بھرپور رویہ اختیار کریں، تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو جائیں اور عام المسلمین کی حمایت بھی حاصل ہو۔

موجودہ حالات کی بابت یہ کہنا ضروری سمجھوں گا کہ الحمد للہ ، اللہ تعالیٰ کے فضل و نصرت کے بدولت امارت اسلامیہ کے مجاہدین پہلے کی نسبت مزید اچھی حالت میں ہیں۔ ملک کے مختلف صوبوں میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو عظیم فتوحات عطا فرمائی ہیں اور فتوحات کا یہ سلسلہ بحمد للہ جاری ہے۔ دشمن نے مختلف النوع چالوں کے ذریعے چاہا کہ مجاہدین کو ٹکڑوں میں تقسیم کرے، امارت اسلامیہ کی بنیادوں کو کمزور کرے ، اور مجاہدین کے عزم کو کمزور کرے لیکن الحمد للہ دشمن کو اس طرح کی تمام سیاسی اور جنگی چالوں میں شکست کا سامنا کرنا۔

امارت اسلامیہ کی صف ایک صف ہے اور دن بدن اس کی بنیادیں مضبوطی اور استحکام کی جانب گامزن ہیں، اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور گزرے لمحات سے سبق سیکھیں اور دشمن کی چالوں کے خلاف مزید چوکنا رہیں۔

گزشتہ سال میں اگر ہمارا کوئی بھائی ناراض ہوگیا ہو یا کچھ وقت کے لیے امارت اسلامیہ سے دور رہا ہو تو ہر ممکن حد تک ہمیں چاہیے کہ اُسے مطمئن کرنے کی کوشش کریں اور ان کو خوش کریں اور امارت اسلامیہ کے صفوف سے جوڑ دیں۔ میں امارت اسلامیہ کے مؤسس اور محبوب رہبر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی یہ بات ایک بار پھر زندہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں ہم کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی یا تضاد نہیں رکھتے۔ ہماری دوستی و دشمنی صرف اور صرف مقدس دین اسلام کے اساسوں پر ہے۔ جیسا کہ امارت اسلامیہ کے مختلف کمیسون اور مختلف شعبے ہیں تو نظامی مجاہدین اور مسئولین امارت اسلامیہ کے تمام اداروں کے ساتھ تعاون کرتے رہیں۔ مجاہدین عسکری آپریشنوں کے ساتھ ساتھ دعوت وارشاد کے ساتھ بھی بھرپور تعاون کریں۔

معارف کے شعبے میں ملک کے بچوں اور جوانوں کو شریعت کے مطابق دینی اور عصری تعلیم دیں اور اسی طرح تمام کاموں میں حسب استطاعت جہادی امور کے پیشرفت اور بہبود میں حصہ لیں۔

آخر میں ایک بار پھر واضح کردوں کہ ہمارا راستہ اللہ تعالیٰ کی شریعت اور نبوی طریقہ کے مطابق ہے، وہی راستہ جس کی زندہ مثال ہمارے لیے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے پیش کی اور ہمارے لیے اُن کا بہترین دستور العمل مثال ہے۔ اور ہمارا سوائے شریعت کے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہمارے مختلف دشمنان امارت اسلامیہ کو بدنام کرنے کے لیے طرح طرح کے پروپیگنڈے کرتے ہیں اور آئندہ بھی طرح طرح کے حربے استعمال کرتے رہیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم صراط مستقیم پر برابر، ہوشیار اور چوکنا رہیں۔ دشمن کے وسوسوں اور افواہوں کی پرواہ نہ کریں اور صرف اور صرف اپنے کام پر توجہ مرکوز رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انشاء اللہ آنے والے مہینوں میں اچھی فتوحات دیکھیں گے، گزشتہ سال دشمن کے نقصانات، اُس کی مختلف النوع چالوں اور امارت اسلامیہ کی فتوحات نے دکھا دیا کہ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کی بھرپور نصرت ہمارے ساتھ ہے۔ ہم اسلامی نصرت پر بھرپور عقیدہ رکھتے اور ایمان رکھتے ہیں ! ہم شریعت پر پابند اور محکم رہیں تو کوئی دشمن ہم پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ اور ہم ہمیشہ کامیاب رہیں گے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلا تَهِنُوا وَلا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ آل عمران(139)

پس آیئے الٰہی نصرت کے شامل ہونے کے ساتھ ساتھ مضبوط ایمان وعزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں تجدید عہد کریں۔

اپنی نیتوں کی اصلاح کریں! اور صرف اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر قوی عزم کے ساتھ دشمن پر مزید کاری ضرب لگانے کی تیاری کریں۔ آخر میں ایک بار پھر سلام اور نیک تمناؤں کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام امت کو درپیش مشکلات سے نکالے اور مجاہدین کو کامیابی نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر پورے ملک میں اسلامی نظام کی بہاریں لائے۔ اور مظلوم امت کو اسلامی نظام کے سائے میں آرام ، عزت مند اور پرامن زندگی نصیب فرمائے آمین یارب العالمین

☆......☆......☆

حضرت ملا اختر محمد منصور شہیدؒ کا مجاہدین اسلام سے کیا گیا ایک وائرلیس خطاب

2015-10-27 بروز منگل مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے سات بجے امارت اسلامیہ کے زعیم امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ نے ملک کے طول وعرض میں موجود مجاہدین کو وائرلیس کے ذریعے خطاب فرمایا۔

موصوف نے خطاب کا آغاز حمد وصلوۃ کرتے ہوئے مجاہدین کو مسنون سلام، نیک خواہشات اور حالیہ فتوحات کی مبارک باد پیش کی۔

جناب منصور صاحب نے خطاب کے دوران مجاہدین کے لیے نصرت اور تکالیف جھیلنے کے مقابلے میں خصوصی دعائیں فرمائیں۔ اسی طرح جہادی میدان میں شہید ہونے والے شہداء کے روح ایصال کے لیے دست بدعا اور جنگ زدہ افراد کیساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی دربار سے اجر عظیم کی التجاء کی۔

جناب امیر المؤمنین حفظہ اللہ نے خطاب کے دوران مجاہدین کو عوام کیساتھ اچھے سلوک کی جانب مدعو کیا اور کہا کہ یہی غیور، مجاہد اور متدین عوام ہیں، جنہوں نے دین کے لیے قربانیاں دی ہیں اور عوام کا ہم پر حق اور احسان ہے ، جو درحقیقت ہماری تمام کامیابیاں انہی مجاہد عوام کے تعاون کا نتیجہ ہے ۔ عوامی عمائدین، بااثر اشخاص، علماء کرام اور قومی رہنماؤں کا احترام کرنا چاہیے۔ ان سے مشورے لینے چاہیے۔

عالی قدر امیر المؤمنین حفظہ اللہ نے مجاہدین کو بتایا کہ عام المنفعہ تاسیسات (قومی تنصیبات) مثلا آبی ذخائر، مدارس، اسکولز، پل، کلینک وغیرہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا چاہیے، بلکہ ان کے لیے تحفظ کے لیے کمربستہ رہے۔ جہاں بھی عوام کو فائدہ پہنچے، اسی جگہ کا حفاظت ہونا چاہیے اور ان افراد کا روک تھام کیا جائے، جو اس نوعیت تخریبی اعمال انجام دینے سے مجاہدین کی بدنامی کرنا چاہتا ہے۔

جناب منصور صاحب مجاہدین کو بتاتے ہیں کہ فتوحات اور کامیابیوں کے سلسلے کو جاری رکھے۔ موصوف نے کہا کہ دشمن گھبراہٹ کی حالت میں ہے۔ ان کے صفیں درہم برہم ہوچکی ہیں۔ اپنے آپ پر اعتماد اور حوصلے کو کھوچکے ہیں۔ مجاہدین موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دشمن پر تابڑ توڑ حملوں میں تیزی لائے، تا کہ جہادی میدان میں مزید فتوحات حاصل اور ملک کو قبضے اور فساد سے نجات ملے۔

انہوں نے مجاہد رہنماؤں اور کمانڈروں کو خصوصی طور پر متنبہ کیا کہ اپنے ماتحت افراد(مجاہدین) کے اعمال پر توجہ دیں ۔ ان کے روزانہ اعمال اور عبادات، عوام کیساتھ سلوک، اخلاق اور تمام امور کی جانب متوجہ ہونے چاہیے ،تا کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی تمام جہادی امور کو سرانجام دیں۔

امارت اسلامیہ کے زعیم نے خطاب کے آخر میں مجاہدین کو امارت اسلامیہ کے صف کو متحد رکھنے کا اطمینان دلایا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا، جس نے امارت اسلامیہ کے صف کو متحد رکھا اور اس بابت دشمن کے پروپیگنڈے من گھڑت ہیں۔ للہ الحمد امارت اسلامیہ کا صف متحد ہے اور اس کے مزید استحکام اور اتحاد کے لیے بھی کوششیں جاری ہیں۔

آخر میں امارت اسلامیہ کے زعیم نے مجاہدین کے دعائیں فرمائیں اور مجاہدین سے بھی دعاؤں کا مطالبہ کیا۔

☆......☆......☆

حضرت ملا اختر محمد منصور شہیدؒ کا قندوز کی فتح پر پیغام

حمد وشکر کا مقام ہے کہ آخر کار اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مرحمت سے ملک کے شمال میں اہم صوبے قندوز کا مرکزی شہر پہلا صوبائی مرکز کی حیثیت سے امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی ہاتھوں فتح ہوا۔ الحمد للہ والمنۃ

امارت اسلامیہ افغانستان کے قائد تمام مجاہدین اور مجاہد عوام کو اس عظیم کامیابی کی مبارکباد کہتے ہیں اور گزارش کرتے ہیں کہ اس عظیم فتح کو اللہ تعالیٰ کی ثناء و صفت، شکرانے اور عبادات سے منائیں۔

قندوز واقعہ کے متعلق امارت اسلامیہ درج ذیل نکات کو قابل تذکر سمجھتی ہے، جن پر توجہ دی جائے۔

1: مجاہدین کاروائی کو ختم کرنے اور فوجی تنصیبات کی استحکام کے بعد اپنی تمام تر توجہ قندوز شہر کے معزز عوام کی جان، مال، املاک اور عزت کی تحفظ کی جانب مبذول کروائیں۔ اکثر اوقات ایسی جنگی ماحول سے موقع پرست اور لوٹ مار افراد ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مجاہدین کو چوکس رہنا چاہیے اور کسی کو اجازت نہ دے کہ وہ شہریوں کی جان ومال اور یا بیت المال کے عام منافع کو نقصان پہنچائیں۔

2: قندوز شہر کے باشندے اس بات سے بخوبی آگاہ رہے کہ ذاتی اموال پر حملہ، جان بوجھ کر اور ماورائے عدالت قتل، لوٹ مار اور یا کسی کی چار دیواری کو پامال کرنے کی امارت اسلامیہ کی ارادہ اور نیت نہیں ہے، بلکہ ایسے اعمال اور انارشی کا سدباب کرتی ہے۔ جو افراد جنگی حالت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے جرائم کی کوشش کرتا ہو، وہ مجاہدین نہیں ہیں۔ شہری ایسے اعمال کی روک تھام اور عاملین کی گرفتاری میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین سے تعاون کریں۔

3: قندوز شہری اپنی جان و مال کی حفاظت کے متعلق تشویش نہ کریں، بے فکر رہے، معمول کے مطابق زندگی کے روزمرہ امور کو جاری رکھے۔ قومی تاجر، کاریگر، ہسپتال، اسکول، میونسپلٹی اور تمام خدمات کے ارکان امن کی فضا میں اپنے روزمرہ امور کو شروع کریں اور کسی قسم کے خوف اور تشویش کا احساس نہ کریں۔ مجاہدین ان کے بھائی ہیں اور ان کے جان و مال کے تحفظ کے لیے وفادار ہیں۔ مجاہدین کسی کو تکلیف پہنچانے یا توہین کرنے کی فکر میں نہیں ہے، بلکہ عوام کا سکون اور احترام ان کا آرزو ہے۔

4: سرکاری اداروں سے منسلک وہ آفسرز یا سیکورٹی اہلکار جو بعض جنگی محاذوں میں لڑنے کا ارادہ رکھتا ہوا اور یا انتقام کی خوف سے چھپے ہوئے ہیں، ان کے لیے ہمارا پیغام یہ ہے کہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین اس بارے میں دشمن کے پروپیگنڈے اور بدگمانی کو نظر انداز کرتی ہے۔

مجاہدین کو انتقام لینے کا فکر نہیں ہے، بلکہ عام معافی کا پیغام ساتھ لایا ہے۔ ماضی میں جب وہ مجاہدین کے ٹارگٹ تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ استعمار اور مزدور رژیم کے صف میں عملی طور پر کھڑے تھے۔ اب اگر وہ اس کردار سے منصرف ہوتے ہیں، مخالف صف سے اپنا رابطہ منقطع کرتا ہے، امارت اسلامیہ کے عام معافی کے دروازے ان کے سامنے کھلے ہیں۔ وہ اطمینان سے دعوت و ارشاد پروگرام کے ذریعے مجاہدین سے رابطہ کرسکتے ہیں، تا کہ اپنے جان و مال کا حفاظت کریں۔

5: یہ فتوحات اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مجاہد عوام کی قربانیوں کا نتیجہ ہے، لہذا کابل انتظامیہ کے عہدیدار جرائت سے اپنی شکست مان لے۔ مجاہدین کی کامیابیوں کو اجنبی خفیہ اداروں سے منسوب نہ کریں اور نہ ہی اپنی شکست کا انتقام آندھی فضائی حملوں اور توپوں کے ذریعے عوام سے لے اور مجاہدین کی پیش قدمی کو ایک تلخ حقیقت کے طور پر تسلیم کرلے اور اپنے مستقبل اور ملک بھر کی مصلحت کا فکر آرام سے کریں۔ اب وہ وقت گزر چکا ہے کہ عوام کے اذہان کو دوستم کے بہانگ دہل دعوؤں، اشرف غنی کے ورغلانے والے وعدوں اور مغربی ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈوں سے اغفال کریں۔

والسلام

خادم اسلام امیرالمؤمنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ

14/ ذی الحجہ 1436ھ بمطابق 28/ ستمبر 2015

☆......☆......☆

خوش درخشید



السلام علیکم — طلحہ السیف

tlhasaif@gmail.com

talhausaif@alqalamonline.com

اللہ تعالیٰ کے سچے بندے طالبان ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ وہ شریعت کی پاسداری کریں گے ،شریعت کا علم اونچا رکھیں گے ،شریعت کے لئے قربانیاں دیں گے ، اپنی زندگیاں اِعلائے کلمۃ الحق کی خاطر گذاریں گے اور اسی کی راہ میں مریں گے۔

"انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا اپنا عہد پورا کر دکھایا۔ ان میں سے کچھ اپنا کام پورا کر کے جا چکے اور کئی منتظر ہیں اور ان کے عزائم بدلے نہیں"۔

ملا عمر مجاہد نے یہ علم تھاما اور پھر زندگی کی آخری سانس تک میدان میں جم کر کھڑے رہے اور امت کا مان بلند کیا۔ ان پر کیا آزمائش نہ آئی؟......

دھونس، دھمکی، لالچ، ترغیب ترہیب ہر حربہ آزمایا گیا، مگر ان کا سر نہ جھکایا جا سکا اور نہ ان کے اجلے دامن پر کوئی داغ لگایا جا سکا۔ وہ تخت شاہی پر بھی ایک شان آزادی کے ساتھ براجمان رہے اور اسی شان سے تخت سے اترے اور پھر عزیمت و قربانی کے میدانوں کو بھی اسی شان سے زندہ رکھا۔ وہ دنیا میں عزم و استقلال کا استعارہ بن کے جئے اور قیادت کا ایک کڑا معیار قائم کر کے دنیا سے رخصت ہوئے۔ اگلے علمبردار نے وہ شان پھیکی نہ پڑنے دی، علم نیچا نہ ہونے دیا، میدانوں کی گرمی ماند نہ پڑنے دی اور کڑے معیارات نیچے نہ گرائے۔ وہ بھی ایک شان سے آئے۔ آتے ہی دشمنوں کے سروں پر بجلی گرائی، شدید طوفانی معرکے اٹھائے، قندوز فتح کیا، سنگین قبضے میں لیا اور پورے جنوبی افغانستان میں تحریک کی دھاک بٹھا دی۔ جنوب پر ملا منصور کا سکہ چلا اگرچہ کابل حکومت قبضہ کی دعویدار رہی اور کابل کو ایک دن آرام کی نیند نہ سونے دیا۔

فارسی میں کہتے ہیں:

" خوش درخشید ولے شعلہ مستعجل بود"

وہ اس مثل کا حقیقی مصداق تھے۔ خوب چمکے کھلے اور جلد ہی چلے گئے۔

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

☆......☆......☆

وہ کیسے شہید ہوئے، ڈرون سے یا کسی اور صورت میں؟......

کہاں شہید ہوئے؟

کہاں سے آ رہے تھے اور کہاں جا رہے تھے؟

یہ سوال صحافت کے لئے اہم ہوں گے کہ سٹوریاں بکتی ہیں اور چینل کماتے ہیں۔

راہ خدا کے مجاہد کے لئے یہ سوالات اور یہ حالات کوئی معنی نہیں رکھتے۔

اللہ کے راستے کا سچا مجاہد، جہاں مرے، جیسے مرے، جس کے ہاتھوں مرے یکساں کامیابی پاتا ہے۔

"اگر تم اللہ کی راہ میں مارے گئے یا مر گئے ، اللہ تعالیٰ کی (دونوں حال میں) مغفرت اور رحمت اس چیز سے بہتر ہے جو یہ لوگ دنیا میں جمع کر رہے ہیں اور تم اللہ کی راہ میں مر گئے یا قتل کئے گئے اللہ ہی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔ (النساء)

دنیا سٹوریاں تلاشنے میں لگی رہے ہمارے لئے اس پورے واقعے میں ایک ہی خبر ہے

امیر المومنین نے جام شہادت نوش فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

امیر المومنین کامیاب رہے۔ الحمد للہ

امیر المومنین دشمنوں کے ہاتھ نہ آئے۔ الحمد للہ

ان کا کام جاری ہے۔ الحمد للہ

علم ایک علمی، عملی روحانی شخصیت نے تھام لیا ہے۔ الحمد للہ

فَلَسْتُ اُبَالِی حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِی
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

☆......☆......☆

ایک اور علمبردار گرا......

غزوۂ موتہ اسلام کی "صلیبیوں" کے خلاف پہلی بڑی جنگ تھی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس میں شریک نہ تھے مگر فاصلے پاٹ دیئے گئے اور میدان آپ کے سامنے مسجد نبوی میں عیاں کر دیا گیا۔

ابھی مسلمانوں کی قیادت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ گر گئے ہیں اور شہید ہو کر کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے دو آنسو

اب جھنڈا مثیلِ رسول جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہے۔ ان کا ایک ہاتھ کاٹا گیا انہوں نے جھنڈا دوسرے میں تھام لیا وہ بھی کٹ گیا تو علم سینے سے لگا لیا۔ اب وہ خود کٹ کر کامیاب ہو گئے ہیں اور بازوؤں کی جگہ پَر لے کر جنت میں اُڑتے پھر رہے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اب علمِ اسلام شاعر رسول عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے تھام لیا ہے۔ رجز گاتے اپنے مختصر سے لشکر کو سپر پاور کے دستوں سے لڑاتے پھر رہے ہیں۔

لیجئے وہ بھی گر کر کامیاب ہوئے اور محبوب حقیقی نے جام شہادت ان کے لبوں سے لگا دیا۔

اب جھنڈا اللہ کی تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تھام لیا اور جنگ اپنے انجام کی طرف جا رہی ہے۔

وہی انجام کہ جو بدر و احد کی ٹکڑوں میں بٹی لاشوں، زخموں اور اُحزاب جیسے سخت امتحانات کے بعد ملا کرتا ہے

اِذَاجَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ

اسلام کی کامیابی، لشکر اسلام کی فتح

صلیبی جنگ جاری ہے۔

علمبردار گر گر کر کامیاب ہونا شروع ہو چکے ہیں اور گنتی اس عدد کو پہنچا ہی چاہتی ہے جہاں کوئی "سیف من سیوف اللہ"

اس علم کو تھام کر کامیابی کا اعلان کرے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

مایوس وہ ہو جو ربّ کی راہ میں کٹ جانے کو ناکامی سمجھتا ہو۔

مایوس وہ ہو جس کا رب نہ ہو!

اور لشکروں کی تعداد، اسباب کی قلت و کثرت اور زمینی حالات پر فتح و شکست کے اندازے وہ لگائے جو بدر کو نہ جانتا ہو......

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ آمَنُوا وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَامَوْلٰی لَھُمْ

☆......☆......☆

امریکہ اور ایران کا نشانہ! شہید مُلا اختر محمد منصورؒ



قلم تلوار — نوید مسعود ہاشمی

Naveedmasoodhashmi@gmail.com

وہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کے ساتھی تھے، سچے ساتھی اور اسلام کے وفادار مجاہد... طالبان تحریک کا آغاز تو 1994ء میں ہوا تھا... مگر وہ اس سے بھی بہت پہلے سے عملی جہاد میں شریک تھے... غالباً یہ 1985ء کی بات ہے کہ جب انہوں نے روسی استعمار کے خلاف قندھار کے معروف جہادی کمانڈر قاری عزیز اللہ شہید کے محاذ سے اپنی جہادی کارروائیوں کا آغاز کیا۔

قندھار کے ضلع میوند گاؤں بند تیمور میں الحاج محمد جان کے گھر پیدا ہونے والے "اختر محمد منصور" نے کبھی یہ سوچا بھی نہ ہوگا کہ انہیں شہادت کا تاج پہنانے کیلئے امریکہ اور ایران کے فرعونوں کو دانتوں تلے پسینہ آجائے گا، ہمیں تو روز اول سے ہی تہران میں گونجنے والے "مرگ بر امریکہ" کے نعروں سے "نورا کشتی" کی بو محسوس ہوا کرتی تھی... مگر کچھ سادہ لوگ اپنی سادگی کی بدولت امریکہ اور ایران کے درمیان دشمنی کو "اصلی" قرار دیا کرتے تھے...

مگر قربان جایئے ملا اختر منصور کی جہادی حکمت عملی پر کہ انہوں نے اپنے جسم کے ٹکڑے کروا کر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں بسنے والے انسانوں پر واضح کر دیا کہ امریکہ اور ایران دراصل یک جان دو قالب ہیں، کوئی اسے کچھ بھی سمجھے... مگر میں شہید ملا اختر منصورؒ کی کرامت کا دل سے قائل ہو چکا ہوں... وہ مظلومیت کی چادر اوڑھ کر منوں مٹی تلے جا سوئے مگر ان کے جسم کے ٹکڑے مسلمانوں کو چیخ چیخ کر یہ پیغام دے رہے ہیں کہ خبردار ایران پر کبھی بھی اعتماد نہ کرنا..

عرب ذرائع ابلاغ نے دعویٰ کیا ہے کہ "ایران نے امریکہ سے تعلقات خوشگوار بنانے کیلئے ملا اختر منصور کو 21 مئی 2016ء کو ایران سے واپسی پر پاکستان کے سرحدی علاقے نوشکی میں امریکہ کے ہاتھوں شہید کروایا"، عرب ذرائع ابلاغ کے مطابق ملا اختر منصور کی کوشش رہی کہ ایران اور طالبان کے مابین اختلافات بڑھنے کی بجائے کم ہوں، اس حوالے سے وہ طالبان کے پہلے سینئر رہنما تھے کہ جنہوں نے 2012ء میں پہلی مرتبہ ایران کا دورہ کیا، ذرائع اس بات کا دعویٰ بھی کرتے ہیں.. کہ 2014ء میں ملا اختر منصورؒ کی ایرانی وزیر خارجہ جواد ظریف سے بھی ملاقات ہوئی تھی، ملا اختر منصورؒ طالبان کے امیر المؤمنین بننے کے بعد امریکہ سے مذاکرات کے نہ داعی تھے اور نہ ہی آمادہ۔

بلکہ مذاکرات کے حوالے سے وہ اپنے امیر ملا محمد عمر مجاہدؒ کے اس مؤقف اور ہدایات کے پابند تھے کہ جو ہدایات تقریباً 15 سال قبل امیر المؤمنین ملا محمد عمر نے جاری کی تھیں، ملا محمد عمر نے کہا تھا کہ "ہم نے اپنی آزادی کے حصول تک جنگ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے، اور ان شاء اللہ ہم فتح یاب ہوں گے۔ جب ہم آزادی حاصل کر لیں گے تو اپنے مستقبل کا لائحہ عمل طے کرنے کیلئے ایسے فیصلے کرینگے جو تمام افغانوں کیلئے قابل قبول ہوں گے۔ اب ہم ماضی کی غلطیوں کو نہیں دھرائیں گے۔

اس بار ہم امریکہ اور پاکستان کے دھوکے میں نہیں آئیں گے جیسا کے انہوں نے 90-1989 میں روس کی پسپائی کے بعد کیا تھا... امریکہ کی جنگ میں پاکستان ہمارے دشمنوں کا شراکت دار ہے... لیکن اس کے باوجود وہ ہمارا دشمن نہیں ہے، پاکستان ہمارے لئے بہت اہم ہے... کیونکہ ہماری سلامتی کے تقاضے اور مفادات مشترک اور ہماری منزل ایک ہے، ہمیں مستقبل میں ایک سخت جدوجہد درپیش ہوگی... لیکن ہم پر امید ہیں کہ ہم اس سے بخیر و خوبی عہدہ برآ ہوں گے... کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ بالآخر تمہارے دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔"

قندھار کے بوریہ نشین ملا محمد عمر مجاہدؒ کا یہی وہ حکم ہے کہ جس کی پاسداری کی خاطر ان کے جانشین ملا اختر منصورؒ نے ساری دنیا کے مال و دولت، ڈالروں اور پاؤنڈز کے لالچ، سرکاری عہدے، وزارتیں اور پُرکشش مراعات کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا... اور ملا محمد عمر مجاہد کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے... امریکہ اور اس کے کٹھ پتلیوں پر وہ قیامت ڈھائی کہ ان کے دیئے ہوئے زخم یہود و نصاریٰ کو ہمیشہ یاد رہیں گے... وہ "گلبدین حکمت یار" تو نہ تھے کہ جو امریکی کٹھ پتلی اشرف غنی کی حکومت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے... بلکہ وہ ملا اختر منصورؒ تھے کہ جنہوں نے اپنے مرحوم امیر ملا محمد عمر مجاہدؒ کو ایک غریب الدیار عرب مجاہد اسامہ بن لادن کے دفاع کی خاطر تخت و تاج کو قربان کرتے ہوئے دیکھا تھا... وہ کوئی کمانڈو پرویز مشرف تو نہ تھے کہ جس نے پانچ، پانچ ہزار ڈالر کی خاطر... مسلمان نوجوانوں ہی نہیں بلکہ پاکباز بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا سودا کرنے سے بھی گریز نہ کیا، بلکہ وہ تو ملا اختر منصورؒ تھے کہ جن کی زندگی کا مقصد ہی رب کے دین کی سرفرازی تھا، مجھے 1997ء کا وہ دن نہیں بھولتا کہ جب میں قندھار کے ضلع میوند کے گاؤں کے ایک کچے پکے مکان کے چھوٹے سے کمرے کی فرشی نشست پر بیٹھا ہوا تھا... اور ملا اختر منصورؒ اپنے ہاتھوں میں پانی بھرا ہوا لوٹا تھامے ہمارے ہاتھ دھلوا رہے تھے...

واہ..... وہ کیسا منظر ہوگا کہ جب افغانستان میں پرچم اسلام کو سربلند رکھنے والے کی میزبانی کا ہمیں شرف حاصل ہوا ہوگا، میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ جو میں لکھ سکوں... تب اسلام کے بطل جلیل حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ نوراللہ مرقدہ نے فرمایا تھا کہ "ملا اختر منصورؒ طالبان کی شان اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر کی آن ہیں"...

ٹھیک 19 سال بعد 21 مئی کو امریکہ اور ایران کا مشترکہ نشانہ بن کر ملا اختر منصورؒ یہ بات سچ ثابت کر گئے کہ وہ ملا محمد عمرؒ کی آن اور طالبان کی حقیقی شان تھے، دباؤ ڈالنے والوں نے "مذاکرات" کیلئے ان پر بے پناہ دباؤ ڈالنے کی کوشش کی، میدان جہاد سے دُم دبا کر بھاگنے والے امریکہ اور نیٹو کے شیطانوں نے "مذاکرات" کے نام پر ہر طرف سازشوں کے جال پھیلا دیئے... مگر ملا اختر منصورؒ نے جس شان سے 21 مئی کو "مذاکرات" کے وجود ہی کو مٹا ڈالا... اس سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ "افغان" باقی "کہسار" باقی، اگر افغان طالبان نے محض حکومت میں حصہ داری کرنا ہوتی تو احمد شاہ مسعود جیسے طوفانی کمانڈر کو تہہ خاک نہ جانا پڑتا، اگر طالبان نے محض حکومت میں ساجھے دار بننا ہوتا... تو اس وقت اپنے آپ کو "طوفان" سمجھنے والے گلبدین حکمت یار کو سیروبی سے جوتے چھوڑ کر نہ بھاگنا پڑتا...

امریکہ نے ایران کے ساتھ مل کر "مذاکرات" کو اگر "ڈرون" کا نشانہ بنایا ہے تو اس کا انجام بھی وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا، ایران، امریکہ اور بھارت کا اتحاد نواز شریف کو تو ڈرا سکتا ہے... سیکولر پٹاری کے خرکاروں کو تو متاثر کر سکتا ہے... مگر افغان طالبان اپنی جہادی بصیرت سے اس "اتحاد" ثلاثہ کو تار عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیں گے، ایرانی سفیر کہتے ہیں کہ "طالبان دہشت گرد ہیں" ہم ایرانی سرزمین انہیں پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کرنے دیں گے"

توبہ، توبہ، توبہ، جھوٹ کی کوئی تو حد ہونی چاہئے... افغان طالبان تو پاکستان کو "مسجد" کی طرح مقدس سمجھتے ہیں، آج بھی آدھے سے زیادہ افغانستان پر طالبان کی حکمرانی ہے، طالبان تو وہ ہیں کہ جنہوں نے افغان عوام کی حفاظت کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے... دنیا کی دو سپر پاورز پہلے سوویت یونین اور پھر امریکہ کو عبرتناک شکست سے دوچار کیا، ایران کے نزدیک امریکی جارح فوجوں سے آزادی کی جنگ لڑنے والے طالبان تو دہشت گرد ہیں...

مگر شام سے لے کر عراق اور یمن تک ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کرنے والی "حزب اللہ" ایران کی دوست ہے، ایران نے امریکہ کا بغل بچہ بننے کیلئے جس بے صبری کا مظاہرہ کیا ہے... اس سے ساری دنیا کے مسلمانوں کی آنکھیں کھل چکی ہوں گی، انڈین دہشت گرد خفیہ ایجنسی "را" کے افسر "کل بھوشن یادیو" نے ایران کے شہر چاہ بہار میں بیٹھ کر 2003ء سے لیکر مارچ 2016ء تک بلوچستان سے لے کر کراچی تک دہشت گردی کا بازار گرم کئے رکھا۔

گوادر بندرگاہ کو ناکام بنانے کیلئے بھارت کروڑوں ڈالر چاہ بہار بندرگاہ پر خرچ کر رہا ہے... مگر اب بھی ان کا دعویٰ یہی ہے کہ وہ پاکستان کے دوست ہیں...

ایسا "دوست" خدا کسی دشمن کو بھی نہ دے۔ آمین

☆......☆......☆

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوبِ خادم (26.05.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ الصمد.. اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے.. (مستقبل) دشمنان اسلام نے خوشی منائی کہ وہ کامیاب ہوئے.. کوئی کامیابی نہیں اب وہ اللہ تعالیٰ کی "ہیبت" دیکھیں گے.. ہیبۃ اللّٰہ.. اللہ تعالیٰ کی ہیبت.. اللہ تعالیٰ کا جلال.. دین کا جلال.. دین کا سراج. الحمد للہ امت مسلمہ کی گود بانجھ نہیں ہے.. (سرمایہ) ہم رمضان المبارک کی کامیابی کے لئے جو دو رکعت ادا کرتے ہیں.. اور دعاء مانگتے ہیں.. اس میں کس کا فائدہ ہے؟.. اپنا اور صرف اپنا.. نامہ اعمال میں چار قیمتی سجدوں کا اضافہ اور تھوڑا سا وقت قیمتی ہو کر آخرت کا سرمایہ.. (زرمبادلہ) جس ملک کے پاس "زرمبادلہ" کے ذخائر زیادہ ہوتے ہیں.. اس کی معیشت اسی قدر مضبوط ہوتی ہے.. ہم جو مال جہاد میں لگاتے ہیں.. رمضان مہم میں دیتے ہیں.. یہی ہمارا زرمبادلہ بن جاتا ہے.. اپنے زرمبادلہ کے ذخائر خوب بڑھائیں.. (قلبی شوق) ایک بزرگ نے فرمایا.. میں جب اسلاف کے واقعات پڑھتا کہ وہ اتنی تلاوت، اتنے نوافل، اتنی دینی محنت اور اتنا مطالعہ کرتے تھے تو کبھی دل میں شک گزرتا کہ شاید لکھنے والوں نے مبالغہ کر دیا.. مگر جب سے "ٹچ موبائل" آیا اور میں نے لوگوں کو اس میں اس قدر منہمک اور مشغول دیکھا کہ.. گھنٹوں کے گھنٹے برباد تو مجھے.. اسلاف کے واقعات کا یقین آ گیا.. دل کا شوق سب کچھ کروا دیتا ہے.. اللہ تعالیٰ اچھے شوق عطاء فرمائے..

والسلام

مکتوبِ خادم (27.05.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ ہی خالق.. اللہ تعالیٰ ہی رازق (مشورہ) جن کو "عید الفطر" کے لئے خریداری کرنی ہو.. وہ ابھی کر لیں تاکہ رمضان المبارک کے آخری ایام ضائع نہ ہوں.. اور جن کو عید کی خریداری کرنی ہی نہیں وہ ہیں زیادہ سمجھدار.. (نام کا اثر) انسان کی شخصیت پر اس کے نام کا کچھ اثر پڑتا ہے.. اسی لئے اچھے نام رکھنے کا حکم ہے.. امارت اسلامی کے نئے امیر المؤمنین کا نام "ہیبت اللہ" ہے.. اندازہ لگائیں کہ جیسے ہی ان کے تقرر کا اعلان ہوا.. کفار و منافقین پر "ہیبت" چھا گئی کسی نے کہا حضرت ملا عمر واپس آ گئے.. کسی نے کہا اب بڑی خوفناک جنگ ہوگی.. کسی نے کہا طالبان واپس پتھر کے دور میں اتر گئے.. اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے لئے اس تقرر میں برکت عطاء فرمائے.. (قیمتی) جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد والا وقت "قیمتی" ہوتا ہے.. دل کے ارمان اور ضروری حاجات کی دعاء کا بہترین وقت.. (خبر) القلم کا اگلا شمارہ حضرت امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور شہید پر "خصوصی نمبر" ہوگا.. ادارہ القلم والے بھاری محنت کریں، مضامین لکھنے والے دل کی روشنی کو قلم کی روشنائی بنا کر لکھیں .. اور خریدنے والے دل کھول کر خریدیں اور تقسیم کریں.. شعبان میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں.. کمالیں، بنالیں..

والسلام

مکتوبِ خادم (28.05.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ قبولیت اور مغفرت کا اعلیٰ مقام عطاء فرمائے.. ہمارے عزیز بھائی "سیف اللہ" بھی "سجاد افغانی" "غازی بابا" "افضل گورو" کے ساتھ جا بیٹھے.. تین سال تک وہ دنیا کے مشکل ترین محاذ جنگ پر جہاد کی روشنی بکھیرتے رہے.. کپواڑہ سے سرینگر تک ان کے "جنون" کی داستان رقم ہے وہ علاقہ جہاں کوئی ہاتھ میں چاقو لے کر بھی تین دن نہیں گزار سکتا.. وہاں وہ تین سال تک لڑتے رہے اور دو سال میں ان کی زیر کمان یادگار معرکے برپا ہوئے.. مجھے شہید محترم کی والدہ نے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے.. وہ فرماتی ہیں.. سیف اللہ کو اس مقام تک پہنچانے کے لئے ہم جماعت کے احسان مند اور ممنون ہیں.. اللہ تعالیٰ جماعت کو جلد "سیف اللہ" کا نعم البدل عطاء فرمائے.. ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر شکر گزار ہیں.. اللہ تعالیٰ امت کو ایسے جانباز کثرت سے نصیب فرمائے.. یہ ہیں شہید کے والدین کے بعض تاثرات.. اپنے فرزند کی شہادت پر ایسی والہانہ شکر گزاری.. بے شک ایسے ہی وفادار مسلمانوں سے یہ زمین آباد ہے.. اللہ تعالیٰ کے وفادار.. دین اسلام کے وفادار.. شہید سیف اللہ کو سلام.. وقاص شہید کو سلام.. تمام شہداء کرام کو سلام.. تمام شہداء کرام کے والدین کو سلام..

والسلام

مکتوبِ خادم (29.05.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو "خلافت" اور "آزادی" عطاء فرمائے.. (ترقی) جب کوئی دنیادار مسلمان یا غافل اور گناہ گار مسلمان دین کی طرف آ جائے، توبہ اور مسجد کی طرف آ جائے.. غیرت اور جہاد کی طرف آ جائے تو یہ "ترقی" ہے.. پہلے وہ سب کچھ ضائع کر رہا تھا اور نیچے کی طرف جا رہا تھا.. اب وہ ہمیشہ کی نعمتیں خرید رہا ہے اور اوپر کی طرف جا رہا ہے.. (تنزل) جب کوئی دین دار مسلمان یا مجاہد مسلمان "دنیا" میں پھنس جائے.. دنیا کی مالداری، دنیا کی عیاشی اور دنیا کی ظاہری عزت کو اپنا مقصد بنا لے.. یا اپنے قیمتی دین اور انمول ماضی کو عارضی دنیا کی خاطر بیچ دے.. یہ "تنزل" ہے.. اوپر سے نیچے گرنا.. ہمیشہ کو چھوڑ کر فانی کے پیچھے پڑنا (مقابلہ) ہم میں سے ہر ایک کے اندر ترقی اور تنزل کا "مقابلہ" جاری رہتا ہے.. جو چاہتا ہے کہ مرتے دم تک ترقی کرتا رہے وہ.. کلمہ طیبہ سے مکمل یاری لگائے.. کیونکہ یہ کلمہ "عرش" کے ساتھ بندھا ہوا ہے.. ہم اسے پکڑ کر چڑھتے رہے، چڑھتے رہے تو.. ترقی پاتے چلے جائیں گے.. اور جہاں ہم نے کلمہ چھوڑا ہم گر جائیں گے.. کلمہ سمجھیں، کلمہ سیکھیں، کلمہ سکھائیں، کلمہ پھیلائیں، کلمہ کی خاطر اپنا مال دیں، اپنی جان دیں.. کلمہ سے پیار کریں اور کلمہ بہت پڑھیں..

والسلام

مکتوبِ خادم (30.05.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ "الباقی" ہے.. باقی سب کچھ "فانی" ہے.. (اصل قانون) ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے.. زمین کی ہر بادشاہت، ہر طاقت کو زوال آنا ہے.. زمین پر ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک "اجل مسمی" یعنی مقرر وقت ہے.. (تاریخ) جب اٹل قانون ہی یہی ہے تو تاریخ بھی اسی کے مطابق بنتی ہے.. ہر شخص کی ایک تاریخ پیدائش ہوتی ہے اور ایک تاریخ وفات.. ہر حکومت کا ایک یوم آغاز ہوتا ہے اور ایک یوم اختتام.. ایسا ماضی میں ہوتا رہا ہے اور قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا.. (غلط سبق) تاریخ سے یہ سبق لینا کہ کوئی مذہبی اور دینی ریاست قائم نہیں رہ سکتی.. اس لئے اسلام کے نفاذ کی بات نہیں کرنی چاہیے.. یہ کم عقلی والا سبق ہے.. قائم تو ماضی کی سیکولر اور لبرل ریاستیں بھی نہیں رہیں.. حتی کہ آج کے روشن خیالوں اور دانشوروں کے خوابوں کی ریاست .. قوم لوط علیہ السلام بھی ختم ہوگئی.. ہماری آنکھوں کے سامنے سوویت یونین ختم ہوا.. اور موجودہ ریاستیں بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں .. (دشمنی) لبرل، سیکولر اور غامدی دانشوروں کی اصل دشمنی.. دین سے ہے.. اسی لئے نعوذ باللہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ریاست سے لیکر.. حضرات خلفائے راشدین کی ریاست تک کو ناکام قرار دیتے ہیں.. حالانکہ ان مبارک ریاستوں نے.. اپنا وقت اور کام احسن طریقے سے مکمل فرمایا.. اور تاریخ کا اصل سبق یہی ہے کہ.. آپ کو جتنا وقت اور جتنا اختیار ملے وہ اللہ تعالیٰ کے دین سے وفاداری میں گزرے..

والسلام

مکتوبِ خادم (31.05.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ قبولیت و مقبولیت عطاء فرمائے.. آج الحمد للہ "القلم" کا خصوصی شمارہ تیار ہو رہا ہے.. حضرت امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور شہید نمبر.. اہم مضامین، سوانحی خاکہ.. احکامات و فرامین اور بہت کچھ.. بندہ نے بھی "بہترین جانشین" کے عنوان سے کالم لکھا ہے.. جماعت کا شعبہ ہدایت.. زیادہ سے زیادہ یہ اخبار چلانے اور پھیلانے کی ترتیب بنا لے.. جن کو دشمن میزائل ماریں.. ان کو "اپنوں" کی محبت اور عقیدت بھرپور ملنی چاہیے..

والسلام

خادم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

سر کٹا کر سربلند ہوئے!



نقش جمال ...... مدثر جمال تونسوی

naqshejamal@gmail.com

فارسی کے نامور شاعر حافظ شیرازی بھی عجیب بات کہہ گئے:

عجب راہیست ، راہِ عشق کانجا
کسے سر بر کند کش سر نباشد
زمن بنیوش و دل در شاہدے بند
کہ حسنش بستۂ زیور نباشد

عشق کا راستہ بھی عجیب راستہ ہے، یہاں "سر" کٹانے والا، "سربلند" ہو جاتا ہے۔

اگر میری بات سنتے ہو تو سنو! اپنا دل ایسے محبوب سے لگاؤ جس کا حسن و جمال اور کمال و شان زیورات اور ظاہری و مادی چیزوں کا محتاج نہ ہو۔

ہوئے کوئے تو از سر نمیرد مارا
غریب را دلِ آوارہ در وطن باشد

اے محبوب! تیرے کوچے کی محبت ہمارے دل و دماغ سے نکل ہی نہیں سکتی، کیوں کہ مسافر کا آوارہ دل ہمیشہ وطن کا ہی مشتاق رہتا ہے (اور ہمارے لیے محبوب کا کوچہ ہی وطن کی حیثیت رکھتا ہے)

آہ! کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین و ملت اسلامیہ کی خدمت و نصرت پر ایک اور غریب مسافر اپنی جان وار گیا، وہ اپنے لہو میں نہا کر پاک ہو گیا، اور اپنا سر کٹا کر ہمیشہ کے لیے سربلند ہو گیا، وہ جب اس عشق و محبت کی راہ پر چلے تو پھر واپسی کا راستہ بھلا دیا اور اسی راہ پر چلتے رہے، آگے بڑھتے رہے، کفر و نفاق کی بے شمار آندھیاں چلیں مگر ان کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی، وہ ایک چٹان بن کر راہِ حق پر ڈٹ گئے، دینِ حق کی نصرت وحمایت کے لیے ہمیشہ کمربستہ رہے، فتنہ کفر کے خاتمے اور کفریہ جارحیت کے دفاع کے لیے انہوں نے اپنی پوری دنیا اور دنیاوی اسباب و متاع سب کچھ داؤ پر لگا دیا، ان کی تمنا رہی تو یہی کہ دین اسلام سربلند ہو، شریعت اسلامیہ کو غلبہ و نفاذ کا نظارہ نصیب ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کی راہ میں حائل تمام رکاوٹیں دور ہوں، ملت اسلامیہ پر سے ظلم و ستم کے بادل چھٹ جائیں، وہ چاہتے تھے کہ تمام عمر اس قرآنی حکم پر عمل پیرا رہیں کہ "تم ان کافروں سے لڑتے رہو جب تک ان کا فتنہ ختم نہیں ہو جاتا" اور وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ اسلام کا حسن و جمال اور اسلامی نظام کی برکات وخیرات ہمیشہ بڑھتی رہیں اور دنیا کے ہر کونے میں ان برکات کو پہنچا دیا جائے۔

حافظ شیرازی پھر سامنے آ گئے اور اپنے انداز میں امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور شہید نور اللہ مرقدہ کے جذبات و احساسات کو گویا یوں بیان کرنے لگے:

حسن تو ہمیشہ در فزوں باد
رویت ہمہ سال لالہ گوں باد
اندر سرمن ہوائے عشق ست
ہر روز کہ ہست در فزوں باد
قد ہمہ دلبرانِ عالم
در خدمت قامتت نگوں باد
لعل تو کہ ہست جانِ حافظ
دور از لبِ ہر خسیس دوں باد

میرے محبوب تیرا حسن ہمیشہ بڑھتا رہے، تیرا چہرہ پورا سال لالہ گل کی طرح مہکتا اور مسکراتا رہے (یعنی اے اللہ! تیرے دین اور اہل دین کا غلبہ و قوت ہمیشہ بڑھتے رہیں اور شریعت اسلامیہ کا عروج و غلبہ تا قیامت قائم و دائم رہے)

میرے سر میں تیری محبت کا سودا سما گیا ہے، اب جتنے دن زندگی کے باقی ہیں یہ جذبہ محبت بڑھتا ہی رہے (یعنی اے اللہ! میرے دل و دماغ میں تیرے دین اور جہاد کی محبت سما چکی ہے، اب جب تک زندگی باقی ہے یہ محبت اور دین و جہاد سے لگاؤ بڑھتا ہی رہے۔ کبھی بھی دنیا کی چکا چوند دھوکہ باز روشنی مجھے اس راہ سے ہٹا نہ دے)

تمام عالم کے حسینوں کا قد تیرے قد کے سامنے پست اور جھکا رہے (یعنی اے اللہ! دنیا کے دیگر تمام اَدیان، آپ کے منتخب کردہ آخری و کامل دین اسلام کے سامنے سرنگوں اور پست ہو کر رہیں کہ "لیظہرہ علی الدین کلہ" میں اسی کا پیغام تو چھپا ہوا ہے اور یہی پیغام ہمیں اس راہ میں گامزن کیے ہوئے ہے)

تیرا وہ ہونٹ جو حافظ کی جان ہے، ہر کمینے کے ہونٹ سے دور رہے (یعنی دین اسلام اور شریعت اسلامیہ و جہاد کی محبت جو میرے رگ وپے میں سما چکی ہے اور میری زندگی کی مٹھاس انہی سے جڑ چکی ہے تو اے اللہ! تو اس دین اور ملت کو ہر بدخواہ اور کمینے کافر کی جارحیت و دشمنی سے بچالے)

☆......☆......☆

نبی کریم ﷺ کی وفات کی خبر سننا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بے حد گراں تھا جس کا تصور بھی مشکل ہے اور سچ یہ ہے کہ ہمارے دور میں اُس نبی کے سچے وارث امیر المؤمنین ملا محمد عمر نور اللہ مرقدہ کی وفات کی خبر بھی اہل ایمان پر کچھ ایسی ہی بجلی بن کر گری تھی

پھر نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنگامی حالات میں خلیفہ نامزد کر دیئے گئے تو ہنگامی حالات کی وجہ سے دو دشواریاں پیش آئیں:

کچھ اپنے مخلص دوست بعض مجبوریوں کی وجہ سے فوراً بیعت نہ کر سکے

اپنے ہی حلقوں میں سے شمار ہونے والے بہت سے لوگ اسلام سے منہ موڑ گئے اور بہت سوں نے ان کی خلافت سے بغاوت کی راہ اختیار کی

مگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے مختصر دورانیے کے باوجود ان دونوں حالات پر بہت عمدگی اور مضبوطی واستقامت و استقلال کے ساتھ قابو پایا یہاں تک کہ دین اسلام کو مٹانے کا خواب دیکھنے والوں کے خواب چکنا چور ہو گئے اور بعد ازاں انہیں امیر المؤمنین سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ جیسا صاحب علم اور صاحب جلال و ہیبت خلیفہ میسر آ گیا جس نے دشمن کے دلوں پر مونگ دلے اور فتوحات کے دائرہ کار کو بے حد وسیع کر دیا

امارت اسلامیہ افغانستان کو بھی کچھ ایسی ہی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا، ہنگامی حالات نے کچھ ایسی دھند پیدا کی کہ بعض اپنے مخلص احباب بھی امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور شہید قدس سرہ کی بیعت کرنے میں کچھ تاخیر کر گئے، اگرچہ آخر کار وہ اس طرف بہر حال واپس لوٹ آئے تھے اور انہوں نے اخلاص و وفاء کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے جہادی وحدت میں پیدا ہونے والے خلاء کو پُر کر دیا اور اس طرح دشمنوں کو رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ دوسری جانب کچھ لوگ جہاد و خلافت ہی کے نام پر ایک فتنہ بن کر اُن کے سامنے اُبھر آئے......

بقیہ صفحہ ۲ پر

امیر المؤمنین حضرۃ ملا اختر محمد منصور صاحب شہیدؒ

عدو کی سازشیں ٹکرا کے چور چور ہوئیں
وہ ان کے مد مقابل چٹان بن کے رہا
فرار نیٹو کا دیکھا جہاں نے حیرت سے
وہ ایشیا میں فتح کا نشان بن کے رہا
لرزتی کانپتی ہے اب بھی اس کی ہیبت سے
سپاہِ کفر پہ وہ امتحان بن کے رہا
زمانہ مصلحت اوڑھے ہوئے ہے اور منصور
ضمیرِ غیرت و جرأت کی جان بن کے رہا
اگرچہ تخت نہ تھا پھر بھی بادشاہی کی
زمینِ غزنوی پہ آسمان بن کے رہا
وہ جانشین تھا ، نائب تھا عمرِ ثالث کا
وہ سائبانِ خلافت کی شان بن کے رہا
کمالِ شوق سے چاہا گلِ شہادت کو
وفا و عشق کا وہ ترجمان بن کے رہا
نا آشنا تھا حروفِ شکست سے انور
وہ فتح و ظفر کا لیکن نشان بن کے رہا

پروفیسر انور جمیل